e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ
LUCKNOW روزنامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 312 Thursday , August 13 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۱۲) لکھنؤ، بروز جمعرات ۱۳-اگست ۲۰۲۶ء مطابق ۲۹-صفر المظفر ۱۴۴۸ھ صفحات -۸

لوک سبھا کی 543 نشستیں برقرار رکھی جائیں: پی چدمبرم

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمنٹ پی چدمبرم نے بدھ کے روز لوک سبھا کی موجودہ 543 نشستوں کو برقرار رکھنے کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ اگر نشستوں کی تعداد میں بڑے پیمانے پر اضافہ کیا گیا تو پارلیمنٹ ایک باقاعدہ ایوان کے بجائے عوامی اجتماع جیسی دکھائی دینے لگے گی۔ انہوں نے کہا کہ لوک سبھا کی نشستوں کو 543 پر منجمد کیا جانا چاہیے اور ریاستوں کی موجودہ نمائندگی کو کم نہیں کیا جانا چاہیے۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے پی چدمبرم نے کہا، ”لوک سبھا کو 543 پر فریز کیا جانا چاہیے، ورنہ یہ چین کی پارلیمنٹ جیسی ہو جائے گی۔ یہ ایوان نہیں، ایک عوامی اجتماع بن جائے گا۔“ انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو کی موجودہ لوک سبھا نمائندگی ملک کی مجموعی نشستوں کا تقریباً 7.18 فیصد ہے۔ ان کے مطابق تمل ناڈو سمیت تمام جنوبی ہندوستانی ریاستوں کی موجودہ نمائندگی بھی برقرار رکھی جانی چاہیے۔

جسٹس یشونت ورما کے خلاف تینوں الزامات ثابت

نئی دہلی۔(ایجنسی) جسٹس یشونت ورما سے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ بدھ کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش کردی گئی۔ یہ وہی معاملہ ہے جس میں جسٹس ورما کی سرکاری رہائش گاہ سے بڑی مقدار میں نقدی ملنے کے الزامات لگے تھے اور ان کے خلاف عہدے سے ہٹانے کی کارروائی شروع کی گئی تھی۔ راجیہ سبھا اور لوک سبھا کے جنرل سکریٹریز نے یہ رپورٹ اپنے اپنے ایوان میں پیش کی۔ رپورٹ 2 حصوں پر مشتمل ہے اور اس کے ساتھ تحقیقات کے دوران ریکارڈ کیے گئے زبانی اور دستاویزی شواہد بھی شامل ہیں۔ 3 رکنی تحقیقاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ مئی میں ہی لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو سونپ دی تھی۔ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ سے کچھ بڑے انکشافات ہوئے ہیں۔ لوک سبھا اسپیکر کی جانب سے تشکیل دی گئی اس کمیٹی نے جسٹس یشونت ورما کے خلاف عائد تینوں الزامات کو درست مانا ہے۔ رپورٹ میں انہیں قصوروار قرار دیا گیا ہے۔

جنتر منتر پر طلبا کی تحریک------اپوزیشن کا دباؤ رنگ لایا!

وزیر داخلہ پارلیمنٹ میں سبھی سوالوں کا جواب دینے کیلئے راضی

حکومت کے پاس چھپانے کو کچھ نہیں، اپوزیشن طے کرے، بحث کرنی ہے یا ہنگامہ، امت شاہ نے اوم برلا کو خط لکھ کر طلباء کی تحریک پر بحث کرانے کی اپیل کی

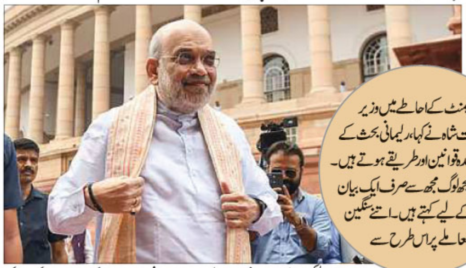

پارلیمنٹ کے احاطے میں وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا، پارلیمانی بحث کے لیے طے شدہ قوانین اور طریقے ہوتے ہیں۔ پھر بھی، کچھ لوگ مجھ سے صرف ایک بیان دینے کے لیے کہتے ہیں۔ اتنے سنگین معاملے پر اس طرح سے

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس سمیت دیگر اپوزیشن پارٹیاں طلبا پر دہلی پولیس کی بربریت سے متعلق امت شاہ کا پارلیمنٹ میں جواب چاہتی ہیں، اور اس کے لیے وہ گزشتہ کئی دنوں سے دونوں ایوانوں میں اپنی آواز اٹھا رہی ہیں۔ اب اپوزیشن کا یہ دباؤ رنگ لاتا دکھائی دے رہا ہے۔ پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس میں جاری تعطل کے درمیان مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا ہے کہ وہ تمام سوالوں کے جواب دینے کے لیے راضی ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن کے پالے میں گیند ڈالتے ہوئے کہا کہ ”آپ تحریری طور پر دے دیجیے کہ آپ بحث چاہتے ہیں، میں جواب دوں گا۔“ امت شاہ نے کہا کہ وہ بحث کے لیے تیار ہیں اور اپوزیشن چاہے تو تین بجے سے بحث کا آغاز کیا جائے گا اور وہ تمام مقررین کو سننے کے لیے تیار ہیں۔ تاہم، لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ وہ کسی کا لیکچر نہیں سنیں گے۔ پارلیمنٹ کے احاطے میں وزیر داخلہ نے کہا، ”میں اپوزیشن سے کہنا چاہتا ہوں، اسپیکر کو ایک خط سونپیں، ہم دوپہر کو بحث شروع کریں گے اور میں کل دوپہر 3:00 بجے تک تمام سوالات کے جواب دوں گا۔ پارلیمانی بحث کے لیے طے شدہ قوانین اور طریقے ہوتے ہیں۔ پھر بھی، کچھ لوگ مجھ سے صرف ایک بیان دینے کے لیے کہتے ہیں۔ اتنے سنگین معاملے پر اس طرح سے بحث نہیں ہو سکتی۔

وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ سب سے پہلے، لاپتہ، بھاگ گئے جیسی باتیں بھارت کی عوامی اور پارلیمانی زندگی میں آج کل زیادہ سننے کو مل رہی ہیں۔ انہوں نے کہا، ”جب سے سیشن شروع ہوا ہے، میں باقاعدگی سے پارلیمنٹ آرہا ہوں۔ میں اپنے چیمبر میں بیٹھتا ہوں، لیکن چونکہ اپوزیشن پارلیمنٹ کو بی دونوں میں سے کسی بھی ایوان میں بی کام نہیں کرنے دے رہی ہے، تو کوئی کیا کرے؟ جہاں تک بحث کا تعلق ہے، ہمارے پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے صاف کر دیا ہے کہ حکومت نیٹ (NEET) کے خلاف ہونے والے احتجاجی مظاہروں پر مکمل بحث کے لیے تیار ہے۔ ہم نے کہا تھا کہ وقت طے کیا جائے اور اپوزیشن تیار رہے۔

وہیں وزیر داخلہ امت شاہ نے بدھ کو لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو خط لکھ کر میڈیکل داخلہ امتحان-نیٹ پیپر لیک ہونے سے جڑی تحریک کے معاملے پر پارلیمنٹ میں بحث کرانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اس معاملے پر بحث کے لیے تیار ہے۔ مسٹر شاہ نے خط میں کہا کہ اس موضوع پر کل جماعتی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے حکومت کی جانب سے بحث کرنے کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے لوک سبھا اسپیکر سے اپوزیشن کے لیڈروں سے بات چیت کر کے ان کی رضامندی سے اس معاملے پر بحث کے لیے مناسب وقت الاٹ کرنے کی اپیل کی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ وہ ایوان میں موجود رہ کر اس معاملے پر بحث میں حصہ لینے اور اپوزیشن کے اراکین کے سوالات کے جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جمہوریت میں بحث اور بات چیت سے ہی حل نکلتا ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ ان کا جمہوریت اور جمہوری اداروں میں پختہ اعتماد ہے نیز پارلیمنٹ بات چیت کے لیے ہے۔ مسٹر شاہ نے لوک سبھا اسپیکر سے اپوزیشن کے لیڈروں سے بات چیت کر کے اس اہم موضوع پر اچھے ماحول میں بحث کرانے کی اپیل کی کہ تاکہ اقتدار اور اپوزیشن کے تمام اراکین اپنے قیمتی ووٹ اور خیالات پیش کر سکیں۔ مسٹر شاہ نے پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں صحافیوں سے بھی کہا کہ اگر اپوزیشن بحث کے لیے تیار ہو تو وہ تمام سوالات کے جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو لکھ کر دے کہ وہ بحث کے لیے تیار ہے۔ وہ آج دوپہر تین بجے سے لے کر جمعرات شام تین بجے تک بحث کے دوران اٹھائے گئے اپوزیشن کے تمام سوالات کے جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ بھی بحث کروں گا کہ آپ کو بحث کیوں نہیں چاہیے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کی حکومت ہر چیز پر بحث کے لیے تیار ہے، پارلیمنٹ وہ چلنے نہیں دیتے ہیں۔“ انہوں نے کہا کہ ”اپوزیشن پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں کارروائی چلنے ہی نہیں دے رہا ہے، تو وہاں جا کر کیا ہوگا؟ میں کسی بھی سوال کا جواب پارلیمنٹ میں دینے کے لیے تیار ہوں۔

قابل ذکر ہے کہ دہلی کے جنتر منتر پر طلبا کی تحریک کے دوران لاٹھی چارج کے بعد سے اپوزیشن حکومت پر حملہ آور ہے اور امت شاہ سے جواب مانگ رہی ہے۔ اپوزیشن کے ہنگامے کی وجہ سے پارلیمنٹ کی کارروائی نہیں چل پا رہی ہے۔ کل مانسون اجلاس کا آخری دن ہے اور کچھ اہم بل ابھی پیش ہونے باقی ہیں۔ ان ہنگاموں کے درمیان حکومت نے پیر کو دعویٰ کیا کہ امت شاہ جواب دینے کے لیے تیار ہیں، اپوزیشن فرار اختیار کر رہی ہے اور اپنے مطالبات بدل رہی ہے۔ اس کے بعد اپوزیشن نے کہا کہ وہ دہلی میں لاٹھی چارج اور رام مندر پر بحث چاہتی ہے۔ دونوں ہی موضوعات پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔

رام ناتھ کووند کی خودنوشت ہندوستانی جمہوریت اور معاشرے کا انمول سرمایہ بنے گی: پی ایم مودی

سابق صدر جمہوریہ کی خودنوشت کا اجراء

سابق صدر کووند کی سوانح عمری جدوجہد، عزم اور کامیابی کی ایک متاثر کن کہانی: لوک سبھا اسپیکر

نئی دہلی۔(ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ (12 اگست) کو سابق صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند کی خودنوشت کا اجراء کیا۔ اس موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی نے تقریب سے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے سابق صدر جمہوریہ کی جم کر تعریف کی اور ان کی زندگی کی جدوجہد کو ایک تحریک قرار دیا۔ اس دوران اپنی ماں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی جذباتی ہو گئے۔ واضح رہے کہ سابق صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند کی خودنوشت کا عنوان ”ٹرائمف آف دی انڈین ریپبلک: مائی لائف، مائی اسٹرگلز“ ہے، جس میں رام ناتھ کووند کی زندگی کی کہانی ہے۔ اس خودنوشت میں ان کے ابتدائی سالوں سے لے کر عوامی زندگی اور ہندوستان کے 14 ویں صدر جمہوریہ کے طور پر خدمات انجام دینے تک کے تجربات، جدوجہد اور کامیابیوں کی تفصیلات شامل ہیں۔ اس کتاب کی رسم اجراء کے موقع پر اپنے خطاب میں وزیر اعظم مودی نے سابق صدر جمہوریہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ”صدر جمہوریہ کے طور پر ان کی رہنمائی، ان کی محبت اور ان کی اپنائیت میرے لیے بہت بڑا سرمایہ رہی۔“

وزیر اعظم مودی رام ناتھ کووند کے حوالے سے مزید کہا کہ ”میں نے ان کی زندگی کو جتنا سمجھا ہے، ان کی کام کرنے کی صلاحیتوں کو جتنا جانا ہے، میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ رام ناتھ کووند کی خودنوشت ہندوستانی جمہوریت اور ہندوستانی معاشرے کا ایک انمول سرمایہ بنے گی۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”رام ناتھ کووند نے چھوٹی سی عمر میں ماں کو کھو دیا۔ میں تو خوش قسمت رہا ہوں کہ میری ماں 100 سال سے بھی زیادہ زندہ رہیں اور مجھے اپنے دعاؤں سے نوازتی رہیں، اس کے باوجود ماں کی کمی محسوس کرتا ہوں۔ ایسے حالات میں کوئی بھی ٹوٹ سکتا ہے لیکن رام ناتھ کووند کو ان مشکل حالات نے اور مضبوط بنایا۔“ اپنے خطاب کے دوران وزیر اعظم مودی کہتے ہیں کہ ”ہمیں مستقبل میں رام ناتھ کووند جیسے بے شمار نوجوانوں کی ضرورت ہے، جو پریشانیوں سے شکست نہ کھائیں، جو مشکلات سے مایوس نہ ہوں بلکہ اپنی محنت سے ہر منزل کو آسان بنانے کا حوصلہ رکھیں۔ اسی تبدیلی سے مضبوط ہندوستان کی تعمیر کا عزم پورا ہوگا۔ یہیں سے خود کفیل اور ترقی یافتہ ہندوستان کا راستہ بنے گا۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”ہمارے آباؤ اجداد نے صدیوں تک جدوجہد کی۔ مہاتما گاندھی، بابا صاحب امبیڈکر، جیوتی با پھولے، ساوتری بائی پھولے۔۔۔ ایسی کتنی ہی عظیم شخصیتوں نے ہندوستان کی تعمیر نو کا خواب دیکھا تھا۔ ایک ایسا ہندوستان جہاں غریب سے غریب، محروم سے محروم شخص کو بھی بلندی تک پہنچنے کا موقع مل سکے۔“ وزیر اعظم مودی کے مطابق رام ناتھ کووند جیسی شخصیتوں نے اپنی محنت اور قابلیت کے دَم پر نہ صرف اپنی زندگی بدلی بلکہ صدیوں کے اس خواب اور وژن کو شرمندۂ تعبیر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایف سی آر اے ترمیمی بل جے پی سی کو بھیجا گیا، کانگریس کا واپس لینے کا مطالبہ

نئی دہلی: (ایجنسی) مرکزی حکومت نے ’غیر ملکی تعاون (ضابطہ) ترمیمی بل، 2026‘ (ایف سی آر اے بل) کو جانچ کے لیے پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی (جے پی سی) کے پاس بھیج دیا ہے۔ بدھ کو لوک سبھا میں اپوزیشن کے شدید ہنگامے کے درمیان مرکزی وزیر مملکت برائے داخلہ نیتیا نند رائے نے بل کو جے پی سی کے حوالے کرنے کی تجویز پیش کی، جسے ایوان نے صوتی ووٹ سے منظور کر لیا۔ بل کو جے پی سی کے پاس بھیجے جانے کے بعد کانگریس نے حکومت سے اسے واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ پارٹی کے رکن پارلیمنٹ کے سی وینو گوپال نے پارلیمنٹ کے باہر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہنگامے کے درمیان بل کو زبردستی منظور کرانے کے بجائے حکومت اسے جے پی سی کے پاس بھیج رہی ہے، لیکن اپوزیشن کی اصل مانگ بل کو واپس لینا ہے۔ وینو گوپال نے کہا کہ یہ بل آخری وقت میں لایا گیا ہے اور پارلیمنٹ کا اجلاس جمعرات کو ختم ہونے والا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بدھ کو دوپہر 12 بجے لوک سبھا سکریٹریٹ سے اطلاع ملی کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ بل پیش کریں گے، تاہم وہ ایوان میں موجود نہیں تھے۔ اس کے بعد وزیر مملکت نے بل کو جے پی سی کے پاس بھیجنے کی تجویز پیش کی۔ کانگریس رہنما نے سوال اٹھایا کہ جب اپوزیشن بل واپس لینے کا مطالبہ کر رہی ہے تو اسے جے پی سی کے پاس بھیجنے کا مقصد کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایک طرف آر ایس ایس کو رجسٹریشن کے ذریعے دنیا بھر سے چندہ مل رہا ہے، جبکہ دوسری طرف اقلیتوں اور صحت و تعلیم کے شعبے میں اچھا کام کرنے والی تنظیموں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قابل قبول نہیں ہے۔

اس معاملے پر سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ اکھلیش یادو نے بھی بل کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ ایف سی آر اے ترمیمی بل کے خلاف پورا اپوزیشن ہے۔ انہوں نے مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کرن رجیجو کے اس مؤقف پر سوال اٹھایا کہ یہ بل اقلیتی طبقے کے خلاف نہیں ہے۔ اس کے جواب میں رجیجو نے کہا کہ وہ ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ بل میں ایک بھی ایسی شق نہیں ہے جو اقلیتی طبقے کے خلاف ہو۔ انہوں نے اپوزیشن کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ کسی اقلیتی طبقے کو نشانہ بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کے مطابق اپوزیشن کا یہ کہنا درست نہیں کہ حکومت بیرون ملک سے آنے والے فنڈز کو بغیر کسی قانونی ضابطے کے ملک میں لانے کی اجازت نہیں دے رہی۔ لوک سبھا میں منظور کی گئی تجویز کے مطابق ایف سی آر اے ترمیمی بل کی جانچ کے لیے بننے والی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی میں لوک سبھا کے 21 اور راجیہ سبھا کے 10 ارکان شامل ہوں گے۔ کمیٹی کو 2026 کے سرمائی اجلاس کے پہلے ہفتے کے آخری دن تک اپنی رپورٹ پیش کرنی ہوگی۔

شاہی عیدگاہ مسجد تنازعہ: سپریم کورٹ نے معاملہ ہائی کورٹ بھیجنے کے اشارے دیے

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے بدھ کے روز اشارہ دیا کہ وہ کرشن جنم بھومی-شاہی عیدگاہ مسجد تنازعہ میں کس کا مقدمہ بنیادی (اہم) معاملہ ہوگا، اس بارے میں دائر درخواست کو واپس الہ آباد ہائی کورٹ بھیجنے پر غور کر رہا ہے۔ یہ معاملہ جسٹس سنجے کمار اور جسٹس سنجیو سچدیوا پر مشتمل بنچ کے سامنے آیا۔ بنچ ایک ہندو فریق کی درخواست پر سماعت کر رہی تھی، جس میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 2025 کے اس حکم کو چیلنج کیا گیا تھا، جس میں ایک الگ مقدمے میں دوسرے ہندو فریق کو بھگوان کرشن کے تمام عقیدت مندوں کا نمائندہ مانا گیا تھا۔ بنچ نے کہا کہ ہائی کورٹ نے دوسرے مقدمہ دائر کرنے والوں کو نوٹس جاری نہیں کیے، جب کہ دوسرے کیس میں ایک دوسرے ہندو فریق کو بھگوان کرشن کے تمام عقیدت مندوں کا نمائندہ تسلیم کیا گیا تھا۔ بنچ نے مزید کہا کہ درخواست کسی اور چیز کے لیے تھی اور تمام مدعیان (Petitioners) کو نوٹس جاری نہیں کیے گئے تھے۔ بنچ نے کہا، ہم کسی بھی حالت میں معاملے کو واپس ہائی کورٹ میں بھیجنا چاہتے ہیں۔“ بنچ نے معاملے کی اگلی سماعت 2 ستمبر کو مقرر کی ہے۔ پچھلی سماعت کا ذکر کرتے ہوئے، بنچ نے کہا کہ کچھ وکلاء نے بار (Bar) میں یہ بیان دیا تھا کہ مدعیان (ہندو فریقین) کے درمیان اس بارے میں آف دی ریکارڈ بات چیت چل رہی تھی کہ اس معاملے میں کس کا کیس بنیادی (Lead Case) ہوگا۔ کچھ ہندو فریقین کی طرف سے پیش ہونے والے ایک وکیل نے عدالت سے گزارش کی کہ اس معاملے کو واپس ہائی کورٹ بھیج دیا جائے تاکہ اس مسئلے پر نئے سرے سے فیصلہ کیا جا سکے۔ سپریم کورٹ میں مسجد کمیٹی اور ہندو فریقین کی طرف سے مختلف احکامات کے خلاف کئی درخواستیں دائر کی گئی ہیں، جس میں ہائی کورٹ کے 26 مئی 2023 کے اس حکم کو چیلنج کرنے والی درخواست بھی شامل ہے، جس میں متھرا کورٹ میں زیرِ التواء (Pending) تنازعہ سے جڑے تمام معاملات کو ہائی کورٹ میں منتقل (Transfer) کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ گزشتہ سال جولائی میں ہائی کورٹ نے ایک اور ہندو فریق کو، جس نے متھرا میں متنازعہ جگہ سے شاہی عیدگاہ مسجد کو ہٹانے کے لیے ایک الگ کیس دائر کیا تھا، تمام عقیدت مندوں کا نمائندہ مانے جانے کی اجازت دی تھی۔

بی جے پی کی لغت میں جواب دہی نام کی کوئی چیز نہیں، اکھلیش یادو کا بی جے پی پر حملہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی کی لغت میں جواب دہی کا لفظ ہی نہیں ہے۔ بی جے پی ’جن تنتر‘ کو ’دھن تنتر‘ سمجھ کر صرف استحصال اور جبر پر یقین رکھتی ہے۔ اتر پردیش کے ہمیر پور میں سڑک تعمیر کیے جانے کے معاملے میں برسوں تک کوئی شنوائی نہ ہونے کے بعد اسکولی بچوں نے ضلع مجسٹریٹ کے دفتر پر مؤثر احتجاج کر کے دکھا دیا کہ اگر بی جے پی کی مغرور حکمرانی اور انتظامیہ عوام تک نہیں پہنچے گی تو عوام ان تک پہنچ جائے گی۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی والے اوپر سے نیچے تک جو ایک تنتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ اب مزید نہیں چلے گا۔ عوامی نمائندہ ہو یا سرکاری ملازم، اب سب کو یہ سمجھنا ہی ہوگا کہ ’جمہوریت‘ نیچے سے اوپر کی جانب جاتی ہے۔ اب ہماری یہی سماج وادی قدر سب کو اپنانا ہوگی کہ ’اقتدار معاشرے کے لیے ہے‘ مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی ہمیشہ اقتدار کے لیے معاشرے کا غلط استعمال کرتی ہے، جبکہ سماج وادی اصول کہتا ہے کہ معاشرے کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے اقتدار کا درست استعمال کیا جانا ہی حکومت اور انتظامیہ کے جواز کو ثابت کرتا ہے۔

’امت شاہ میں ہمت ہی نہیں، انھیں عہدہ سے استعفیٰ دینا چاہیے‘

ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ احتجاج کرنے والے طلبا پر گولیاں کس نے چلائیں؟ اس کے احکامات کس نے دیے؟: راہل گاندھی

نئی دہلی: (ایجنسی) امت شاہ نے پارلیمنٹ میں بحث کے لیے رضامندی ظاہر کر دی ہے، لیکن اس کے لیے اپوزیشن پارٹیوں سے کہا ہے کہ وہ 2 بجے تک لوک سبھا اسپیکر کو تحریر بھیج دیں۔ امت شاہ کی اس پیش قدمی کے بعد لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے ایک بار پھر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ”اپوزیشن کا صاف کہنا ہے، ہم امت شاہ کی تقریر سننا ہی نہیں چاہتے۔ میرا ’ہم‘ سے مطلب ملک کی نوجوان نسل سے ہے۔“ راہل گاندھی نے مزید کہا کہ ’امت شاہ میں ہمت ہی نہیں ہے، اور انہیں اپنے عہدہ سے استعفیٰ دینا چاہیے۔‘ بدھ کے روز پارلیمنٹ احاطہ میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ”ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ احتجاج کرنے والے طلبا پر گولیاں کس نے چلائیں؟ اس کے احکامات کس نے دیے؟ لاٹھی چارج کے احکامات کس نے دیے؟“ وہ مزید کہتے ہیں کہ ”ہم جاننا چاہتے ہیں کہ کیا وہ احکامات وزارت داخلہ سے دیے گئے؟ کیا امت شاہ نے احکامات دیے، یا نہیں؟ اگر انہوں نے اس کے احکامات دیے تو انہیں استعفیٰ دینا چاہیے کیونکہ وہ قصوروار ہیں۔ اور اگر انہوں نے احکامات نہیں دیے تو بھی انہیں استعفیٰ دینا چاہیے کیونکہ وہ اس عہدے کے اہل نہیں ہیں۔“ راہل گاندھی نے امت شاہ کے سخت سیکورٹی میں پارلیمنٹ پہنچنے کا ذکر بھی نامہ نگاروں کے سامنے کیا۔ انھوں نے کہا کہ امت شاہ 20 دنوں سے ایوان میں نہیں آرہے ہیں۔ وہ گاڑیوں کے قافلے کے ساتھ پارلیمنٹ آتے ہیں۔ ان کے گھر کے باہر پولیس کی کئی گاڑیاں کھڑی کی گئی ہیں کہ کہیں کوئی طالب علم نہ آجائے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے واضح لفظوں میں کہا کہ وزیر داخلہ میں ہمت نہیں ہے کہ وہ طلبا کا سامنا کر سکیں۔ اس درمیان کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر ملکارجن کھڑگے نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے مطالبہ کیا کہ وہ ایوان میں حاضر ہو کر اپوزیشن کے سوالوں کا جواب دیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن پارلیمنٹ میں اپنا موقف برقرار رکھے گی۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کھڑگے نے واضح لفظوں میں کہا کہ ”کل کچھ نہیں ہوگا۔ ہم وہی کرتے رہیں گے جو اب تک کرتے آرہے ہیں۔“ پارلیمنٹ احاطہ میں اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے مظاہرہ بھی کیا اور مرکزی حکومت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ’امت شاہ جواب دو‘ کے نعرے لگائے۔

جنتر منتر سیزن-2 جلد: دیپکے

نئی دہلی (یو این آئی) کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے بانی و صدر ابھیجیت دیپکے نے ایک اور ملک گیر تحریک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جنتر منتر سیزن-2 جلد ہی شروع ہونے والا ہے۔ مسٹر دیپکے نے یہاں صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا، آپ میں سے کئی لوگ انسٹاگرام پر پوچھ رہے تھے کہ جنتر منتر کا سیزن-2 کب شروع ہوگا۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ دوسرا سیزن جلد ہی شروع ہونے والا ہے۔ سی جے پی کے شریک کنوینر آشتوش رنکا نے یہ ویڈیو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اسکول ٹھیک کروبھیش ٹیگ کے ساتھ شیئر کی۔ چیف ترجمان سورو داس نے کہا، ”کاکروچ جنتا پارٹی اب ملک بھر میں ’لسننگ ٹور‘ شروع کرنے جا رہی ہے، تاکہ لوگوں کی بات سنی جا سکے۔ پارٹی ایک مہم چلائے گی اور یوم آزادی سے تعلیم کے مسئلے کو ترجیح دے گی۔“ قابل ذکر ہے کہ سی جے پی نے دیہی ہندوستان میں سرکاری اسکولوں کی عمارتوں اور بنیادی ضرورتوں کی جانچ اور بہتری کے لیے شہریوں کی قیادت میں ملک گیر مہم کا اعلان کیا تھا۔ پارٹی کے مطابق، یہ پہل شہریوں، والدین اور گاؤں کے قائدین کو ایک ساتھ آنے اور بچوں کے لیے مکمل طور پر فعال سرکاری اسکولوں کا مطالبہ کرنے کی ترغیب دے گی۔

کولکاتا سے چنئی جانے والی انڈیگو پرواز کا انجن ہوا میں بند

چنئی ایئرپورٹ پر ’فل ایمرجنسی‘: 224 افراد محفوظ

چنئی: (ایجنسی) کولکاتا سے چنئی جانے والی انڈیگو کی ایک پرواز میں منگل کی رات اس وقت تشویش کی صورتحال پیدا ہوگئی جب طیارے کا بایاں انجن کام کرنا بند ہوگیا۔ صورتحال کے پیش نظر چنئی ایئرپورٹ پر مکمل ہنگامی حالت یعنی فل ایمرجنسی نافذ کردی گئی، تاہم طیارے نے بحفاظت لینڈنگ کی اور اس میں سوار تمام 224 افراد محفوظ رہے۔ ایئرپورٹ حکام کے مطابق انڈیگو کی پرواز 6E-723 کولکاتا سے چنئی آرہی تھی۔ لینڈنگ سے قبل طیارے کے بائیں انجن کے غیر فعال ہونے کی اطلاع ملنے کے بعد ایئر ٹریفک کنٹرول اور ایئرپورٹ انتظامیہ نے فوری طور پر ہنگامی اقدامات شروع کردیے۔ چنئی ایئرپورٹ حکام کے مطابق پرواز کے لیے رات تقریباً 11 بج کر 29 منٹ پر فل ایمرجنسی کا اعلان کیا گیا۔ طیارے کے رات 11:37 بجے چنئی پہنچنے کی توقع تھی، جبکہ اس کا مقررہ وقتِ آمد 11:30 بجے تھا۔ ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ایئرپورٹ پر متعلقہ ریسکیو اور ایمرجنسی ٹیموں کو تیار رکھا گیا تاکہ طیارے کی لینڈنگ کے دوران کسی بھی ممکنہ صورتحال سے فوری طور پر نمٹا جا سکے۔ طیارے نے بالآخر رن وے 25 پر رات 11:37 بجے بحفاظت لینڈنگ کی۔

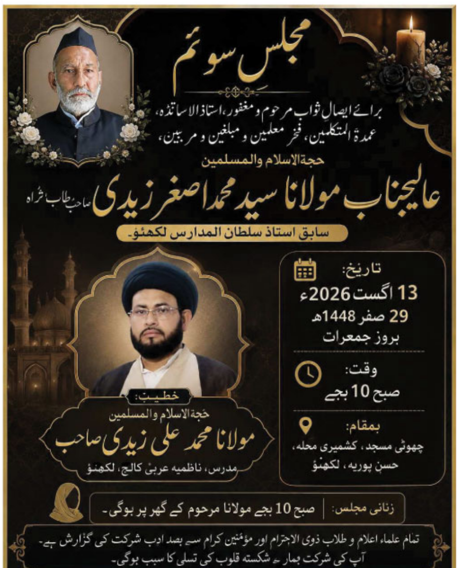

ایران کا عراق میں مسلح گروہوں کو فوری غیر مسلح نہ کرنے کا پیغام

قدس فورس کے کمانڈر اسماعیل قاآنی کا بغداد کا غیر اعلانیہ دورہ، سیاسی و سکیورٹی رہنماؤں سے ملاقاتیں

بغداد، 12 اگست (یو این آئی) عراق کی بڑی سیاسی جماعتوں پر مشتمل شیعہ اتحاد کوآرڈی نیشن فریم ورک کے ایک عراقی ذریعے نے الجزیرہ کو بتایا ہے کہ ایرانی پاسدارانِ انقلاب (آئی آر جی سی) کی القدس فورس کے کمانڈر اسماعیل قاآنی نے رواں ہفتے کے آغاز میں بغداد کا غیر اعلانیہ دورہ کیا۔ نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر ذریعے نے بتایا کہ قاآنی نے پیر کے روز عراقی سیاسی و سکیورٹی رہنماؤں اور شیعہ نیم فوجی گروہوں کے کمانڈروں کے ساتھ پسِ پردہ ملاقاتیں کیں، جن میں عراقی حکومت کے مسلح گروہوں کو غیر مسلح کرنے اور ہتھیار ریاست کے کنٹرول میں لانے کے منصوبے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ذریعے کے مطابق، تہران نے قاآنی کے ذریعے پیغام بھیجا کہ اس وقت گروہوں سے ہتھیار واپس نہ لیے جائیں۔" ذریعے نے مزید کہا کہ ایران کا اندازہ ہے کہ خطے میں ایک نئی جنگ شروع ہوسکتی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ ایرانی پیغام میں حکومت اور ان مسلح گروہوں کے درمیان تصادم سے بچنے کے لیے سیاسی سمجھوتہ تلاش کرنے پر زور دیا گیا جو اپنے ہتھیار حوالے کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق عراقی سیاسی جماعتیں حکومتی منصوبے پر عمل درآمد کے لیے طاقت کے استعمال کی مخالف ہیں۔ عراقی وزیر اعظم علی الزیدی کو بڑھتے ہوئے سیاسی اور سکیورٹی بحران کا سامنا ہے، جبکہ تمام ہتھیار ریاست کے کنٹرول میں لانے کے لیے 30 ستمبر کی مقررہ ڈیڈ لائن قریب آرہی ہے۔ انہوں نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ ان کی حکومت 2024 میں امریکی قیادت والے اتحاد کے فوجی مشن کے ساتھ طے پانے والے معاہدے پر عمل درآمد کے لیے پُرعزم ہے، جس کے تحت ستمبر کے آخر تک اس مشن کی جنگی فوجی موجودگی ختم ہونا ہے۔ عراقی حکومت کی جانب سے ہتھیاروں پر ریاستی اجارہ داری قائم کرنے، ایران نواز مسلح گروہوں کو غیر مسلح کرنے اور تہران کے ساتھ بغداد کے تعلقات کے معاملات گزشتہ ماہ وزیر اعظم الزیدی کے دورۂ امریکہ کے دوران بھی زیر بحث آئے تھے۔ مئی میں عہدہ سنبھالنے کے بعد یہ ان کا پہلا غیر ملکی دورہ تھا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کے چند روز بعد الزیدی تہران گئے، جہاں انہوں نے ایرانی صدر مسعود پزشکیان سے بھی مذاکرات کیے۔ منگل کو الزیدی نے پارلیمنٹ کی سکیورٹی اور دفاعی کمیٹی کو آئینی تقاضوں کے مطابق ہتھیاروں کو ریاست تک محدود کرنے کے لیے قانون کا مسودہ تیار کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ غیر منظم ہتھیار ریاست کے لیے سب سے خطرناک خطرہ ہیں کیونکہ وہ قانون کی بالادستی اور سکیورٹی اداروں کے اختیار کو کمزور کرتے ہیں۔ تاہم متعدد مسلح گروہوں نے ریاستی سکیورٹی فورسز میں ضم ہونے پر رضامندی ظاہر کی ہے، لیکن بعض طاقتور شیعہ نیم فوجی گروہوں، جن میں کتائب حزب اللہ اور حرکت النجباء شامل ہیں، کی جانب سے مزاحمت حکومت کی کوششوں کو ناکام بنا سکتی ہے۔ اس ماہ کے آغاز میں اسٹیٹ ایڈمنسٹریشن کولیشن کے اجلاس میں، جس میں اہم شیعہ جماعتوں کے علاوہ بعض سنی اور کرد سیاسی جماعتیں بھی شامل ہیں، ہتھیاروں کو ریاست کے کنٹرول تک محدود کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ اتحاد نے ان اداروں کو، جو سرکاری اداروں سے باہر ملک کی سلامتی کے لیے خطرہ بننے والی سرگرمیوں میں ملوث ہیں، "غیر قانونی عناصر جن کے خلاف کارروائی ضروری ہے" قرار دیا۔ اتحاد نے حکومتی ڈیڈ لائن ختم ہونے کے بعد کسی بھی مسلح سرگرمی کے خلاف انسدادِ دہشت گردی قانون کے اطلاق کا بھی عندیہ دیا۔ دوسری جانب دیگر شیعہ رہنما کشیدگی کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ذریعے نے الجزیرہ کو بتایا کہ حکمت تحریک کے سربراہ عمار الحکیم کشیدگی کم کرنے اور مسلح گروہوں کو ڈیڈ لائن کے باقی ماندہ ایک ماہ کے دوران ہتھیار ریاست کے کنٹرول میں دینے پر آمادہ کرنے کی کوششوں کی قیادت کر رہے ہیں۔ عراقی سینٹر فار اسٹریٹجک اسٹڈیز کے سربراہ غازی فیصل نے کہا کہ عراقی مسلح گروہوں کی جانب سے اپنے ہتھیار برقرار رکھنا معاملے کو ایک وسیع تر سکیورٹی بحران میں تبدیل کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ گروہ پڑوسی ممالک کو نشانہ بنانے کے لیے عراقی سرزمین اور اپنی فوجی صلاحیتوں کو استعمال کرتے رہے تو ان ممالک کو براہ راست جواب دینے یا خطرات کے ذرائع کا مقابلہ کرنے کے لیے مشترکہ سکیورٹی انتظامات قائم کرنے پر مجبور ہونا پڑ سکتا ہے۔ فیصل کے مطابق خلیج اور اہم بحری راستوں کی سلامتی کے لیے بننے والے نئے علاقائی سکیورٹی اتحاد بھی ان مسلح گروہوں کو محض عراقی سیاسی جماعتوں کے طور پر نہیں بلکہ علاقائی سکیورٹی کے ایک اہم فریق کے طور پر دیکھنے پر مجبور ہوسکتے ہیں۔ ان کے بقول، بحران سے نکلنے کا سب سے حقیقت پسندانہ راستہ یہ ہے کہ ہتھیاروں کو ریاست کے کنٹرول میں رکھنے کے اصول کو مضبوطی سے نافذ کیا جائے اور جنگ و امن کا فیصلہ صرف عراقی آئینی اداروں تک محدود ہو، کیونکہ جو ریاست طاقت کے استعمال کا مکمل اختیار اپنے پاس نہیں رکھتی، وہ اپنی قومی سلامتی کی مکمل ضمانت نہیں دے سکتی۔ گزشتہ ہفتے بغداد میں مسلح گروہوں کی جانب سے سعودی اور امریکی حملوں کا جواب دینے کی دھمکیوں کے پس منظر میں سکیورٹی کشیدگی میں اضافہ دیکھا گیا تھا۔ ان حملوں میں گزشتہ ماہ کے آخر میں پاپولر موبلائزیشن فورسز (PMF) کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ امریکی سینٹرل کمانڈ نے ایک بیان میں کہا تھا کہ اس نے 28 جولائی کو سعودی عرب کے ساتھ مل کر ان "ایران نواز دہشت گردوں" کے خلاف مشترکہ حملے کیے جو آئی آر جی سی کی ہدایت پر امریکی افواج اور سعودی توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کی تیاری کر رہے تھے۔ سعودی وزارت خارجہ نے بھی عراق میں ایران نواز دہشت گرد ملیشیاؤں" پر الزام عائد کیا تھا کہ انہوں نے سعودی عرب کے خلاف ڈرون حملے کرکے غیر ذمہ دارانہ طور پر کشیدگی بڑھانے کا راستہ اختیار کیا۔ تاہم عراقی حکومت اور سیاسی گروہوں کی کوششوں سے کشیدگی پر قابو پانے میں کامیابی ملی، جس کے نتیجے میں کشیدگی کم کرنے اور سفارتی سرگرمیوں کے لیے ایک راستہ کھلا ہے۔

آبنائے ہرمز کی بندش اور مہنگے تیل نے عالمی طلب کا تخمینہ گھٹایا، آئی ای اے

عالمی تیل کی طلب میں رواں سال 16 لاکھ بیرل یومیہ کمی کا امکان، آئی ای اے

پیرس، 12 اگست (یو این آئی) بین الاقوامی توانائی ایجنسی (آئی ای اے) نے بدھ کو رواں سال عالمی تیل کی طلب کے اپنے تخمینے میں نمایاں کمی کردی ہے۔ ایجنسی نے اس کی وجہ آبنائے ہرمز کے ذریعے بحری آمدورفت میں خلل اور تیل کی بلند قیمتوں کو قرار دیا ہے، جو عالمی سطح پر تیل کی کھپت کو متاثر کر رہی ہیں۔ ایجنسی کے نئے تخمینے کے مطابق 2026 میں عالمی تیل کی طلب میں 16 لاکھ بیرل یومیہ کمی متوقع ہے، جبکہ جولائی کی رپورٹ میں اس نے طلب میں 10 لاکھ بیرل یومیہ کمی کی پیش گوئی کی تھی۔ فروری کے اواخر میں امریکہ اور اسرائیل کے ایران پر حملوں کے بعد تیل کی قیمتیں اب بھی ان سطحوں سے کافی بلند ہیں جو جنگ شروع ہونے سے قبل ریکارڈ کی گئی تھیں۔ اس جنگ کے نتیجے میں خلیجی ممالک میں تیل کے بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا اور اہم سپلائی راستے شدید متاثر ہوئے۔ ایران نے بھی آبنائے ہرمز کے ذریعے ٹینکرز اور تجارتی بحری جہازوں کی آمدورفت تقریباً مؤثر طور پر روک دی ہے۔ دنیا کی تقریباً پانچویں حصے کی تیل کی سپلائی معمول کے حالات میں اسی اہم آبی گزرگاہ سے گزرتی ہے۔ پیرس میں قائم آئی ای اے نے کہا، آبنائے ہرمز کی مسلسل بندش اور ایندھن کی بلند قیمتیں تیل کی کھپت پر بدستور اثر انداز ہو رہی ہیں۔" رپورٹ شدہ جنگ بندی اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے معاہدے کے قریب ہونے کے بار ہا دعووں کے باوجود صرف محدود تعداد میں بحری جہازوں کو گزرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ آئی ای اے کے مطابق اس صورتحال کے نتیجے میں ہونے والی" اچانک سفارتی تبدیلیوں" نے عالمی تیل کی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ میں اضافہ کیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق جولائی میں عالمی تیل کی سپلائی 24 لاکھ بیرل یومیہ بڑھ کر 10 کروڑ 15 لاکھ بیرل یومیہ ہوگئی۔ تاہم یہ مقدار گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں اب بھی 63 لاکھ بیرل یومیہ کم ہے۔ آئی ای اے نے کہا، جولائی اور اگست کے اوائل میں دوبارہ شروع ہونے والی دشمنی اور بحری آمدورفت میں رکاوٹوں نے بحالی کی کوششوں کو متاثر کیا۔" ایجنسی نے اب اندازہ لگایا ہے کہ رواں سال عالمی تیل کی سپلائی میں اوسطاً 43 لاکھ بیرل یومیہ کمی آئے گی، تاہم اگلے سال اس میں دوبارہ اضافہ متوقع ہے۔ دوسری جانب طلب کے حوالے سے آئی ای اے کو توقع ہے کہ رواں سال کی چوتھی سہ ماہی میں تیل کی کھپت دوبارہ بڑھنا شروع ہو جائے گی۔

زمبابوے میں گنجائش سے زیادہ مسافروں سے بھری فیری الٹ گئی، 15 ہلاک، 27 لاپتہ

جھیل کاریبا میں فیری حادثہ، 15 افراد ہلاک، 27 لاپتہ، 77 کو بچالیا گیا

ہرارے، 12 اگست (یو این آئی) زمبابوے کی سول پروٹیکشن یونٹ کے مطابق جھیل کاریبا میں گنجائش سے زیادہ مسافروں سے بھری ایک فیری الٹنے کے نتیجے میں کم از کم 15 افراد ہلاک جبکہ 27 لاپتہ ہوگئے ہیں۔ حکام کے مطابق کشتی منگل کو تیز لہروں کی زد میں آکر الٹ گئی۔ حادثے کے بعد کم از کم 77 افراد کو بچالیا گیا۔ سول پروٹیکشن یونٹ نے بتایا کہ یہ کشتی شمالی شہر کاریبا کو جھیل میں واقع متعدد جزائر اور ماہی گیری کے کیمپوں سے ملانے کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ حادثے کے وقت فیری اپنی مقررہ گنجائش 90 افراد سے زیادہ مسافروں کو لے جا رہی تھی۔ حکام نے کہا کہ کشتی میں موجود مسافروں اور عملے کی حتمی تعداد ابھی معلوم نہیں ہوسکی، تاہم رجسٹرڈ ٹکٹوں کی بنیاد پر کم از کم 114 بالغ مسافروں اور عملے کے پانچ ارکان کی موجودگی کی تصدیق ہوئی ہے۔ حکام کے مطابق کشتی میں ٹکٹ خریدنے کی عمر سے کم تعداد میں بچے بھی سوار ہوسکتے تھے جن کا ابھی تک حساب نہیں لگایا جاسکا۔ زمبابوے کی قومی پولیس نے بتایا کہ امدادی اور تلاش کی کارروائیاں جاری ہیں۔ سرکاری نشریاتی ادارے زیڈ بی سی نے ایسی ویڈیو نشر کی جس میں تیز رفتار کشتیاں جھیل میں الٹی ہوئی کشتی کی جانب جاتی دکھائی دیں جبکہ ایک ہیلی کاپٹر اوپر پرواز کر رہا تھا۔ رپورٹ کے مطابق تلاش اور امداد کے لیے زیر آب کارروائی کرنے والی ٹیم بھی وسیع جھیل میں تعینات کی گئی ہے۔ حادثے کے عینی شاہد میکسٹن کانہیما نے خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کو بتایا کہ کشتی خراب موسم کے دوران روانہ ہوئی تھی اور ممکنہ طور پر ایک بڑی لہر کشتی سے ٹکرائی، جس کے باعث اس کے انجن بند ہوگئے۔ انہوں نے کہا، "جب ہم پانی میں تھے تو ایک ہنگامی اشارہ نظر آیا، جس کے بعد قریب موجود کشتیوں نے مدد کے لیے رخ کیا۔" کانہیما کے مطابق ماتوسادونا نیشنل پارک نے امدادی کارروائی میں مدد کے لیے ایک ہیلی کاپٹر فراہم کیا، جبکہ بڑی کشتیاں اور مقامی علاقے اور فوج کے غوطہ خور بھی امدادی سرگرمیوں میں شریک ہوئے۔ انہوں نے کہا، "لوگ مشکل میں تھے... پانی میں لاشیں موجود تھیں اور یہ ایک انتہائی افسوسناک منظر تھا۔ جن لوگوں کو بچایا جاسکتا تھا، انہیں بچا لیا گیا۔" ان کے مطابق خراب موسم کے باعث امدادی کارروائی میں کچھ تاخیر ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ حادثے کی جگہ تک پہنچنے میں وقت لگا اور بدقسمتی سے کئی قیمتی جانیں ضائع ہوگئیں۔ جھیل کاریبا زمبابوے اور زیمبیا کی سرحد پر دارالحکومت ہرارے سے 300 کلومیٹر سے زیادہ شمال مشرق میں واقع ہے۔ حجم کے اعتبار سے یہ دنیا کی سب سے بڑی مصنوعی جھیل ہے۔ یہ جھیل 1950 کی دہائی کے اواخر اور 1960 کی دہائی کے اوائل میں دریائے زمبیزی کا راستہ روکنے کے لیے ڈیم تعمیر کرکے بنائی گئی تھی۔ پانی بھرنے کے بعد وجود میں آنے والی یہ وسیع جھیل اب 200 کلومیٹر سے زیادہ طویل اور بعض مقامات پر 40 کلومیٹر تک چوڑی ہے۔

بیجنگ نے موسلادھار بارشوں کے باعث بس سروسز معطل کردیں، سیاحتی علاقہ بند

بیجنگ، 12 اگست (یو این آئی) بدھ کو چین کے دارالحکومت بیجنگ میں موسلادھار بارشوں کا سلسلہ جاری ہے، جس پر حکام کو سیاحتی مقامات بند کرنے، بس سروسز اور تعمیراتی کام معطل کرنے اور خطرے سے پُر علاقوں کے رہائشیوں کو منتقل کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ سرکاری میڈیا کے مطابق شہر میں 300 سے زائد سیاحتی اور کیمپنگ مقامات بند 100,4 سے زائد گیسٹ ہاؤسز کی سرگرمیاں معطل کردی گئی ہیں۔ ژنہوا نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ تقریباً 250 بس روٹس کو بند کردیا گیا ہے تو 10 سب وے لائنوں پر چلنے والی ٹرینوں کو کم رفتار پر چلانے کا حکم دیا گیا۔ سیاحت کے لیے چلنے والی تمام کشتیوں کی سروس بھی معطل کردی گئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ پہاڑی دیہاتوں، نشیبی علاقوں اور سیلاب اور زمینی آفات کے خطرات کے حامل دیگر مقامات کے رہائشیوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے۔ منگل دوپہر سے بدھ کی صبح تک بیجنگ میں اوسطاً 5.23 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ ہنگامی سیلاب کنٹرول اقدامات کے تحت شہر بھر کے 357,3 تعمیراتی مقامات کو کام معطل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اضافی گنجائش بنانے کے لیے آبی ذخائر کو کھول دیا گیا ہے۔ قومی موسمیاتی مرکز نے بدھ کو زوردار بارش کے لیے اپنا نارنجی الرٹ جاری کرتے ہوئے ملک کے وسیع حصے میں جمعرات کی صبح تک شدید بارش کی پیش گوئی کی۔

جنوبی روس اور یوکرین میں رات بھر ڈرون حملوں میں چار افراد ہلاک

ماسکو/کیف، 12 اگست (یو این آئی) روس اور یوکرین نے رات کے دوران ایک دوسرے پر مہلک ڈرون حملے کیے، جن میں یوکرین کے جنوبی شہر خیرسون اور روس کے بحیرۂ اسود کے جنوبی ساحلی علاقوں میں مجموعی طور پر چار افراد ہلاک ہوئے۔ علاقائی حکام نے یہ اطلاع دی۔ روس کے شہر نوورو سیسک میں منگل اور بدھ کی درمیانی شب یوکرینی ڈرون حملے میں ایک بچہ ہلاک اور ایک اور بچہ اور ایک خاتون زخمی ہوگئے۔ شہر کے میئر آندرے کراوچینکو کے مطابق حملے میں گھروں سمیت درجنوں عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ کراسنوڈار خطے کے گورنر وینیامین کونڈراتیف نے بتایا کہ نوورو سیسک میں مجموعی طور پر آٹھ افراد زخمی ہوئے۔ ڈرون حملوں سے نوورو سیسک کے اناج ٹرمینل کو بھی نقصان پہنچا۔ ٹرمینل کی مالک کمپنی ڈیمیٹرا ہولڈنگ نے اس کی تصدیق کی۔ کراوچینکو نے ٹیلی گرام پر لکھا، "نوورو سیسک نے ایک خوفناک رات گزاری۔" کونڈراتیف کے مطابق ایک اور شخص اس وقت ہلاک ہوگیا جب ڈرون کا ملبہ وولنا نامی گاؤں میں ایک مکان کے باغ میں جا گرا۔ ادھر روس کے زیر قبضہ کریمیا میں بھی یوکرینی ڈرون حملوں کے نتیجے میں کئی مکانات کو نقصان پہنچا۔ مقامی گورنر میخائل رازووژھائیف نے یہ اطلاع دی۔ یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے کہا کہ یوکرینی فوج نے نوورو سیسک میں ایک بحری اڈے کو نشانہ بنانے کے لیے جیٹ انجن والے ڈرون، میزائل اور بغیر پائلٹ بحری نظام استعمال کیے۔ ان کے مطابق حملوں میں فضائی دفاعی پوزیشنوں، گھاٹوں اور بندرگاہ کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا۔ دوسری جانب روسی وزارت دفاع نے دعویٰ کیا کہ اس نے رات کے دوران مجموعی طور پر 502 یوکرینی ڈرونز کو مار گرایا یا تباہ کیا۔ یوکرین کے شہر خیرسون میں روسی حملے کے نتیجے میں دو افراد ہلاک اور کم از کم دو زخمی ہوگئے۔ علاقائی فوجی انتظامیہ کے سربراہ اولیکساندر پروکودن کے مطابق حملے میں شاہد ڈرونز استعمال کیے گئے اور زخمیوں میں ایک معمر خاتون بھی شامل ہے۔ یوکرین کے جنوب مشرقی شہر زاپوریژیا میں بھی روسی حملے کے نتیجے میں ایک شاپنگ مال میں آگ بھڑک اٹھی۔ علاقائی گورنر ایوان فیودوروف نے عمارت میں آگ لگنے کی تصاویر اور ویڈیو جاری کی۔ انہوں نے بتایا کہ حملے کے باعث زاپوریژیا میں تقریباً 200,1 صارفین کی بجلی منقطع ہوگئی۔ یوکرین کے سب سے بڑے بندرگاہی شہر اوڈیسا پر ایک الگ روسی حملے میں بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا۔ شہر کی فوجی انتظامیہ کے سربراہ سرہی لیساک نے یہ اطلاع دی۔ روسی وزارت دفاع نے دعویٰ کیا کہ اس نے اوڈیسا کی بندرگاہ میں موجود ایک ایندھن کے ڈپو کو نشانہ بنایا، جسے مبینہ طور پر یوکرینی فوج کو ایندھن فراہم کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ روسی وزارت دفاع نے مزید دعویٰ کیا کہ اس کی افواج نے یوکرین کے شمال مشرقی خارکیف خطے میں واقع گاؤں وودیانے کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ روس نے حالیہ دنوں میں یوکرین کی غذائی، زرعی اور گوداموں کی تنصیبات پر حملے تیز کیے ہیں۔ ماسکو کا کہنا ہے کہ یہ کارروائیاں کیف کی جانب سے روس کے توانائی، بندرگاہی اور لاجسٹکس مراکز پر کیے جانے والے حملوں کے جواب میں کی جارہی ہیں۔ یوکرین مسلسل جنگ بندی کا مطالبہ کرتا رہا ہے، جبکہ روس کا کہنا ہے کہ وہ تصفیہ چاہتا ہے، تاہم کسی بھی معاہدے میں یوکرین کو ان چار علاقوں سے مکمل دستبردار ہونا ہوگا جن پر ماسکو اپنا دعویٰ کرتا ہے اور تنازع کی "بنیادی وجوہات" کو بھی حل کرنا ہوگا۔

"عالمی ریڈ کراس کا تعاون" غزہ میں تباہ حال عمارتوں سے لاشیں نکالنے کا آغاز

غزہ، 12 اگست (یو این آئی) غزہ میں سول ڈیفنس کی ٹیموں نے منگل کے روز، جنگ کے ابتدائی دنوں میں اسرائیلی حملے سے تباہ ہونے والے ایک کثیر المنزلہ مکان کے ملبے تلے سے 13 فلسطینیوں کی لاشیں نکالنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ یہ آپریشن غزہ شہر کے مغرب میں واقع الکتیبہ علاقے میں عالمی کمیٹی برائے صلیب احمر کے ساتھ تعاون کے ذریعے غربیہ خاندان کے گھر میں چلایا جا رہا ہے۔ سول ڈیفنس کے ترجمان محمود بصل نے اناطولیہ ایجنسی کو بتایا کہ اس حملے میں بڑی تعداد میں فلسطینی ہلاک ہوئے تھے کچھ لاشیں اسی وقت نکال لی گئی تھیں، جبکہ 13 لاشیں ملبے تلے دبی رہ گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ متاثرین میں خواتین، بچے اور بزرگ شامل ہیں۔ بصل نے اس بات پر زور دیا کہ بھاری مشینری، آلات، ایندھن اور حفاظتی سامان کی شدید کمی کے باعث غزہ بھر میں تباہ شدہ عمارتوں کے نیچے دبے ہوئے ہزاروں فلسطینیوں کو نکالنے کی کوششوں میں مسلسل رکاوٹیں آ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اسی حالت میں رہے تو امدادی کاموں کو مکمل کرنے میں سالوں لگ سکتے ہیں۔ بصل نے بتایا کہ سول ڈیفنس کی ٹیمیں انتہائی محدود وسائل کے ساتھ کام کر رہی ہیں کیونکہ لاشوں، انسانی باقیات اور ملبے کو ہٹاتے وقت ان کے پاس مناسب حفاظتی سامان بھی موجود نہیں ہوتا۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ ٹیمیں بغیر کسی تنخواہ، بونس یا معاوضے کے اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں، اور انہوں نے بین الاقوامی برادری، عالمی اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ امدادی کاموں کو جاری رکھنے کے لیے ضروری بھاری مشینری اور لاجسٹک مدد فراہم کریں۔ منگل کا یہ آپریشن، اسرائیلی جنگ میں تباہ ہونے والی عمارتوں کے نیچے دبے فلسطینیوں کو نکالنے کے لیے 19 جولائی کو شروع کیے گئے سول ڈیفنس پروجیکٹ کے دوسرے مرحلے کا حصہ ہے۔ بصل کے مطابق، 800 گھنٹے پر محیط اس مرحلے میں غزہ شہر، شمالی اور وسطی غزہ کے 147 تباہ شدہ مکانات شامل ہیں، جہاں ملبے تلے 072,1 لاشیں موجود ہونے کا خدشہ ہے۔ نومبر 2025 میں شروع کیے گئے پہلے مرحلے میں، ٹیموں نے 54 تباہ شدہ گھروں اور عمارتوں سے 333 لاشیں اور انسانی باقیات نکالیں۔ محدود وسائل کی وجہ سے وہ دیگر تقریباً 226 لاشوں تک نہیں پہنچ سکے۔ غزہ کے سرکاری میڈیا آفس نے اکتوبر 2025 میں رپورٹ کیا تھا کہ اسرائیلی جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک تقریباً 500,9 فلسطینی لاپتہ ہیں، جن کے بارے میں مانا جاتا ہے کہ وہ ملبے تلے دبے ہوئے ہیں، اور ان میں سے کچھ کا انجام تا حال نامعلوم ہے۔ اسرائیلی فوج، 10 اکتوبر 2025 کو نافذ ہونے والی اسرائیل-حماس جنگ بندی کے باوجود، غزہ کے کئی علاقوں میں فلسطینیوں کو نشانہ بنانا جاری رکھے ہوئے ہے۔ غزہ کی وزارتِ صحت کے مطابق، جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں اب تک کم از کم 258,1 فلسطینی ہلاک اور 139,4 زخمی ہو چکے ہیں۔ اکتوبر 2023 میں غزہ کے خلاف شروع کی گئی اس نسل کشی کی جنگ میں، اسرائیل 000,73 سے زائد فلسطینیوں کو شہید اور 000,174 سے زائد کو زخمی کر چکا ہے۔ اس جنگ نے خطے کے بنیادی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) کے 90 فیصد حصے کو متاثر کرتے ہوئے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے۔

بحیرۂ احمر میں حوثیوں کے تجارتی جہاز پر حملے میں تین پاکستانیوں کی موت

ریاض، 12 اگست (یو این آئی) یمن کے حوثی باغیوں کی جانب سے بحیرۂ احمر میں ایک تجارتی جہاز پر حملے کے نتیجے میں تین پاکستانی شہری جاں بحق جبکہ ایک زخمی ہوگیا۔ پاکستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے بدھ کو یہ اطلاع دی۔ اسحاق ڈار نے حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے شہریوں کی جانوں، بحری سلامتی اور آزادانہ آمدورفت کے لیے سنگین خطرہ قرار دیا۔ پاکستان نے واقعے کے حالات کا تعین کرنے اور جاں بحق افراد کی میتیں وطن واپس لانے کے لیے سعودی حکام اور یمن کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حکومت کے ساتھ رابطہ شروع کر دیا ہے۔ اسحاق ڈار نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا، "مجھے بحیرۂ احمر [illegible] اب تک دستیاب معلومات کے مطابق واقعے میں تین پاکستانی شہری جاں بحق اور ایک زخمی ہوا ہے۔" انہوں نے کہا کہ ریاض میں پاکستانی سفارتخانہ زخمی پاکستانی شہری کو ضروری معاونت فراہم کر رہا ہے، جبکہ اسلام آباد مزید تفصیلات [illegible] باب المندب آبنائے سے گزرنے والے ایک سعودی ملکیتی تجارتی جہاز کو میزائل سے نشانہ بنایا گیا۔ یہ حملہ حوثیوں کی جانب سے 20 جولائی کو اس اعلان کے بعد ہوا ہے جس میں انہوں نے اس اہم [illegible] ملکیتی یا سعودی انتظام میں چلنے والے جہازوں کو نشانہ بنایا جائے گا۔ حوثیوں کا مؤقف ہے کہ یہ کارروائی سعودی عرب کی جانب سے ان کے خلاف طویل عرصے سے جاری مبینہ ناکہ بندی کے جواب میں کی جا رہی ہے۔ باب المندب سے بحری آمدورفت نسبتاً مستحکم رہی ہے اور روزانہ تقریباً 30 بحری جہاز اس راستے سے گزر رہے ہیں، تاہم بعض سعودی ملکیتی اور سعودی انتظام میں چلنے والے ٹینکروں نے سکیورٹی خدشات کے باعث افریقہ کے گرد طویل بحری راستہ اختیار کرنا شروع کردیا ہے۔ تازہ واقعہ خطے کی اہم آبی گزرگاہوں میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے دوران پیش آیا ہے۔ آبنائے ہرمز میں بھی امریکہ اور ایران کے درمیان [illegible] بردار جہاز پر حوثیوں کے حملے میں عملے کے چار ارکان ہلاک ہوئے۔ دوسری جانب امریکی فوج نے کہا کہ اس نے ایک ایسے کنٹینر جہاز کو نشانہ بنایا جو ایرانی بندرگاہ کی جانب جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ کچھ رپورٹس کے مطابق مصر کی ملکیت والے جہاز "تہامہ" کو منگل کی رات دیر گئے نشانہ بنایا گیا۔ اگر ہلاکتوں کی تصدیق ہوتی ہے تو یہ 28 فروری کو ایران کے خلاف جنگ شروع ہونے کے بعد تجارتی بحری جہازوں پر حوثیوں کے حملے میں پہلی ہلاکتیں ہوں گی۔ بدھ کو بعد ازاں حوثیوں نے تصدیق کی کہ انہوں نے باب المندب میں ایک بحری جہاز کو نشانہ بنایا ہے۔ تاہم گروپ نے دعویٰ کیا کہ جہاز سعودی فوجی ساز و سامان لے کر جا رہا تھا۔ [illegible] فوری طور پر کوئی بیان جاری نہیں کیا گیا۔

ہرمز پر امریکہ کا مکمل کنٹرول ہے: ٹرمپ

میری لینڈ، 12 اگست (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ انہیں ایران پر بھروسہ نہیں ہے اور آبنائے ہرمز پر امریکہ کا مکمل کنٹرول ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے یہاں نامہ نگاروں سے کہا کہ "میں ایران پر بھروسہ نہیں کرتا۔ آپ کیوں کہہ رہے ہیں کہ میں ایران پر بھروسہ کرتا ہوں؟ میں ایران پر بالکل بھروسہ نہیں کرتا۔ ایرانی فریق نے ہمیشہ جھوٹ بولا ہے۔" مسٹر ٹرمپ نے آبنائے ہرمز پر کنٹرول پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اگر ایران نے صورت حال کو تبدیل کرنے کی کوشش کی تو اس کی قیمت چکانا پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ آبنائے ہرمز پر ہمارا مکمل کنٹرول ہے۔ اس پر ان کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ ہم اسے چلا رہے ہیں۔ اگر ایران نے کبھی کچھ کرنے کی کوشش کی تو اسے اڑا دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اس وقت مضبوط پوزیشن میں ہے اور دعویٰ کیا کہ ایران خطے میں اپنا سابقہ اثر و رسوخ کھو چکا ہے۔ انہوں نے کہا، "اس وقت ہم بہت اچھی پوزیشن میں [illegible] کشیدگی کے درمیان سامنے آئے ہیں۔ امریکہ اور ایران نے ابھی تک تنازع کے خاتمے کے لیے کسی حتمی معاہدے پر پہنچنا ہے، جبکہ آبنائے ہرمز کے اردگرد جاری رکاوٹیں عالمی توانائی کی سپلائی کو خطرہ بنا رہی ہیں۔ آبنائے ہرمز عالمی توانائی کی سپلائی کے لیے ایک اہم سمندری راستہ ہے، جہاں سے دنیا کے خام تیل اور مائع قدرتی گیس کی سپلائی کا ایک بڑا حصہ عام حالات میں گزرتا ہے۔ ایران کے سرکاری نشریاتی ادارے پریس ٹی وی نے وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی کے حوالے سے بتایا کہ آبی گزرگاہ 28 فروری 2026 تک کھلی رہی۔ انہوں نے مغربی پابندیوں پر بھی تنقید کی۔ "یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ آبنائے ہرمز کے اردگرد کی صورتحال اور وہاں جو کچھ ہوا وہ امریکی اور اسرائیلی حکومت کی فوجی جارحیت کی وجہ سے ہوا، جو ابھی تک جاری ہے۔" جہاں تک شرائط عائد کرنے کے ایران کے دعووں کا تعلق ہے، "انہیں یہ معاملہ اپنی حکومت کے ساتھ اٹھانا چاہیے۔" اسٹریٹجک [illegible] کے درمیان اس اہم آبنائے سے بحری جہازوں کی نقل و حرکت کے انتظامات پر بات چیت جاری ہے۔

زرعی یونیورسٹی باندا کا 12واں دکشانت سمارہ منعقد، 250 طلبہ کو ڈگریاں اور 18 تمغے دیے گئے

گورنر آنندی بین پٹیل نے زرعی تعلیم کو کھیتوں اور کسانوں تک پہنچانے پر دیا زور

لکھنؤ، 12 اگست۔ ریاست کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل کی ترغیب پر باندا زرعی و ٹیکنالوجی یونیورسٹی کا 12واں دکشانت سمارہ آج خصوصی افسرِ کار (ایڈیشنل چیف سکریٹری سطح) ڈاکٹر سدھیر مہادیو بوبڈے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ دکشانت تقریب میں مجموعی طور پر 250 ڈگریاں ڈیجی لاکر پر اپ لوڈ کی گئیں۔ بہترین تعلیمی کارکردگی کے لیے مجموعی طور پر 18 تمغے دیے گئے، جن میں 10 تمغے طالبات اور 8 تمغے طلبہ نے حاصل کیے۔ گورنر کی ترغیب سے تقریب کے دوران ضلع باندا کے 300، ہمیرپور کے 200 اور جالون کے 200، مجموعی طور پر 700 آنگن باڑی مراکز کے لیے کٹس تقسیم کی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ان اضلاع کی 14 سے 15 سال کی عمر کی 900 طالبات کی ایچ پی وی ویکسینیشن کرائی گئی۔ ویکسینیشن مہم میں پولیس اہلکاروں کی بیٹیاں بھی شامل رہیں۔ ریاست بھر میں اب تک مجموعی طور پر 993,74 آنگن باڑی مراکز کو کٹس تقسیم کی جا چکی ہیں، جبکہ مجموعی طور پر 459,94,5 ایچ پی وی ویکسین کی خوراکیں دی جا چکی ہیں۔ دکشانت تقریب کو ثقافتی اور تخلیقی پیش کشوں نے خاص طور پر پرکشش بنا دیا۔ اسکولی بچوں نے حب الوطنی کے گیت پیش کیے۔ بصارت سے محروم بچوں نے ماحولیات کے تحفظ پر مبنی گیت کی جذباتی پیش کش کی۔ ضلع باندا کے گرلز سیکنڈری اسکول کی طالبات نے کجری رقص کی دلکش پیش کش کی۔ ریاستی گورنر نے کہا کہ حیاتیاتی ٹیکنالوجی (بایو ٹیکنالوجی) زراعت کے شعبے میں نئے امکانات کے دروازے کھول رہی ہے۔ بدلتے موسم، بے اعدہ بارش، درجہ حرارت میں تبدیلی اور پانی کے بحران جیسے چیلنجوں کے درمیان ایسی فصلوں کی اقسام تیار کرنا ضروری ہے، جو بدلتے حالات میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں اور کسانوں کی آمدنی اور زراعت کے استحکام کو برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوں۔ طلبہ کو دیے گئے اپنے پیغام میں ریاستی گورنر نے کہا کہ زرعی یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے ان کی ذمہ داری اور بھی اہم ہو جاتی ہے۔ انہوں نے طلبہ سے توقع ظاہر کی کہ وہ یونیورسٹی میں حاصل کردہ علم اور تکنیکی مہارت کا استعمال زراعت اور کسانوں کی ترقی کے لیے کریں۔ انہوں نے کہا کہ زرعی یونیورسٹیوں سے فارغ ہونے والے نوجوان جدید ٹیکنالوجی کے علم کو کھیتوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر چھوٹے اور معمولی کسانوں تک جدید زرعی ٹیکنالوجی کی رسائی یقینی بنانا ان کی ترجیحات میں شامل ہونا چاہیے۔ ریاستی گورنر نے کہا کہ طلبہ کی کوشش ہونی چاہیے کہ سائنسی تحقیق اور زرعی اختراعات کا حقیقی فائدہ کسانوں تک پہنچے، زرعی پیداوار اور کارکردگی میں اضافہ ہو، پیداواری لاگت کم ہو اور قدرتی وسائل کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے طلبہ سے زرعی شعبے کے چیلنجوں کو مواقع میں تبدیل کرتے ہوئے کسان مرکز اختراعات کو فروغ دینے کی اپیل کی۔ اپنے خطاب میں ریاستی گورنر نے زرعی تعلیم اور تحقیق کو صرف تجربہ گاہوں تک محدود نہ رکھتے ہوئے اس کے فوائد کو کھیتوں، دیہات اور کسانوں تک پہنچانے پر خصوصی زور دیا۔ ریاستی گورنر نے کہا کہ ان کی توقع ہے کہ زرعی تعلیم حاصل کرنے والے نوجوان اپنے علم کو صرف تجربہ گاہوں تک محدود نہ رکھیں، بلکہ اسے کھیتوں، دیہات اور کسانوں تک پہنچائیں۔ انہوں نے طلبہ سے یونیورسٹی اور معاشرے کے درمیان علم کے پل کے طور پر کام کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے زراعت اور اس سے وابستہ شعبوں میں عالمی سطح پر مضبوط شناخت قائم کی ہے۔ دودھ کی پیداوار میں بھارت دنیا میں سرفہرست ہے۔ غذائیت سے بھرپور اناج، بالخصوص باجرے کی پیداوار میں بھارت کا اہم کردار ہے، جبکہ چاول اور گیہوں جیسے اہم غذائی اجناس کی پیداوار میں بھی بھارت دنیا کے سرکردہ ممالک میں شامل ہے۔ پھل اور سبزیوں کی پیداوار سے لے کر ماہی پروری تک زراعت سے وابستہ مختلف شعبوں میں ملک مسلسل اپنی صلاحیت میں اضافہ کر رہا ہے۔ ریاستی گورنر نے اپنے پیغام میں کہا کہ یہ کامیابیاں ملک کے کروڑوں کسانوں، مویشی پالنے والوں اور ماہی گیروں کی محنت، تجربے اور مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ جب دنیا کو غذائی تحفظ سے متعلق چیلنجوں کا سامنا ہوا یا بین الاقوامی سپلائی چین پر دباؤ پڑے، اس وقت بھارت نے اپنی صلاحیت اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے غذائی پیداوار اور رسد کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ بھارتی زرعی شعبے کی طاقت اور اناج پیدا کرنے والے کسانوں کی وابستگی کا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ زرعی شعبے میں امکانات کا وسیع میدان موجود ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان مواقع کو تحقیق، اختراع اور سائنسی نقطۂ نظر کے ذریعے حقیقی کامیابیوں میں تبدیل کیا جائے۔ اس تبدیلی کے مرکز میں کسان ہیں۔ ان کے ساتھ مویشی پالنے والے، ماہی گیر، زرعی مزدور، خود امدادی گروپ اور چھوٹی و درمیانی سطح کے غذائی پروسیسنگ کے کاروباری ادارے بھی زرعی معیشت کو رفتار فراہم کر رہے ہیں۔ ریاستی گورنر نے زرعی تعلیم یافتہ نوجوانوں کے کردار کو اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کا علم کسانوں کی صلاحیت بنے، ان کی مہارت زرعی پیداوار میں اضافہ کرے اور ان کی اختراع دیہی معیشت کو نئی سمت دے۔ بندیل کھنڈ کے جغرافیائی اور موسمی حالات کا ذکر کرتے ہوئے ریاستی گورنر نے کہا کہ یہ سرزمین جدوجہد، حوصلے اور امکانات کی سرزمین ہے۔ مشکل حالات کے باوجود یہاں کے لوگوں نے زندگی کو سنبھالنے اور ترقی کی راہ تلاش کرنے کے لیے حیرت انگیز صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بندیل کھنڈ کی آب و ہوا منفرد اور جغرافیائی حالات چیلنجنگ ہیں۔ قدرتی وسائل کی اپنی حدود ہیں۔ بارش کی کمی، آبی تحفظ، پانی کے ہر قطرے کو محفوظ کرنے اور زمین کی زرخیزی برقرار رکھنے جیسے چیلنجز خطے کے سامنے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بندیل کھنڈ کے چیلنجز کو مسئلے کے طور پر نہیں بلکہ اختراع کے مواقع کے طور پر دیکھنا ہوگا۔ انہوں نے زرعی یونیورسٹی کے کردار کو اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی کو تجربہ گاہ اور کھیت کے درمیان ایک مضبوط پل بننا چاہیے۔ سائنسی تحقیق کی کامیابیاں جب کسان کے کھیت تک پہنچیں گی، تب ہی ان کی حقیقی قدر سامنے آئے گی۔

حج 2027: سعودی عرب میں ریاستی حج انسپکٹروں کی تعیناتی کے لیے آن لائن درخواستیں طلب

درخواستیں 13 سے 27 اگست تک جمع ہوں گی، کمپیوٹر پر مبنی امتحان 6 ستمبر کو ہوگا

لکھنؤ: 12 اگست۔ حج کمیٹی آف انڈیا، ممبئی نے حج 2027 کے دوران عازمین کی مدد/سہولت کے لیے سعودی عرب میں ریاستی حج انسپکٹروں کی تعیناتی کے لیے آن لائن درخواستیں طلب کی ہیں، اتر پردیش ریاستی حج کمیٹی کے سکریٹری محمد طارق کے مطابق امیدوار درج ذیل شرائط کے ساتھ درخواستیں آن لائن جمع کر سکتے ہیں۔ 1. کسی تسلیم شدہ ادارے سے گریجویٹ ڈگری کے حامل تمام مسلم مرد اور خواتین اور مرکزی/ ریاستی حکومت کے مستقل سرکاری ملازمین جن کی عمر 13 اگست 2026 کو 50 سال سے کم ہے، 13 اگست 2026 سے 27 اگست 2026 تک حج کمیٹی آف انڈیا، ممبئی کی ویب سائٹ hajcommittee.gov.in پر آن لائن درخواست دیں اور تمام فارم اپ لوڈ کریں۔ انگریزی، اردو، ہندی، مقامی زبان اور عربی بولنے والے درخواست دہندگان کو ترجیح دی جائے گی۔ آف لائن درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ 2. درخواست دہندگان کی ذہنی اور جسمانی صحت اچھی ہونی چاہیے۔ انہیں کمپیوٹر کا علم ہونا چاہیے اور حج سہولت ایپ سے پوری طرح واقف ہونا چاہیے۔ درخواست دہندگان کو حج کے مناسک کے بارے میں مناسب معلومات اور بڑے اجتماعات کو مؤثر طریقے سے خطاب کرنے اور رہنمائی کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ جن درخواست دہندگان کو قونصل جنرل آف انڈیا، جدہ، حج کمیٹی آف انڈیا، ممبئی، یا ریاستی حج کمیٹیوں سے پچھلے سال میں منفی رپورٹس ملی ہیں، ان کے انتخاب کے لیے غور نہیں کیا جائے گا۔ 3. درخواست دہندگان کا مرکزی/ ریاستی حکومت، مرکزی مسلح پولیس فورس/ نیم فوجی دستہ/ آئینی ادارہ، یا مرکزی/ ریاستی حکومت کے تحت پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگ سے ہونا چاہیے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے گروپ A / کلاس I کے افسران/ ملازمین، یا ساتویں پے کمیشن کی بنیاد پر تنخواہ کی سطح 10 یا اس سے زیادہ، یا ریاستی حکومت میں اس کے مساوی عہدوں پر، درخواست دینے کے اہل نہیں ہیں۔ 4. 135 عازمین حج کے ہر گروپ کے لیے ایک ریاستی حج انسپکٹر تعینات کیا جائے گا۔ ریاستی حج انسپکٹروں کو تقریباً دو ماہ کی مدت کے لیے، 3 اپریل 2027 سے 25 جون 2027 تک تعینات کیا جائے گا۔ اسے ڈیوٹی پر تعیناتی سمجھا جائے گا، اور ان کے بنیادی محکموں کے سروس ریکارڈ میں ضروری اندراجات کیے جائیں گے۔ اس مدت کے دوران ریاستی حج انسپکٹر اپنے محکموں سے تنخواہیں اور الاؤنس وصول کرتے رہیں گے۔ 5. حج انسپکٹروں کا کمپیوٹر پر مبنی امتحان 6 ستمبر 2026 کو منعقد ہوگا۔ انٹرویو 8 ستمبر سے 16 ستمبر 2026 کے درمیان ہوگا۔ دو روزہ ٹریننگ ممبئی میں اکتوبر 2026 کے دوسرے ہفتے میں منعقد ہونے کی امید ہے۔ حج انسپکٹر کا انتخاب کمپیوٹر پر مبنی امتحان کے مشترکہ میرٹ (170 مارکس اور انٹرویو کے 30 مارکس کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ 6. درخواست گزار کا بین الاقوامی پاسپورٹ 31 دسمبر 2027 تک کارآمد ہونا چاہیے۔ درخواست دہندہ نے خادم الحجاج/ ریاستی حج انسپکٹر کے طور پر تین یا اس سے زیادہ مرتبہ کام نہ کیا ہو۔ 7. 25٪ نشستیں ان درخواست دہندگان کے لیے مختص کی جائیں گی جنہوں نے گزشتہ پانچ سال میں اسٹیٹ حج انسپکٹر/ حج ڈیپوٹیشنسٹ کے طور پر مثالی کارکردگی انجام دی ہو، 20٪ نشستیں ان درخواست دہندگان کے لیے مختص کی جائیں گی جنہوں نے گزشتہ پانچ سال میں ترجیحی طور پر حج کیا ہے، 05٪ نشستیں حج کمیٹی اور وقف بورڈ کے مستقل ملازمین کے لیے مختص ہوں گی اور تمام 50٪ نشستیں اہل درخواست دہندگان کے لیے مختص ہوں گی۔ 8. آجر سے کوئی اعتراض نہیں سرٹیفکیٹ (این او سی) درخواست کے وقت ضمیمہ I میں حاصل کرنا اور اپ لوڈ کرنا ضروری ہے۔ اگر درخواست کے وقت این او سی موصول نہیں ہوتا ہے، تو انٹرویو کے وقت جمع کرانے کے لیے ایک انڈر ٹیکنگ اپ لوڈ کرنا ضروری ہے۔ 9. دلچسپی رکھنے والے درخواست دہندگان سے درخواست کی جاتی ہے کہ درخواست دینے سے پہلے سرکلر 07، مورخہ 2026.08.11، جو حج کمیٹی آف انڈیا، ممبئی کی طرف سے جاری کیا گیا ہے، کا بغور مطالعہ کریں۔ انہیں تمام مطلوبہ دستاویزات کی تفصیلات کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے جنہیں درخواست پر اپ لوڈ کیا جانا چاہیے۔ براہ کرم درخواست پر تمام مطلوبہ دستاویزات اپ لوڈ کریں۔

قتل جب رن میں ہوئے سبطِ رسول الثقلین

سید نگر میں شہدائے کربلا کا چہلم منایا گیا ☆ مجلس سے مولانا ضمیر عباس جعفری نے خطاب کیا

کانپور دیہات۔ بڑا امام بارگاہ سید نگر ڈنڈی بری میں شہدائے کربلا کا چہلم منعقد کیا گیا۔ تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع ہونے والی مجلس سے مولانا ضمیر عباس جعفری نے خطاب کیا۔ مولانا نے امریکہ، اسرائیل اور ایران جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ٹرمپ، خامنہ ای صاحب سے بیعت چاہتے تھے، لیکن انہوں نے کہا کہ ہم حسین کے ماننے والے ہیں۔ نہ کربلا میں حضرت امام حسینؑ نے یزید کی بیعت کی اور نہ آج حسینی بیعت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جو حق کا ساتھ دے وہ حسینی ضریح کو گشت کرایا، عزاداروں نے زیارت کی

سید نگر۔ شہدائے کربلا کے چہلم کے موقع پر عزاداروں نے ذریح کو علاقے میں گشت کرا کر لوگوں کو ذریح کی زیارت کرائی۔ اس دوران نکن، ضیا، ابوزر، منظر، چھپا، شکوہ اور محمد رضا مرثیے اور نوحے پڑھتے چل رہے تھے۔ گشت کے دوران "قتل جب رَن میں ہوا سبطِ رسول ثقلین" کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ گشت میں شیعوں کے ساتھ اہلِ سنت حضرات بھی موجود تھے اور ذریح کو کندھوں پر لیے چل رہے تھے۔

سبیلیں اور لنگر

کربلا کے شہیدوں کو یزیدی فوج نے تین دن بھوکا پیاسا رکھ کر شہید کر دیا تھا۔ اسی یاد میں علاقائی لوگوں نے عزاداروں کے لیے سبیلوں اور لنگر کا انتظام کیا تھا، جہاں دودھ جلیبی، فرائی مرغ، آئس کریم، کولڈ ڈرنکس، لسی، بریانی، کڑاؤ سالن، کھیر، انڈا وغیرہ تقسیم کیا گیا۔

حضرت محمدؐ اور امام حسنؑ کی یاد میں مجالسِ عزا کا انعقاد

کربلا پٹن صاحبہ میں "دو معصوموں کا غم" کے عنوان سے مجلس

درگاہ مولیٰ عباس میں رسولِ خداؐ اور امام حسن علیہ السلام کے تابوت کی زیارت

لکھنؤ۔ پیغمبر حضرت محمدؐ اور حضرت امام حسنؑ کی شہادت کے موقع پر بدھ کے روز انجمن شہیدِ فرات کی جانب سے کربلا پٹن صاحبہ، حیدر گنج میں "دو معصوموں کا غم" کے عنوان سے منعقدہ مجلس کو مولانا یاسوب عباس نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن غنچۂ مظلومیاں، کاظمیہ عابدیا، تصویر العزا، قائم آلِ عبا، گروہِ حسین، پنجتنی، شبیریہ، شاہدانِ کربلا، فاتحِ فرات، معراج المومنین، برقِ حیدری اور ناصریہ سمیت شہر کی تمام انجمنوں نے اپنے علم کے ساتھ نوحہ خوانی و سینہ زنی کر کے شہادت پر غم منایا۔ الوداعی مجلس کے بعد کربلا احاطے میں انجمن شہیدِ فرات کی جانب سے علم کی زیارت کرائی جائے گی۔

احاطہ مرزا علی خاں میں انجمن نیر الاسلام کی شب بیداری الوداعی مجلس کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔ مجلس کو مولانا فرحت حسین نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد علمِ مبارک کی زیارت کرائی گئی۔

عطائے زہرا، ہادی لین، سرفراز گنج میں مجلس کو مولانا صابر رضا نے خطاب کیا۔ مجلس میں مصطفیٰ اکبر مہدی نے سوز خوانی اور سروش لکھنوی، تاج لکھنوی، نوید سلطان پوری اور قمبر نقوی نے پیش خوانی کی۔ مجلس کے بعد انجمن معصومین بارہی سادات نے نوحہ خوانی کی۔

پیغمبر حضرت محمدؐ اور امام حسنؑ کی شہادت کی یاد میں درگاہ حضرت عباس، بعد رستم نگر میں ایک مجلسِ عزا کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس کو سید میر چشتی (اجمیری) نے خطاب کرتے ہوئے اہل بیت کی عظمت و فضیلت بیان کی۔ مجلس کا آغاز قاری طفیل حسن نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا جبکہ نظامت علی اعظم موسوی نے کی۔ مجلس کے بعد رسولِ خداؐ اور امام حسنؑ کے تابوت اٹھائے گئے، جنہیں روضۂ فاطمین لے جایا گیا۔ اس دوران انجمن قمر بنی ہاشم نوحہ خوانی و سینہ زنی کرتی ہوئی چل رہی تھی۔

انجمن چشمۂ کوثر کی شب بیداری آج سے

لکھنؤ۔ انجمن چشمۂ کوثر کی سالانہ شب بیداری جمعرات سے عزاخانہ شہنشاہ مرزا مرحوم، مولانگری، وزیر باغ میں ہوگی۔ اسی دن شب بیداری کی قرآن خوانی شام 5 بجے اور مجلس رات 30:9 بجے ہوگی، جسے مولانا صفدر بلال خطاب کریں گے۔ شب بیداری میں 20 انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ الوداعی مجلس 14 اگست کو رات 8 بجے ہوگی، جسے مولانا صفی حیدر خطاب کریں گے۔

انجمن جعفریہ پنجتن کی شب بیداری آج اور کل

لکھنؤ۔ انجمن جعفریہ پنجتن کی مجلسِ عزا و شب بیداری 13 اور 14 اگست کو عزاخانہ حیدر حسین، کالے کی گلی، مفتی گنج میں ہوگی۔ انجمن کے سکریٹری کاشف حسین رضوی اور محمد حسنین نے بتایا کہ شب بیداری میں 14 انجمن ہائے ماتمی نوحہ خوانی کریں گی۔ شب بیداری کی مجلس رات 9 بجے ہوگی۔ یکم ربیع الاول کو بعد نمازِ ظہر انجمن کی الوداعی مجلس کے بعد علمِ مبارک اٹھا کر امام باڑہ میرن صاحب لے جایا جائے گا۔

انجمن غنچۂ مظلومیہ کی شب بیداری کی قرآن خوانی

لکھنؤ۔ امام باڑہ ابوطالب حسن پوریہ میں انجمن غنچۂ مظلومیہ کی تین روزہ سالانہ شب بیداری کی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔ آج انجمنوں کی قرآن خوانی کی گئی۔ انجمن کے سکریٹری عمران اختر نے بتایا کہ شب بیداری میں یکم ربیع الاول کو انجمن غریب العزا، معراج الاسلام، حسینیہ قدیم، تصویر العزا اور محبانِ حسین، جبکہ 2 ربیع الاول کو انجمن غنچۂ مہدیہ، ناصر الاسلام، نیر الاسلام، غلامانِ حسین اور گلدستۂ حیدری اور 3 ربیع الاول کو انجمن رضائے حسین، انجمن کے طرحی مصرع "صدیوں سے یہ حسینؑ کا ماتم سفر میں ہے" پر اپنے سلام اور نوحے پڑھیں گی۔ اس کے علاوہ 3 ربیع الاول کو انجمن ظفر الایمان، مقصدِ حسینی، گلزارِ اہل بیت، گلزارِ پنجتن، فاتحِ فرات، شہیدِ فرات، رونقِ دینِ اسلام، کاظمیہ عابدیا، قائم آلِ عبا، گلدستۂ اسلام، شاہدانِ کربلا اور صدرِ ماتم شاہین شوخاں اپنے غیر طرحی سلام اور نوحے پڑھیں گی۔

شہیدانِ کربلا کی یاد میں مجالس آج

کربلا عظمت الدولہ، بہادر مہدی گنج میں جمعرات کو رات 8:30 بجے ہونے والی مجلس کو مولانا تنویر عباس خطاب کریں گے۔

عزاخانہ دلارے مرزا میں مجلس آج

نور باڑی واقع عزاخانہ دلارے مرزا میں جمعرات کو رات 8:30 بجے ہونے والی مجلس کو مولانا سید سہیل عباس خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمن کاظمیہ سمیت متعدد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ عزاخانہ عالم صاحب، نیو نجف روڈ میں عالم مرزا کی جانب سے منعقد ہونے والی مجلس کو مولانا اعجاز اطہر رات 9 بجے خطاب کریں گے۔

انجمن معصومیہ حسینیہ کی سالانہ شب بیداری کا الوداعی علم کربلا دیانت الدولہ پہنچا

لکھنؤ، 12 جولائی 2026، انجمن معصومیہ حسینیہ کی سالانہ دو روزہ شب بیداری کا اختتام الوداعی علم کے ساتھ ہوا۔ محرم کی 27 صفر کو الوداعی علم جناب زاغم صاحب کے عزاخانے سے اٹھ کر کربلا دیانت الدولہ پہنچا۔ اس دوران بڑی تعداد میں عقیدت مندوں نے شرکت کر کے حضرت امام حسینؑ اور ان کی عظیم قربانی کو یاد کیا۔ الوداعی مجلس کو مشہور مرثیہ خواں جناب خورشید صاحب نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے کربلا کے شہیدوں کی قربانیوں اور ان کے پیغام کو یاد کرتے ہوئے عقیدت مندوں سے خطاب کیا۔ انجمن معصومیہ حسینیہ کے سکریٹری جناب تاج عباس نے بتایا کہ دو روز تک جاری رہنے والی اس سالانہ شب بیداری میں لکھنؤ کی 18 انجمنوں نے شرکت کی۔ مختلف انجمنوں نے سلام اور نوحہ خوانی کے ذریعے بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو ان کے لال حضرت امام حسینؑ کا پرسہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ شب بیداری کا مقصد کربلا کے پیغام، امام حسینؑ کی قربانی اور ان کے بتائے ہوئے راستے کو یاد کرنا ہے۔ پروگرام کے دوران عقیدت مندوں نے پوری عقیدت اور احترام کے ساتھ نوحہ خوانی اور ماتم میں حصہ لیا۔ دو روزہ شب بیداری کے اختتام پر انجمنوں اور عقیدت مندوں نے امام حسینؑ اور شہدائے کربلا کو خراج عقیدت پیش کیا اور امن، بھائی چارے اور انسانیت کے پیغام کو آگے بڑھانے کا عزم کیا۔

انجمن جعفریہ پنجتن کی شب بیداری 13، 14 اگست کو

لکھنؤ۔ انجمن جعفریہ پنجتن کی مجالسِ عزا و شب بیداری 13، 14 اگست کو ہوگی۔ 29 صفر (13 اگست) کو شہر کی 7 انجمن ہائے ماتمی نوحہ خوانی کریں گی۔ 30 صفر (14 اگست) کو دوسری شب میں بھی 7 انجمن ہائے ماتمی نوحہ خوانی کریں گی۔ قرآن خوانی 28 صفر کو شام 5 بجے ہوگی۔ مجلس کا آغاز ٹھیک رات 9 بجے مرحوم حیدر حسین صاحب کے عزاخانے، کالے کی گلی، مفتی گنج، لکھنؤ میں ہوگا۔ یکم ربیع الاول کو بعد از ظہر انجمن کی الوداعی مجلس کے بعد علمِ مبارک اٹھا کر امام باڑہ میرن صاحب لے جایا جائے گا۔ تمام مومنین سے شرکت کی گزارش ہے۔ یہ اطلاع سکریٹری کاشف حسین رضوی اور محمد حسنین نے دی ہے۔

انجمن چشمۂ کوثر لکھنؤ کی سالانہ شب بیداری آج سے

لکھنؤ۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی انجمن چشمۂ کوثر لکھنؤ کی قدیم سالانہ شب بیداری 29 صفر بمطابق 13 اگست 2026، بروز جمعرات، عزاخانہ شہنشاہ مرزا مرحوم، گیٹ نمبر 2، مولانگری، وزیر باغ، لکھنؤ میں ہوگی۔ شب بیداری کی قرآن خوانی 29 صفر کو شام 5 بجے ہوگی اور ابتدائی مجلس رات 9:30 بجے ہوگی، جس سے مولانا سید صفدر بلال خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد رات بھر لکھنؤ کی 20 مشہور و معروف انجمن ہائے ماتمی نوحہ خوانی کریں گی۔ انجمن کی شب بیداری کی الوداعی مجلس 14 اگست کو رات 8 بجے ہوگی، جس سے مولانا سید صفی حیدر رضوی خطاب کریں گے، جس کے بعد انجمن کا الوداعی علم برآمد ہوگا۔

اسمارٹ پری پیڈ میٹروں کے صارفین سے وصولی گئی رقم کی واپسی میں کمپنیوں کی لاپروائی

ریاستی بجلی ریگولیٹری کمیشن کا سخت اظہار ناراضگی، سبھی پاور کمپنیوں کے منیجنگ ڈائریکٹر 20 اگست کو طلب

لکھنؤ: 12 اگست (پی این ایس) ریاستی بجلی ریگولیٹری کمیشن نے اتر پردیش میں بجلی کے نئے کنکشن پر اسمارٹ پری پیڈ میٹروں کے لیے وصول کی گئی زائد رقم کی واپسی میں بجلی کمپنیوں کی لاپرواہی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ کمیشن نے UPPCL کی سرزنش کی ہے اور تمام پاور کمپنیوں کے منیجنگ ڈائریکٹرز کو 20 اگست کو طلب کیا ہے۔ انہیں ایک حلف نامہ بھی جمع کرانا ہوگا جس میں کہا گیا ہے کہ وہ صارفین سے وصول کی گئی زائد رقم واپس کر دیں گے۔ کمیشن نے اپریل اور جولائی کے درمیان وصول کی گئی زائد رقم کی واپسی کا حکم دیا تھا۔ 000,93 صارفین کو واپس کرنا تھا 33 کروڑ روپے: منگل کو اسٹیٹ الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن نے اسمارٹ پری پیڈ میٹروں کے لیے اوور چارجنگ کے معاملے پر سماعت کی۔ کمیشن کے چیئرمین اروند کمار، اراکین سنجے کمار سنگھ اور گریش کمار ویشیا نے بجلی کمپنیوں کے کام کاج پر ناراضگی ظاہر کی اور پاور کارپوریشن کے کردار پر بھی سوال اٹھایا۔ کنزیومر کونسل کی شکایت کے بعد، کمیشن نے 6 مارچ کو حکم دیا تھا کہ اسمارٹ پری پیڈ میٹروں کی مقررہ قیمت سے زیادہ وصول کی گئی رقم واپس کی جائے۔ سنگل فیز میٹر کی مقررہ قیمت 800,2 اور تین فیز میٹر کی قیمت 100,4 مقرر کی گئی تھی۔ کمیشن نے حکم دیا کہ اپریل کے پہلے بلنگ سائیکل میں اضافی رقم صارفین کو واپس کی جائے۔ پاور کارپوریشن نے کمیشن کو بتایا کہ جولائی اور اگست میں کل 138,93 صارفین کو رقم کی واپسی کی جانی تھی۔ اس میں 458,85 سنگل فیز اور 680,7 تھری فیز صارفین شامل تھے۔ 2.332 ملین کی کل رقم کی واپسی میں سے، 6.308 ملین اب تک صارفین کو واپس کر دیے گئے ہیں، جبکہ تقریباً 6.23 ملین کی واپسی باقی ہے۔ 3.75 لاکھ صارفین کی جانچ کا مطالبہ: الیکٹرسٹی کنزیومر کونسل کے صدر اودھیش کمار ورما نے کہا کہ بجلی کمپنیاں صرف 138,93 صارفین کو رقم واپس کرنے کی بات کر رہی ہیں۔ ان کے مطابق دستیاب اعداد و شمار کے مطابق 10 ستمبر 2025 سے 31 دسمبر 2025 تک ریاست کی تمام پاور کمپنیوں نے 509,73,3 صارفین کو بجلی کے نئے کنکشن دیے تھے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان تمام صارفین کی بھی تحقیقات کی جائیں اور اسمارٹ پری پیڈ میٹرز کے لیے لی گئی اضافی رقم واپس کی جائے۔ ان کے مطابق، اس عرصے کے دوران، کچھ صارفین سے سنگل فیز میٹر کے لیے 016,6 روپے اور تھری فیز میٹر کے لیے 341,11 روپے وصول کیے گئے۔ کمیشن نے پاور کمپنیوں کے منیجنگ ڈائریکٹرز کو 20 اگست کو طلب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ مکمل رقم کی واپسی کے لیے حلف نامہ جمع کرائیں۔

پروفیسر ارشاد بیاروی کو صدمہ، والدہ کا انتقال

سدھارتھ نگر (پریس ریلیز) تنظیم محبان اردو کے صدر و حکیم رئیس یونانی میڈیکل کالج سنبھل کے پرنسپل پروفیسر ارشاد بیاروی کی والدہ فریق النساء زوجہ ماسٹر نذر خاں مرحوم کا آبائی وطن موضع بیارا قاضی میں آج ساڑھے آٹھ بجے شب کو انتقال ہوگیا۔ مرحومہ بزرگ خاتون تھیں اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ ان کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ ان کی تدفین آبائی قبرستان میں جمعرات کو صبح دس بجے عمل میں آئے گی۔ پروفیسر بیاروی نے دعائے مغفرت کی درخواست کی ہے

ریل مسافر براہ کرم توجہ دیں!

خصوصی اطلاع

موسم گرما اسپیشل ریل گاڑیوں کے چلنے کی مدت میں توسیع

سبھی متعلقین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ریلوے کے ذریعہ درج ذیل موسم گرما اسپیشل ریل گاڑیوں کے چلنے کی مدت ذیل کے مطابق بڑھانے کا فیصلہ لیا گیا ہے:۔

ریل گاڑی نمبر	اسٹیشن سے	اسٹیشن تک	پھیرے/چلنے کے دن	پہلے مطلع تاریخ تک	توسیع کی مدت	پھیرے
04014	آنند وہار ٹرمنل	لوکھا بازار	روزآنہ	15.08.2026	16.08.2026 سے 15.09.2026 تک	31
04013	لوکھا بازار	آنند وہار ٹرمنل	روزآنہ	16.08.2026	17.08.2026 سے 16.09.2026 تک	31

نوٹ: باقی ہدایات حسب سابق رہیں گی۔

ریل مسافروں سے اپیل ہے کہ کسی بھی جانکاری کیلئے ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139 پر رابطہ کریں یا ریلوے کی ویب سائٹ https://enquiry.indianrail.gov.in یا NTES App دیکھیں۔

ریل مدد ویب سائٹ دیکھیں: www.railmadad.indianrailways.gov.in ریل مدد ایپ ڈاؤن لوڈ کریں

اتر ریلوے

ہمیں www.nr.indianrailways.gov.in پر ملیں

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

پر ہمیں فالو کریں

جین زی کے سوالوں سے حکومت کو بچانے سنگھ آیا آگے؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سربراہ موہن بھاگوت کا یہ کہنا کہ ’’جین زی کی شکایات جائز ہیں‘‘، احتجاج جمہوریت میں مکالمے کا ایک جائز ذریعہ ہے اور احتجاج کرنے والے نوجوانوں کو ملک دشمن نہیں کہا جاسکتا، بظاہر نئی نسل کے حق میں ایک مثبت اور جمہوری موقف ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نئی نسل پہلے کی نسلوں سے مختلف ہے، وہ سوال کرتی ہے اور اپنے سوالوں کے منطقی جواب چاہتی ہے۔ احتجاج کا مقصد اتفاقِ رائے پیدا کرنا ہونا چاہیے، سماج کو تقسیم کرنا نہیں۔ یہ بیان یقیناً قابلِ ستائش معلوم ہوتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ایک بنیادی سوال بھی پیدا ہوتا ہے: کیا یہ واقعی جین زی کو سمجھنے کی کوشش ہے یا اس کے ذریعے حکومت کو ان بنیادی سوالوں سے بچانے کا سیاسی راستہ ہموار کیا جارہا ہے جو آج نوجوان براہِ راست حکومت سے پوچھ رہے ہیں؟

جھارکھنڈ میں JPSC اور JSSC کی مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف جاری طلبہ تحریک نے اس سوال کو مزید اہم بنا دیا ہے۔ 25 جولائی سے جاری پُرامن احتجاج 10 اگست کو اس وقت شدید ہوگیا جب اے بی وی پی اور بی جے پی سے وابستہ نوجوان بھی احتجاج میں شامل ہوئے اور مظاہرین کو اسمبلی کی طرف مارچ کرنے پر آمادہ کیا۔ پولیس نے بھیڑ کو قابو کرنے کے لیے آنسو گیس، پانی کی بوچھار اور لاٹھی چارج کا استعمال کیا۔ اس دوران مظاہرین اور پولیس اہلکاروں کے زخمی ہونے کی اطلاعات بھی سامنے آئیں۔ دراصل مسئلہ یہ نہیں کہ جین زی احتجاج کیوں کر رہی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس کے سوالوں کا جواب کون دے گا؟ اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت سے جواب طلب کرنے والے نوجوانوں کے سامنے ’’مکالمے‘‘ کا ایسا پردہ کھڑا کیا جارہا ہے جس کے پیچھے اصل جواب دہی کا سوال غائب ہوجائے؟

آج کا نوجوان محض حکومت سے ناراض نہیں، بلکہ اپنے مستقبل کے بارے میں فکرمند ہے۔ ایک نوجوان برسوں تک مسابقتی امتحان کی تیاری کرتا ہے۔ خاندان اپنی محدود آمدنی میں اس کی تعلیم، کوچنگ، کتابوں اور رہائش پر خرچ کرتا ہے۔ نوجوان اپنی عمر کے بہترین سال ایک امتحان کے لیے وقف کردیتا ہے۔ پھر اگر اسے امتحانی عمل میں مبینہ بے ضابطگی، سوالیہ پرچے کے افشا، نتیجے میں غیر شفافیت یا انتخابی عمل پر شک نظر آئے تو اس کے سامنے صرف ایک انتظامی مسئلہ نہیں رہتا۔ اس کے سامنے یہ سوال کھڑا ہوجاتا ہے کہ کیا میری محنت کا کوئی مطلب ہے؟

یہی وہ مقام ہے جہاں جھارکھنڈ کا احتجاج محض JPSC یا JSSC کا معاملہ نہیں رہتا۔ یہ ملک کے نوجوانوں کے اعتماد کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ جین زی حکومت سے پوچھ رہی ہے کہ امتحان شفاف کیوں نہیں؟ اگر گڑبڑی ہوئی ہے تو ذمہ دار کون ہے؟ اگر شکایات درست ہیں تو کارروائی کب ہوگی؟ اور اگر حکومت کے مطابق شکایات بے بنیاد ہیں تو آزادانہ تحقیقات کے ذریعے یہ ثابت کیوں نہیں کیا جاتا؟ یہ سوالات کسی سیاسی جماعت نے پیدا نہیں کیے؛ یہ نوجوانوں کے مستقبل سے پیدا ہوئے ہیں۔ دہلی اور جھارکھنڈ کے واقعات نے یہ سوال بھی کھڑا کیا ہے کہ کیا حکومت نوجوانوں کے سوال کا جواب دے گی یا پولیس کے ذریعے ان کی آواز کو خاموش کرے گی؟ قانون و نظم برقرار رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اگر مظاہرین تشدد کریں تو پولیس کارروائی ناگزیر ہوسکتی ہے، لیکن پُرامن احتجاج اور تشدد کے درمیان فرق کرنا بھی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ لاٹھی احتجاج کو منتشر کرسکتی ہے، شکایت کو ختم نہیں کرسکتی۔ جھارکھنڈ حکومت نے بات چیت کا راستہ اختیار کرنے کی بات کی ہے اور اس کے مطابق متعدد مطالبات پر پہلے ہی غور یا کارروائی کی جاچکی ہے۔ JPSC کا امتحان منسوخ کیا گیا ہے اور جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئرمین ایل کھیانگتے کو امتحان میں گڑبڑی کے معاملے میں گرفتار کیے جانے کی اطلاع ہے۔ حکومت اور احتجاج کرنے والے طلبہ کے درمیان مذاکرات بھی شروع ہوئے ہیں۔ یہ پیش رفت خوش آئند ہے، لیکن سوال پھر وہی ہے کہ بات چیت کا نتیجہ کیا ہوگا؟

کیا حکومت مطالبات کا تحریری جواب دے گی؟ کیا آزادانہ تحقیقات ہوں گی؟ کیا امتحانی اداروں کی ذمہ داری طے کی جائے گی؟ کیا پولیس کارروائی کا غیر جانب دارانہ جائزہ لیا جائے گا؟ اور کیا آئندہ امتحانات کے لیے ایسا نظام بنایا جائے گا جس پر نوجوان اعتماد کرسکیں؟ اگر ان سوالوں کے واضح جواب نہیں ملتے تو مکالمہ صرف وقتی سیاسی دباؤ کم کرنے کا ذریعہ بن کر رہ جائے گا۔ یہیں موہن بھاگوت کے بیان کا دوسرا پہلو سامنے آتا ہے۔ اگر جین زی کے سوال جائز ہیں تو ان سوالوں کے جواب بھی ضروری ہیں۔ اگر احتجاج جمہوریت کا جائز حق ہے تو حکومت کا طرزِ عمل بھی جمہوری ہونا چاہیے۔ اگر احتجاج کرنے والے نوجوان ملک دشمن نہیں ہیں تو ان کے مطالبات کو سیاسی سازش قرار دے کر مسترد نہیں کیا جانا چاہیے۔ اور اگر نئی نسل منطقی جواب چاہتی ہے تو اسے محض ’’ہم آپ سے بات کریں گے‘‘ نہیں، بلکہ حقائق، اعداد و شمار، تحقیقات اور عملی کارروائی چاہیے۔

احتجاج کو جمہوری حق تسلیم کرنا اور حکومت کو جواب دہ بنانا ایک دوسرے کی ضد نہیں، بلکہ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر احتجاج جائز ہے تو اس کے اسباب کی تحقیقات بھی ضروری ہیں۔ اگر نوجوانوں کی شکایات جائز ہیں تو ان کے ازالے کی ذمہ داری بھی کسی پر عائد ہونی چاہیے۔ اگر نظام میں خامی ہے تو اصلاح ہونی چاہیے، اور اگر کسی سطح پر بدعنوانی یا مجرمانہ غفلت ہوئی ہے تو ذمہ داروں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ صرف نوجوانوں کو ’’برداشت‘‘ کرنے کی تلقین کافی نہیں۔ حکومت کو بھی اپنے فیصلوں، اداروں اور انتظامی کارکردگی کے بارے میں جواب دینا ہوگا۔ جین زی کو ’’غصے کی نسل‘‘ کہہ کر نظرانداز کرنا خطرناک ہے۔ نوجوانوں کے احتجاج کو محض جذباتی ردعمل سمجھنا بھی بڑی غلطی ہوگی۔ غصہ اکثر کسی طویل ناانصافی کا آخری اظہار ہوتا ہے۔ جب شکایات بار بار کی جائیں اور جواب نہ ملے تو دھرنا پیدا ہوتا ہے؛ دھرنے سے مسئلہ حل نہ ہو تو احتجاج جنم لیتا ہے؛ احتجاج کو بھی نظرانداز کیا جائے تو تحریک بنتی ہے، اور تحریک پر طاقت استعمال کی جائے تو غصہ مزید شدید ہوسکتا ہے۔ جھارکھنڈ میں بی جے پی نے پولیس کارروائی کے خلاف ریاست گیر بند کی اپیل کی اور اس کے رہنماؤں نے طلبہ کے ساتھ ہونے والی کارروائی کو بڑا مسئلہ بنایا۔ 11 اگست کو اے بی وی پی کارکنوں نے بھی اسمبلی کی طرف مارچ کیا اور متعدد کارکنوں کو حراست میں لیا گیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہی سیاسی قوتیں ان نوجوانوں کے حق میں اسی شدت سے کیوں نہیں بولتیں جو مرکزی حکومت یا قومی اداروں سے سوال کرتے ہیں؟ اگر طلبہ کا احتجاج جمہوری حق ہے تو یہ حق حکومت کی سیاسی وابستگی دیکھ کر تبدیل نہیں ہوسکتا۔

جھارکھنڈ کے واقعات بھگوا بریگیڈ کے لیے اصل آزمائش ہیں۔ ایک طرف بی جے پی ریاستی حکومت کو طلبہ کے ساتھ مبینہ سخت رویے پر گھیر رہی ہے، دوسری طرف آر ایس ایس سربراہ کہہ رہے ہیں کہ احتجاج جمہوریت کا جائز حصہ ہے اور نئی نسل کو سنا جانا چاہیے۔ اگر یہ دونوں باتیں اصولی ہیں تو پھر ان کا اطلاق ہر جگہ یکساں کیوں نہیں؟ جمہوریت میں اصول پارٹی دیکھ کر تبدیل نہیں ہونے چاہئیں۔ نوجوان جب کسی مخالف جماعت کی حکومت کے خلاف احتجاج کرے تو اس کی آواز اہم ہے، اور جب وہ مرکزی حکومت یا قومی اداروں سے سوال کرے تو بھی اس کی آواز اتنی ہی اہم ہونی چاہیے۔ NEET-UG کے تنازع نے پہلے ہی یہ دکھا دیا ہے کہ ملک کے امتحانی نظام پر نوجوانوں کا اعتماد کتنا نازک ہوچکا ہے۔ جھارکھنڈ میں JPSC اور JSSC کا تنازع اسی بڑے بحران کا ایک ریاستی اظہار ہے۔ نوجوان یہ یقین چاہتا ہے کہ امتحان میں اس کی محنت ہی اس کی کامیابی کا اصل معیار ہوگی۔ اگر اس سوال کا جواب ’’ہاں‘‘ نہیں ہے تو مسئلہ محض امتحانی انتظام کا نہیں، ریاست کی ساکھ کا ہے۔

امتحانی نظام کو محفوظ بنانے کے لیے جدید ڈیجیٹل طریقے ضرور اختیار کیے جاسکتے ہیں، لیکن کوئی بھی ٹیکنالوجی اس وقت تک مکمل حل نہیں بن سکتی جب تک اداروں کے اندر جواب دہی نہ ہو۔ سوالیہ پرچہ محفوظ رکھنے کا نظام بنانا کافی نہیں؛ یہ بھی طے ہونا چاہیے کہ نظام ناکام ہونے کی صورت میں ذمہ دار کون ہوگا۔ نوجوان دراصل صرف ایک امتحان کے خلاف نہیں لڑ رہا۔ وہ اس تصور کے خلاف لڑ رہا ہے کہ اس کا مستقبل کسی مبینہ بدعنوانی، سفارش، سیاسی اثر و رسوخ یا انتظامی نااہلی کے ہاتھوں یرغمال بن سکتا ہے۔ اس لیے اس احتجاج کو محض ’’روزگار کا احتجاج‘‘ کہنا بھی ناکافی ہے۔ یہ مواقع کی مساوات، میرٹ پر اعتماد، ریاستی اداروں کی ساکھ اور نوجوان کے مستقبل پر اس کے حق کا احتجاج ہے۔

جمہوریت میں حکومت کو احتجاج سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ حکومت کو اس دن سے ڈرنا چاہیے جب نوجوان یہ سمجھنے لگے کہ اس کی بات سڑک پر آئے بغیر سنی ہی نہیں جائے گی۔ اب آر ایس ایس سمیت ہر بااثر سیاسی و سماجی قوت کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ نوجوان کے سوال کے ساتھ کھڑی ہے یا اس سوال اور حکومت کے درمیان کھڑی ہونے والی دیوار کے ساتھ۔ جین زی کو سرٹیفکیٹ نہیں، انصاف چاہیے۔ اسے تسلی نہیں، شفافیت چاہیے۔ اسے خاموشی نہیں، جواب چاہیے۔ اور اسے مکالمے کے نام پر وقت نہیں، اپنے مستقبل کے بارے میں یقین چاہیے۔ یہی جھارکھنڈ اور ملک کے دوسرے حصوں میں نوجوانوں کے احتجاج کا اصل پیغام ہے۔ سوال یہ نہیں کہ نوجوان احتجاج کیوں کر رہا ہے، اصل سوال یہ ہے کہ کیا حکومت اس کے سوال کا جواب دینے کے لیے تیار ہے؟

9810371907

تاج محل ہی محفوظ نہیں، تو پھر بچا کیا؟

رشمی سہگل

مغل وراثت پر وزیر اعظم نریندر مودی کی ذاتی رائے جو بھی ہو، اس سچ سے منہ نہیں موڑ سکتے کہ تاج محل ہندوستان کی عالمی شناخت رکھنے والی سب سے محبوب تاریخی وراثت ہے۔ محبت اور فن تعمیر کی یہ بے مثال علامت ملک کی 145 ٹکٹ پر مبنی یادگاروں میں سب سے زیادہ آمدنی کرنے والی عمارت ہے، جہاں ہر سال 70 لاکھ سے زیادہ سیاح آتے ہیں۔ پھر ایسا کیا ہوا کہ سپریم کورٹ کو تاج کی حفاظت سے متعلق اپنے ہی دہائیوں پرانے حکم کو تبدیل کرنا پڑا؟

گزشتہ ماہ چیف جسٹس سوریہ کانت کی صدارت والی بنچ نے اکتوبر 2024 کے اس حکم میں ترمیم کر دی، جس نے عدالت کی پیشگی اجازت کے بغیر ’تاج ٹریپیزیم زون‘ (ٹی ٹی زیڈ) میں کسی بھی نئی صنعتی سرگرمی پر موثر پابندی عائد کر رکھی تھی۔ آگرہ، متھرا سمیت اتر پردیش اور راجستھان کے آس پاس کے اضلاع میں پھیلے 10,400 مربع کلومیٹر کے محفوظ علاقے میں نئی صنعتیں لگانے کی اجازت مانگنے والے ایم ایس ایم ای کی 410 زیر التوا درخواستوں کو اب منظوری کے عمل میں شامل کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

اتر پردیش حکومت کے ذریعہ دائر ان درخواستوں میں چمڑے اور جوتے بنانے والی یونٹس، دستکاری اور پتھر کی پروسیسنگ کی صنعتیں، فاؤنڈری، سیرامک، انجینئرنگ صنعتیں، زرعی پروسیسنگ یونٹس، ہوٹل اور اسپتال شامل ہیں۔ ریاستی حکومت کی دلیل تھی کہ یہ منصوبے کوئلے کے بجائے بجلی اور قدرتی گیس سے چلیں گے۔ تاہم عدالت نے ہدایت دی ہے کہ ہر تجویز کی جانچ ’مرکزی بااختیار کمیٹی‘ (سی ای سی) اور ’قومی ماحولیاتی انجینئرنگ تحقیقی ادارہ‘ (نیری) کرے گا، پھر بھی اس نے اس احتیاطی نقطۂ نظر کو پلٹ دیا جس نے دہائیوں تک تاج محل کو محفوظ رکھا۔ حیرت کی بات ہے کہ بنچ نے ایمیکس کیوری کو یہ طے کرنے کا حتمی اختیار دے دیا کہ عدالتی مداخلت کب اور کیوں مانگی جاسکتی ہے۔ یعنی اگر نیری اور سی ای سی ہری جھنڈی دے بھی دیں، تو بھی ایمیکس کیوری ان کے فیصلے کو مسترد کرسکتے ہیں۔ عدالت نے نہ تو اس علاقے کی ماحولیاتی بوجھ برداشت کرنے کی صلاحیت کا جائزہ طلب کیا اور نہ ٹی ٹی زیڈ کے لیے زیر التوا ’ویژن ڈاکیومنٹ‘ پر غور کیا۔ بنیادی سوال کبھی یہ رہا ہی نہیں کہ نئی صنعتیں صاف ایندھن جلائیں گی یا نہیں، اصل سوال یہ تھا کہ کیا پہلے ہی شدید دباؤ کا سامنا کر رہا یہ نازک ماحولیاتی نظام اضافی صنعت کاری کا بوجھ برداشت کر سکے گا؟ سپریم کورٹ نے خاطر خواہ زمینی مطالعے کے بغیر فیصلہ لے لیا۔

تاج محل کو بچانے کی قانونی لڑائی 1970 کی دہائی میں شروع ہوئی تھی اور 1984 میں اس وقت تیز ہوئی جب کارکن اور وکیل ایم سی مہتا یہ معاملہ سپریم کورٹ لے گئے۔ سلفر ڈائی آکسائیڈ کے اخراج، اینٹوں کے بھٹوں اور تیل کی ریفائنری کی آلودگی سے سفید سنگ مرمر پیلا اور سبز ہونے لگا تھا، جبکہ اندرونی مقبرے میں ممتاز محل کی قبر کو فنگل انفیکشن نقصان پہنچا رہا تھا۔ ڈیوک یونیورسٹی کے انجینئر مائک برجن نے اپنے مطالعے میں بتایا ہے کہ آلودگی اور دھول کے ذرات نے تاج کو کیسے دھندلا کر دیا۔ چونکہ یہ باریک ذرات سنگ مرمر سے چپک جاتے ہیں اور پانی میں حل نہیں ہوتے، اس لیے ان کی صفائی مشکل ہوتی ہے اور اس سے سنگ مرمر کی سطح کو نقصان پہنچنے کا خطرہ رہتا ہے۔ اگرچہ ہندوستانی محکمۂ آثار قدیمہ (اے ایس آئی) وقتاً فوقتاً ملتانی مٹی کا لیپ لگاتا ہے، لیکن تحفظ کے ماہرین کا ماننا ہے کہ یہ علامات کا علاج ہے، بیماری کا نہیں۔

جمنا ندی (جس کی صحت اس یادگار کے وجود سے براہ راست جڑی ہے) کیمیائی کچرے، غیر صاف شدہ سیوریج اور کچرے سے اٹی پڑی ہے، جو کیڑے مکوڑوں کا مسکن بن چکی ہے۔ اے ایس آئی نے خبردار کیا ہے کہ تاج پر سبز رنگ کے دھبے ’گولڈی چیرونومس‘ نامی کیڑے کی بیٹ کی وجہ سے ہیں، جو آلودہ ندی میں تیزی سے پروان چڑھتا ہے۔ آگرہ میں 90 بڑے نالے ہیں، جن میں سے صرف 4 کا پانی ہی ٹریٹمنٹ پلانٹوں میں صاف ہوتا ہے۔ باقی 65 کا گندہ کچرا براہ راست جمنا میں جاتا ہے۔ صورت حال کو مزید خراب کرتا ہے ندی کی گرتی ہوئی سطح آب، جس سے تاج کی بنیاد کو سنگین خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ خبروں کے مطابق اے ایس آئی نے تین سال میں ٹکٹوں کی فروخت سے 90 کروڑ روپے کمائے، لیکن تحفظ پر 9.41 کروڑ روپے خرچ کیے۔ باقی رقم کہاں استعمال ہوئی؟

آئی آئی ٹی کے 2015 کے ایک مطالعے میں پایا گیا کہ تاج محل کی سطح پر جمع ہونے والے آلودگی پھیلانے والے عناصر میں 3 فیصد حصہ گاڑیوں کی آلودگی سے نکلنے والے بلیک کاربن کا ہے، 30 فیصد براؤن کاربن ہے اور باقی کچرا، گوبر کے اُپلے، پرالی اور فوسل ایندھن جلنے سے اٹھنے والی دھول ہے۔ ماحولیاتی کارکن برج کھنڈیلوال کہتے ہیں کہ 1977 میں کارکنوں نے متھرا ریفائنری کو کہیں اور منتقل کرنے کے مطالبے کو لے کر بھوک ہڑتال کی تھی، کیونکہ انہیں خوف تھا کہ سلفر ڈائی آکسائیڈ کا اخراج تاج محل کو تباہ کردے گا۔ آج صورت حال زیادہ خراب ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ’’تاج محل ہزاروں ٹرکوں، بسوں اور بھاری گاڑیوں سے نکلنے والی دھول، دھند اور دھوئیں سے دب رہا ہے۔ جمنا اور معاون ندیاں خشک ہورہی ہیں، تالاب اور جھیلیں غائب ہوچکی ہیں۔ ایسی نازک صورت حال میں نئی صنعتوں سے ماحول پر کیا اثر پڑے گا، اس کا سائنسی مطالعہ تو ہونا چاہیے تھا۔‘‘

1990 کے آس پاس آگرہ میں تقریباً 2 لاکھ رجسٹرڈ گاڑیاں تھیں۔ 2026 کے وسط تک یہ تعداد 16.9 لاکھ سے تجاوز کرچکی ہے۔ شہر کے ایکسپریس وے کا استعمال روزانہ 50,000 سے زیادہ گاڑیاں کرتی ہیں۔ کھنڈیلوال خبردار کرتے ہیں کہ اضافی صنعتی سرگرمیوں سے یقینی طور پر ٹریفک، تعمیرات اور توانائی کی طلب بڑھے گی، جو دہائیوں کی قانونی لڑائی سے حاصل ہونے والے ماحولیاتی فوائد کو ختم کردے گی۔ ماحولیاتی کارکن ڈاکٹر دیواشیش بھٹاچاریہ نے پیٹھا صنعت کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے مطالبے کو لے کر عرضی دائر کر رکھی ہے، کیونکہ اس کا کچرا سڑکوں یا کھلے نالوں سے ہوتے ہوئے آخرکار جمنا میں ہی گرتا ہے۔ آگرہ یونیورسٹی کے ڈاکٹر مکل پانڈیا بحران کے ایک اور پہلو کی بات کرتے ہیں۔ سردیوں میں ہوا کا معیار اکثر 250 سے 300 کی خطرناک سطح تک گر جاتا ہے، جہاں زہریلی اسموگ تاج سمیت دیگر تاریخی عمارتوں کو اپنی زد میں لے لیتی ہے۔ ان کی دلیل ہے ’’اس سے نمٹنے کا طریقہ مقامی درخت اور پھول دار جھاڑیاں لگانا ہے۔‘‘

29 جولائی کو سپریم کورٹ نے قانون کی روح کو مزید کمزور کر دیا جب اس نے یہ اجازت دے دی کہ اگر کسی منصوبے کو انتظامی حکم کے بجائے سرکاری نوٹیفکیشن کے ذریعے لایا جائے، تو کام شروع ہونے کے بعد بھی اسے قانونی منظوری دی جاسکتی ہے۔ خدشہ ہے کہ قواعد کی خلاف ورزیوں کو بعد میں باقاعدہ بنانے کی یہ چھوٹ روایت بن جائے گی، جس سے اس قائم شدہ اصول کو دھچکا پہنچے گا کہ ماحولیاتی تحفظ کے اقدامات ترقی سے پہلے ہونے چاہئیں، نہ کہ اس کے بعد۔ ماہرین ماحولیات کو حیرت ہے کہ ملک کی سب سے بڑی عدالت ماحول کے تحفظ کے لیے لڑنے والوں کو ہی کٹہرے میں کیسے کھڑا کرسکتی ہے۔ عوامی وسائل اور ثقافتی ورثے کے تحفظ میں اپنے آئینی کردار کو ادا کرنے کے بجائے، چیف جسٹس سوریہ کانت طنزیہ بیان دیتے ہیں کہ ’’ملک میں ایک بھی ایسا منصوبہ دکھائیں جہاں یہ مبینہ کارکن کہیں کہ وہ اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔‘‘

تاج محل پر اس بحث کو موجودہ اقتدار کی اس خواہش سے الگ کر کے نہیں دیکھا جاسکتا جو تاریخ کو مٹانے اور دوبارہ لکھنے پر آمادہ ہے۔ معیشت، زراعت، فن تعمیر، سائنس اور انجینئرنگ میں مغلوں کی خدمات کے باوجود این سی ای آر ٹی کی کتابوں سے مغلوں سے متعلق ابواب ہٹا دیے گئے ہیں۔ سب سے خطرناک عمل شدت پسند عناصر کی جانب سے دیکھنے کو مل رہا ہے۔ 4 اگست کو ’اکھل بھارت ہندو مہاسبھا‘ (اے بی وی پی) کے کارکنوں نے مذہبی رسومات ادا کرنے کے لیے کانوڑ لے کر تاج محل میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ الہ آباد ہائی کورٹ تو ایک قدم اور آگے بڑھ گیا اور اس نے یہ مطالبہ کرنے والی عرضی قبول کرلی کہ کیا تاج محل ’شیو مندر‘ تھا؟

2019 میں سپریم کورٹ نے حکومت کو سخت انتباہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ یا تو تاج کا تحفظ کرے، اسے بند کردے یا پھر اسے منہدم کردے۔ عدالت کا وہ غیر معمولی تبصرہ سرکاری غفلت کے تئیں اس کے غصے کو ظاہر کرتا تھا اور اس یادگار کے مضبوط ادارہ جاتی محافظ کے طور پر اس کے کردار کو اجاگر کرتا تھا۔ لیکن حالیہ حکم ایک مشکل سوال کھڑا کرتا ہے کہ کیا عدالت اب اپنی اس تاریخی وراثت سے پیچھے ہٹنے لگی ہے؟

تاج محل تقریباً 4 صدیوں کی جنگوں، حملوں اور سیاسی اتھل پتھل کی زد کو سہہ کر بھی اٹل کھڑا رہا ہے۔ لیکن کیا وہ آلودگی، ماحولیاتی غفلت اور کمزور ہوتے قانونی تحفظ کے مشترکہ اثر سے بچ پائے گا... یہ آج لیے جارہے فیصلوں پر منحصر ہوگا۔ اگر ہندوستان کی سب سے مشہور یادگار کے اردگرد ہی قانونی حفاظتی حصار کو کمزور کیا جاسکتا ہے تو ملک کی ان بے شمار قدرتی اور ثقافتی وراثتوں کا مستقبل اور بھی غیر یقینی ہوجاتا ہے، جو اتنی توجہ میں بھی نہیں آتیں۔

(مضمون نگار رشمی سہگل سینئر صحافی ہیں)

اودھ نامہ

حتمی فیصلہ نہ کرپانے کے نقصانات

کثیرالجہتی صف بندی اسٹریٹجک خودمختاری وغیرہ جیسے فقرے، حکمت عملیاں کم اور فیصلہ ٹالنے کی زبان زیادہ ہیں۔ سستا روسی خام تیل، امریکی ٹیکنالوجی تک رسائی، بیک وقت برکس اور کواڈ میں نشست، اور ایسی خارجہ پالیسی جو شاذ و نادر ہی کوئی پل جلاتی ہے۔ لیکن کبھی حتمی فیصلہ نہ کرنے کی قیمت اب صاف ہوتی جارہی ہے، اور یہ بالکل وہیں نظر آرہی ہے جہاں ایک حقیقی عالمی طاقت کو سب سے مضبوط ہونا چاہیے۔ اپنے پڑوس میں، اپنے اعلان کردہ نظریات کی ساکھ میں، اور اس کے سفارت کاروں کے دعووں اور اس کی معیشت و فوج کی حقیقی صلاحیت کے درمیان فرق میں۔ ہندوستان نے پچھلی دہائی کواڈ، آئی ٹو یوٹو اور درجنوں گردشی چھوٹے اتحادوں پر مشتمل ایک وسیع بیرونی ڈھانچہ تعمیر کرنے میں صرف کی ہے جبکہ سارک، وہ واحد علاقائی تنظیم تھی، جہاں ہندوستان کی قیادت کو متنازعہ ہونے کی بجائے مسلمہ سمجھا جاتا تھا، 2016 کے منسوخ اسلام آباد سربراہی اجلاس کے بعد سے زوال پذیر ہونے دیا گیا ہے۔ لیکن چین نے یہ موقع ضائع نہیں کیا۔ کن منگ میں پاکستان اور بنگلہ دیش کے ساتھ سہ فریقی ملاقات، نیپال اور سری لنکا کے ساتھ گہرے ہوتے بنیادی ڈھانچے اور سیاسی روابط، مالدیپ میں پیش رفت، اور جنوبی ایشیا کے متبادل کنوینر کے طور پر خاموش پوزیشننگ یہ سب ایک ہی ناخوشگوار حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں: ہندوستان کے پڑوسی اب یہ نہیں مانتے کہ نئی دہلی واحد سرپرست ہے جس کی خوشنودی حاصل کرنا ضروری ہے، اور کئی اب دہلی سے مراعات اسی دھمکی کے ذریعے حاصل کرتے ہیں کہ وہ بیجنگ کی طرف جھک سکتے ہیں۔

یہ بہاؤ محض حادثاتی بہاؤ نہیں ہے، یہ ایسی خارجہ پالیسی کا متوقع نتیجہ ہے جس نے مسلسل دور دراز طاقتوں کے ساتھ نمائشی سربراہی اجلاسوں کو پڑوسی سفارت کاری کے غیر دلکش، وسائل طلب کام پر ترجیح دی ہے۔ کوئی ملک معقول طور پر یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ وہ عالمی نظام کی تشکیل کر رہا ہے، جبکہ وہ اپنے ہی خطے میں ایک ایسی طاقت سے دلائل ہار رہا ہے جو اس کی اپنی سرحدوں سے ہزاروں کلومیٹر دور کام کر رہی ہے۔ علاقائی بالادستی عام طور پر عالمی طاقت کے درجے کی بنیاد ہوتی ہے، نہ کہ بعد میں حل کیا جانے والا کوئی تفصیلی معاملہ اور ہندوستان نے اس بنیاد کو اپنے ہی پیروں تلے ٹوٹنے دیا ہے۔ اور اس سب پر پردہ ڈالنے کے لیے بنایا گیا نظریہ اسٹریٹجک خودمختاری ایک سادہ دنیا کے لیے تشکیل دیا گیا تھا، جہاں انتخاب بنیادی طور پر واشنگٹن یا ماسکو کے درمیان تھا۔ یہ ایسی دنیا میں شدید دباؤ میں آجاتا ہے جہاں امریکہ لین دین پر مبنی ہے، جہاں چین بیک وقت ہندوستان کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار اور اس کا سب سے سنگین فوجی خطرہ بھی ہے، اور جہاں روس، کمزور ہوکر بیجنگ پر تیزی سے انحصار کرتا ہوا، اب وہ توازن فراہم کرنے والی طاقت نہیں رہا جو کبھی تھا۔

ہندوستان کا ردعمل یہ رہا ہے کہ بیک وقت ہر دروازہ کھلا رکھا جائے، امریکی دفاعی معاہدے حاصل کرتے ہوئے بھی رعایتی روسی تیل، برکس کی صدارت جو اسے بلاک کے مغرب مخالف لہجے کی توثیق کیے بغیر چلانی ہے، اور واشنگٹن کے لیے گرمجوش بیان بازی جس نے نہ تو تعزیری محصولات کو روکا اور نہ ہی ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے اپنے قریبی شراکت داروں کے ساتھ تشکیل دیے گئے اہم ٹیکنالوجی گروپ سے ہندوستان کے خاموش اخراج کو۔ ہندوستان کے اپنے اسٹریٹجک ماہرین نے اس لمحے کو جغرافیے سے جیومیٹری کی طرف منتقلی کے طور پر بیان کرنا شروع کردیا ہے سلامتی کی نئی تعریف صرف لائن آف ایکچوئل کنٹرول کے بجائے سپلائی چینز، سمندری کیبلز، چپ سازی، اور بحری راستوں کے گرد ہے۔ یہ اس بات کی ایک فکری طور پر ایماندارانہ نئی تشکیل ہے کہ قومی طاقت کو اب کیا درکار ہے۔ ہندوستان اب بھی اپنا تقریباً نصف عسکری ساز و سامان درآمد کرتا ہے بجائے اس کے کہ اسے مقامی طور پر تیار کرے، یہ میک ان انڈیا دفاعی مہم کے کئی دہائیوں بعد بھی جاری ہے؛ اس کی بحریہ اب بھی طیارہ بردار بحری جہاز اور آبدوز کے پروگراموں کو برسوں تاخیر سے نبرد آزما ہے؛ اور اس کی اہم معدنیات اور سیمی کنڈکٹر بنیاد بڑی حد تک خواہشی ہی رہی ہے، اور اسی چینی سپلائی چینز پر انحصار کرتی ہے جن کے خلاف اس کی بحر ہند-بحرالکاہل بیان بازی بظاہر منظم ہے۔

سمندری شراکت داری کے نظریے کی عبارت اعلامیوں اور مشترکہ بیانات میں متاثر کن لگتی ہے مگر اسی سمندر میں چین کی بندرگاہ سازی آگے بڑھتی ہے۔ ہندوستان کے عروج کے تقریباً ہر شعبے میں یہی پیٹرن نظر آتا ہے۔ زبان صلاحیت سے زیادہ تیزی سے جدید ہورہی ہے۔ جیومیٹری خواہش کی بات کرنے کا ایک اچھا طریقہ ہے۔ یہ بذات خود صلاحیت کا ثبوت نہیں ہے۔ اور یہ محض خارجہ پالیسی کی ناکامی نہیں ہے یہ خارجہ پالیسی کا لبادہ اوڑھے ایک اندرونی ناکامی ہے۔ ہندوستان کے سفارت کار کہہ سکتے ہیں کہ وہ دنیا کی پانچویں سب سے بڑی معیشت ہے، مگر یہ اعداد و شمار ایک ایسے فی کس آمدنی کے ساتھ موجود ہیں جو اب بھی دنیا کے سوٹاپ ممالک سے باہر ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مستقل نشست کے لیے ہندوستان کی بارہا کوشش رسمی عالمی طاقت کی پہچان کا سب سے واضح نشان دو دہائیوں سے زیادہ عرصے سے کہیں نہیں پہنچی تو یہ کسی بنیادی طور پر کسی بیرونی سازش کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لیے کہ ہندوستان نے کبھی ایسا اتحاد، صبر، یا اثر و رسوخ اکٹھا نہیں کیا جو معاملے کو آگے بڑھا سکے، ایک ایسے ادارے میں جس نے سب کے لیے ساختی اصلاحات کے خلاف مزاحمت کی ہے۔

کام کا انبار، مستقل ملازمتوں کا بحران

کیا ہندوستان کا لیبر مارکیٹ اس مستقبل کے لیے تیار ہے جہاں پروجیکٹ اور پلیٹ فارم تو ہوں گے، لیکن سماجی تحفظ والی مستقل ملازمتیں سمٹتی جائیں گی؟

ڈاکٹر اجیت رانا ڈے

یقیناً نیٹ پرچہ لیک معاملے نے حالیہ طلبا تحریک کو ہوا دی ہو، لیکن یہ سمجھنا بڑی بھول ہوگی کہ احتجاج صرف امتحانات کی بدانتظامی کے خلاف تھا۔ مظاہروں میں جو غصہ دیکھنے کو ملا، وہ گہری تشویش سے پیدا ہوا ہے۔ کروڑوں نوجوانوں کے لیے مسابقتی امتحانات محفوظ اور باعزت تنخواہ والی ملازمت حاصل کرنے کے چند ذرائع میں سے ایک ہیں۔ ایسے میں جب ان امتحانات کی منصفانہ حیثیت سے سمجھوتہ ہوتا ہے، تو اس کا سیدھا مطلب ہوتا ہے دوبارہ کوشش کرنے کے لیے پورے ایک سال کا انتظار۔ اس لیے شروع ہی سے یہ تحریک جتنی امتحانات کو لے کر تھی، اتنی ہی ملازمتوں کے لیے بھی تھی۔ سرکاری مسابقتی امتحانات گریجویٹس کے لیے ایسے ’ویٹنگ روم‘ بن چکے ہیں جہاں زندگی ٹھہر جاتی ہے۔ 20 سے 22 سال کے نوجوان ان امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے کی بار بار کوشش میں، جہاں کامیابی کی شرح محض 1-2 فیصد ہوتی ہے، کوچنگ اداروں اور کرایہ کے کمروں میں سالوں گزار دیتے ہیں۔ یہ ان کی زندگی کے وہ سب سے قیمتی سال ہوتے ہیں جن میں وہ کام کا تجربہ، عملی مہارت اور پیشہ ورانہ روابط حاصل کرسکتے تھے۔ نوجوانوں کا یہ طویل انتظار بے وجہ نہیں، کیونکہ پرائیویٹ سیکٹر میں ابتدائی سطح کی تنخواہیں طویل عرصے سے ٹھہری ہوئی ہیں۔ ایک نوجوان مرد گریجویٹ کی اوسط ماہانہ آمدنی 2011 کے 21,800 روپے سے گھٹ کر 2023 میں 19,573 روپے رہ گئی اور یہ کمی مہنگائی کی شرح کو ایڈجسٹ کرنے سے پہلے کی ہے۔ اس کے برعکس سرکاری ملازمت کہیں بہتر تنخواہ، تسلسل، صحت کے فوائد، سماجی وقار اور ملازمت سے محروم ہونے سے تحفظ فراہم کرتی ہے۔ انفرادی سطح پر دیکھا جائے تو انتظار کا یہ فیصلہ منطقی معلوم ہوتا ہے، لیکن اجتماعی سطح پر اس کا نتیجہ انسانی صلاحیت کا بڑے پیمانے پر ضیاع ہے۔

2004 سے 2023 کے درمیان ہندوستان نے ہر سال اوسطاً 50 لاکھ گریجویٹس تیار کیے، لیکن گریجویٹس کے لیے روزگار میں سالانہ صرف 28 لاکھ کا ہی اضافہ ہوسکا۔ ان میں بھی باقاعدہ تنخواہ والی ملازمتوں کی تعداد اس سے بھی کم تھی۔ نتیجتاً کروڑوں نوجوان یا تو بے روزگار ہیں یا اپنی اہلیت سے کم تر کام کر رہے ہیں، یا کسی نایاب سرکاری ملازمت کی امید میں ’ویٹنگ روم‘ میں بیٹھے ہیں۔ پی ایل ایف ایس (پیریوڈک لیبر فورس سروے) نے 2025 میں مجموعی بے روزگاری کی شرح 3.1 فیصد اور نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح 9.9 فیصد درج کی۔ لیکن ’معمول کی صورت حال‘ کا پیمانہ کسی شخص کو تب بھی ’برسرروزگار‘ مان لیتا ہے جب اس نے گزشتہ ایک سال میں محض 30 دن کوئی چھوٹی موٹی معاشی سرگرمی انجام دی ہو۔ اس طرح خاندانی کھیت میں کبھی کبھار ہاتھ بٹانے والا، ڈیلیوری کا چھٹ پٹ کام کرنے والا یا خود روزگار سے انتہائی معمولی آمدنی حاصل کرنے والا شخص بھی اعداد و شمار میں ’برسرروزگار‘ مانا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزگار پر بحث کو صرف ’برسرروزگار‘ اور ’بے روزگار‘ کی سطحی تقسیم سے آگے لے جانا ہوگا۔ کم روزگار، بالواسطہ بے روزگاری، کام کے غیر یقینی اوقات، کم اجرت، معاہدہ نامے کا نہ ہونا اور سماجی تحفظ کا فقدان بھی اتنے ہی اہم مسائل ہیں۔

انسانی سرمائے کے نامکمل استعمال کی سب سے واضح تصویر زرعی شعبے میں نظر آتی ہے۔ روزگار میں اس کا حصہ، جو کئی دہائیوں سے کم ہو رہا تھا، 2017-18 کے 44.1 فیصد سے بڑھ کر 2023-24 میں 46.1 فیصد ہوگیا۔ یہ الٹ پھیر وبا کے دور میں ہونے والی نقل مکانی کے ساتھ ساتھ مینوفیکچرنگ اور خدمات کے شعبوں کی اس ناکامی کو بھی ظاہر کرتا ہے جس کے باعث وہ مزدوروں کو مناسب تعداد میں استعمال نہیں کرسکے۔ زرعی شعبہ قومی پیداوار میں صرف چھٹے حصے کا تعاون کرتا ہے، لیکن افرادی قوت کے 2 میں پانچویں سے زیادہ حصے کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ خاندانی کھیت اکثر آخری متبادل ہوتے ہیں۔ تازہ پی ایل ایف ایس کے اعداد و شمار اس میں معمولی کمی دکھاتے ہیں، لیکن یہ پیمائش کے طریقۂ کار میں آنے والی تبدیلی کا نتیجہ بھی ہوسکتا ہے۔ اجرت کی صورت حال اور بھی واضح تصویر پیش کرتی ہے۔ مرد غیر ہنرمند یومیہ مزدوروں کی اوسط یومیہ اجرت 2024 کے 456 روپے کے مقابلے میں 2025 میں عملی طور پر 455 روپے پر ہی ٹکی رہی۔ خواتین یومیہ مزدوروں کی آمدنی 299 روپے سے بڑھ کر 315 روپے ہوئی۔ یہ محض نام بھر کے اعداد و شمار ہیں، جن میں زندگی گزارنے کی لاگت میں ہونے والے اضافے کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔

’پلیٹ فارم‘ پر مبنی کام (گِگ ورک) کے پھیلاؤ کو اسی پس منظر میں دیکھنا چاہیے۔ حال ہی میں ایک تشہیری اشتہار میں گھریلو کام کے لیے 29 روپے فی گھنٹہ کی پیشکش کی گئی۔ یہ صارف کو دی گئی رعایتی شرح تھی، نہ کہ اس کارکن کو ملنے والی اجرت۔ ایک معروف ڈیجیٹل اخبار کی جانب سے انٹرویو کیے گئے کارکنوں نے تسلیم کیا کہ ان کی ماہانہ آمدنی روایتی گھریلو کام کے مقابلے میں بہتر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے چھٹیوں پر سخت پابندیوں، جرمانوں، غیر یقینی وقفوں، طویل اوقات کار اور ایپ کے ذریعے 24 گھنٹے نگرانی کی تلخ حقیقت کو بھی ظاہر کیا۔ کارکنوں کا کہنا تھا کہ وہ ہنگامی صورت حال میں بھی چھٹی نہیں لے سکتے اور نہ ہی وقت پر کھانا کھا سکتے ہیں۔ ’پلیٹ فارمز‘ معیشت میں ایک مفید معاشی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ تلاش کی لاگت کم کرتی ہے، صارفین اور کارکنوں کو تیزی سے جوڑتی ہے، نئی خدمات پیدا کرتی ہے اور غیر رسمی مزدور بازار میں کسی حد تک شفافیت لاتی ہے۔ اس لیے پالیسی کا ردعمل گِگ معیشت کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کا نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن کارکنوں کو صرف ’پارٹنر‘ کہہ دینے سے جواب دہی پوری نہیں ہوجاتی، خاص طور پر اس وقت جب پلیٹ فارم ہی صارفین تک رسائی، کام کے اوقات، ریٹنگ، جرمانے اور کام کی اہلیت طے کرتا ہو۔

عدم تحفظ کی یہ صورت حال اب ان پیشوں میں بھی نظر آرہی ہے جنہیں کبھی محفوظ سمجھا جاتا تھا۔ آئی ٹی شعبے میں بنچ پیریڈ کم کرکے، کارکردگی میں بہتری کے منصوبے، مہارت کی بنیاد پر چھنٹنی اور ’استعفیٰ کی ترغیب‘ کے ذریعے ملازمتیں چھینی جارہی ہیں۔ وہیں دوسری جانب مصنوعی ذہانت کی نایاب مہارت رکھنے والے محققین اور انجینئروں کو غیر معمولی تنخواہیں اور اسٹاک آپشنز مل رہے ہیں۔ لیبر مارکیٹ غیر مساوی ہوتا جارہا ہے۔ یعنی ٹیکنالوجی کے نئے افق پر لامحدود انعامات ہیں، تو دوسری طرف معمول کی کوڈنگ، ٹیسٹنگ اور بیک آفس کے کام میں بھاری غیر یقینی صورت حال ہے۔ یہ واضح اشارہ ہے کہ ہندوستان کو ایسے مستقبل کے لیے تیار ہونا ہوگا جہاں کام تو بہت ہوسکتا ہے، لیکن روایتی ملازمتیں کم رہیں گی۔ روایتی طور پر ملازمت کا مطلب تھا ایک ہی آجر کے ساتھ طویل تعلق، مقررہ تنخواہ، کام کے مقررہ اوقات اور کسی حد تک سماجی تحفظ۔ مستقبل میں کام کا ڈھانچہ تیزی سے پروجیکٹس، اسائنمنٹس، پلیٹ فارمز اور کئی طرح کے قلیل مدتی معاہدوں کی شکل اختیار کرے گا۔ گِگ ورک اب کوئی چھوٹا طبقہ نہیں رہا۔ افرادی قوت کے ایک بڑے حصہ کے لیے کام کا یہی لچک دار انتظام عام بات بن گیا ہے۔ ایسے لچک دار انتظام سے دیکھ بھال کی ذمہ داری اٹھانے والی خواتین، بزرگوں، مہاجرین اور ہنرمند پیشہ ور افراد کو اپنے حالات کے مطابق کام کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔ یہ کاروباری سرگرمی کو فروغ دے گا، لیکن ایک مناسب پالیسی فریم ورک کے بغیر آجر کے لیے جو ’لچک‘ ہے، وہ کارکن کے لیے بھاری ’عدم تحفظ‘ بن سکتا ہے۔

اس لیے ہندوستان کو بیک وقت 2 کام کرنے ہوں گے... پہلا، ایسا ماحول جہاں گِگ اور پلیٹ فارم والی معیشت پھلے پھولے؛ اور دوسرا، ایسا قانونی ڈھانچہ جو اس کام کو ’باعزت‘ بنائے۔ سماجی تحفظ کے فوائد ایسے ہوں کہ آجر یا پلیٹ فارم بدلنے پر بھی کارکن ان فوائد کو آسانی سے اپنے ساتھ لے جاسکے۔ پلیٹ فارمز کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ معاوضہ، ریٹنگ، کام کی تقسیم اور شناخت غیر فعال کرنے کے فیصلے کن بنیادوں پر لیے جاتے ہیں۔ کارکنوں کے لیے آسان شکایت ازالے کا نظام، بروقت ادائیگی اور منمانی برطرفی سے تحفظ ضروری ہے۔ قانون کو کام کی حقیقی لچک کو برقرار رکھنا چاہیے، لیکن ’پارٹنرشپ‘ جیسی اصطلاحات کی آڑ میں آجر کو اپنی بنیادی ذمہ داریوں سے فرار کی اجازت نہیں ملنی چاہیے۔

اسی تناظر میں ’پلیٹ فارم والی معیشت میں باعزت کام‘ پر بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کے کنونشن سے ہندوستان کا دوری اختیار کرنا اچھا اشارہ نہیں ہے۔ آرگنائزیشن کا کنونشن نمبر 193 ایپ پر مبنی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے کام کو ہدف بنانے والا دنیا کا پہلا قانونی طور پر پابند معاہدہ ہے۔ خبروں کے مطابق ہندوستانی کارکنوں اور آجر نمائندوں نے معاہدے کی حمایت کی، جبکہ سرکاری نمائندے نے ووٹنگ سے دوری اختیار کی۔ حکومت کا یہ موقف تشویش پیدا کرتا ہے، کیونکہ ہندوستان میں گھریلو گِگ افرادی قوت تیزی سے بڑھ رہی ہے، پھر بھی الگورِدم کی شفافیت اور کارکنوں کی ازسرنو درجہ بندی پر پابند عالمی معیارات اپنانے میں ہچکچاہٹ دکھائی دے رہی ہے۔

ہندوستان کو بلاشبہ زیادہ سے زیادہ روزگار کی ضرورت ہے۔ پالیسی کا چیلنج کارکنوں کے مفادات کا تحفظ ہے... یعنی یہ یقینی بنانا کہ اسائنمنٹس، معاہدوں اور پلیٹ فارمز پر منحصر ہوتا جارہا لیبر مارکیٹ کارکنوں کو آمدنی کا تحفظ، سودے بازی کی طاقت اور سماجی تحفظ سے محروم نہ کردے۔ ورنہ سرکاری ملازمتوں کا یہ ’ویٹنگ روم‘ اسی طرح بھرتا رہے گا۔

(مضمون نگار معروف ماہر اقتصادیات ہیں۔ بشکریہ: دی بلین پریس)

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

AI اور لائبریری

زین البشر انصاری

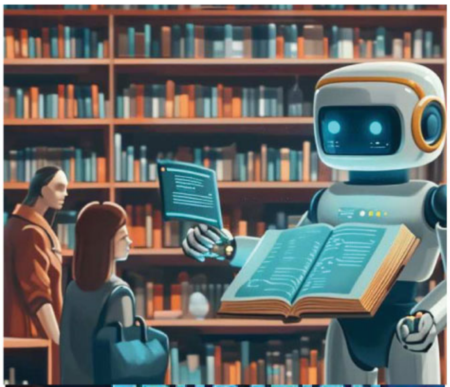

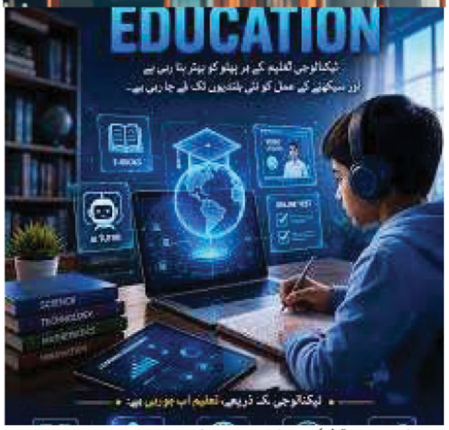

ہر دور میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کسی نہ کسی صورت جاری رہا ہے، چاہے وہ قدیم زمانہ ہو یا موجودہ۔ ہر عہد میں ٹیکنالوجی نے زندگی کے مختلف شعبوں پر اپنا اثر ڈالا ہے۔ آج کا دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے، جہاں عوام ابتدا میں نئی ٹیکنالوجی اپنانے میں کچھ ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، لیکن ایک بار عادت ہو جانے کے بعد اسے اعتماد اور تسلسل کے ساتھ استعمال کرنے لگتے ہیں۔

مثال کے طور پر، کووڈ-19 کے بعد ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے میدان میں غیر معمولی تیزی آئی، جس نے نہ صرف اس کے استعمال کو فروغ دیا بلکہ لوگوں کے سوچنے، سیکھنے، پڑھنے، لکھنے اور معلومات حاصل کرنے کے طریقوں کو بھی بدل دیا۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس عہد میں دنیا کے ہر کونے میں نئی سے نئی ٹیکنالوجی اپنائی جا رہی ہے، اور لوگ اس سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ تعلیم سے لے کر کھیل، طب سے لے کر پیتھالوجی، آن لائن ٹکٹ بکنگ سے لے کر خریداری، اور بینکنگ سے لے کر اے ٹی ایم کے ذریعے لین دین تک، ہر جگہ جدید ٹیکنالوجی نے اپنی جگہ بنالی ہے۔ کتابوں سے ای بکس تک، روایتی لائبریریوں سے آن لائن اور ورچوئل لائبریریوں تک، ٹیکنالوجی نے علم و مطالعہ کے طریقوں میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ موجودہ دور میں لائبریریوں میں بھی جدید ترین ٹیکنالوجی، خصوصاً مصنوعی ذہانت (AI)، تیزی سے رائج ہو رہی ہے۔

مصنوعی ذہانت (AI) کیا ہے؟

اردو میں AI کو "مصنوعی ذہانت" کہا جاتا ہے، جو انگریزی اصطلاح Artificial Intelligence کا مخفف ہے۔ یہ کمپیوٹر سائنس کی ایک شاخ ہے جس میں ایسے پروگرام بنائے جاتے ہیں جو انسان کی طرح سوچنے، سمجھنے، سیکھنے، فیصلہ کرنے اور مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

تعریفات:

آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کے مطابق: "مصنوعی ذہانت کمپیوٹر سسٹم کی وہ صلاحیت ہے جو انسانی ذہانت کی نقل کرتی ہے، جیسے سیکھنا، استدلال کرنا اور خود سے فیصلہ لینا۔"

جان میک کارتھی (AI کے بانیوں میں سے ایک): "مصنوعی ذہانت سائنس اور انجینئرنگ ہے، ایسی مشین بنانے کی جو انسان کی طرح عمل کر سکے۔"

مارون منسکی: "مصنوعی ذہانت وہ علم ہے جس کے ذریعے مشین انسانی سوچ کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔"

رشید احمد (ماہر لائبریری سائنس): "آج کی لائبریریوں میں مصنوعی ذہانت علم کی تنظیم، تلاش اور فراہمی کا ایک مؤثر ذریعہ بن چکی ہے۔"

ڈاکٹر شکیل انجم، جو لائبریری سائنس کے ممتاز ماہر ہیں، مصنوعی ذہانت (AI) کی تعریف یوں کرتے ہیں: "مصنوعی ذہانت لائبریریوں کو خودکار بنانے، ریفرنس سروسز کو بہتر کرنے اور صارفین کو ان کی ضرورت کے مطابق خدمات فراہم کرنے میں مدد دیتی ہے۔"

پیٹر نورک (Peter Norvig)، گوگل ریسرچ کے ڈائریکٹر، اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "مصنوعی ذہانت کا مقصد مشینوں کو ایسے کام کرنے کے قابل بنانا ہے جن کے لیے انسانی ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے۔"

تعریفوں سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مصنوعی ذہانت ایک جدید ٹیکنالوجی ہے جو مشینوں کو ذہانت عطا کرتی ہے۔ ماہرینِ لائبریری سائنس اس بات پر متفق ہیں کہ AI علم کے ذخائر کو منظم کرنے اور عام انسان تک مؤثر طریقے سے پہنچانے میں ایک انقلاب لا رہی ہے۔ اس کے ذریعے وقت اور سرمایہ دونوں کی بچت ممکن ہو گئی ہے۔

موجودہ دور میں AI نے علم کے تمام شعبوں میں نئی سرگرمی پیدا کر دی ہے، اور اس کا استعمال ہر ادارے میں تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ خاص طور پر لائبریری سائنس اور لائبریری خدمات میں اس کا کردار نمایاں ہے۔ AI کے ذریعے صارفین کو مواد تک فوری اور درست رسائی حاصل ہوتی ہے۔ لائبریریاں اب صرف کتابوں کا ذخیرہ نہیں رکھتیں بلکہ ڈیجیٹل سنٹر کے طور پر اپنی خدمات فراہم کرتی ہیں۔ AI ٹیکنالوجی نے لائبریریوں کو اس قابل بنایا ہے کہ وہ صارفین کو ان کی ضرورت کے مطابق معلومات چند سیکنڈ میں فراہم کریں، جس سے وقت اور لاگت دونوں کی بچت ہوتی ہے۔

لائبریریوں میں استعمال ہونے والی اہم AI ٹیکنالوجیز:

۱۔ **چیٹ بوٹ:** صارف کے سوالات کا خودکار جواب دیتا ہے۔

۲۔ **ورچوئل ریفرنس اسسٹنٹ:** آن لائن ریفرنس معلومات فراہم کرتا ہے۔

۳۔ **مشین لرننگ الگورتھم:** ڈیٹا کے تجزیے کے بعد خودکار طور پر کتابوں اور مضامین کی سفارش کرتا ہے۔

۴۔ **نیچرل لینگویج پروسیسنگ (NLP):** انسانی زبان کو سمجھ کر اسی زبان میں مواد فراہم کرتا ہے۔

۵۔ **ریکمنڈیشن سسٹم:** صارف کے ذوق اور تحقیقی ضرورت کے مطابق کتابیں تجویز کرتا ہے۔

۶۔ **آواز پر مبنی تلاش:** صارف کو بول کر مواد تلاش کرنے کی سہولت دیتا ہے۔

۷۔ **خود شناخت نظام:** صارف کو خودکار طور پر پہچانتا ہے، خاص طور پر چہرے کی شناخت کے ذریعے۔

۸۔ **خودکار درجہ بندی:** نئی کتابوں کو Dewey Decimal Classification یا LC نظام کے تحت خودکار طور پر درجہ بندی کرتا ہے۔

۹۔ **RFID کے ساتھ AI:** کتابوں کی خودکار چیک اِن اور چیک آؤٹ سہولت فراہم کرتا ہے۔

۱۰۔ **تحقیقی سرقہ کی جانچ:** مقالوں میں نقل کی نشاندہی (Plagiarism Detection) کرتا ہے، جو محققین کے لیے نہایت مفید ہے۔

لائبریری میں مصنوعی ذہانت (AI) کا استعمال

موجودہ زمانہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ اس عہد میں تقریباً ہر شعبے میں جدید تکنیک کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے، اور لائبریریاں بھی اس تبدیلی میں پیچھے نہیں ہیں۔ آج کی لائبریریاں محض کتابوں کا ذخیرہ نہیں بلکہ تحقیق، مطالعہ اور معلومات کی ترسیل کے لیے جدید ترین سہولیات فراہم کرنے والے ڈیجیٹل مراکز بن چکی ہیں۔

لائبریریوں میں AI کے استعمال سے صارفین نہ صرف تحقیقی مواد، کتابیں اور میگزین تلاش کر سکتے ہیں بلکہ ڈیجیٹل کتب اور ای-جرنلز بھی آن لائن پڑھ سکتے ہیں۔ اس ٹیکنالوجی کے آنے سے لائبریری کا استعمال عام لوگوں میں مزید بڑھا ہے۔

ہندوستان میں لائبریری سائنس کے بانی ڈاکٹر ایس آر رنگناتھن، جن کی یومِ پیدائش 21 اگست کو ہر سال "نیشنل لائبریرین ڈے" کے طور پر منائی جاتی ہے، نے 1931ء میں Five Laws of Library Science متعارف کرائے جو آج بھی لائبریری خدمات کی بنیاد سمجھے جاتے ہیں:

۱ کتابیں پڑھنے کے لیے ہیں۔
۲ ہر یوزر کو اس کی کتاب ملے۔
۳ ہر کتاب کو اس کا صارف ملے۔
۴ یوزر کا وقت بچے۔
۵ لائبریری ایک ترقی پذیر ادارہ ہے۔

AI ٹیکنالوجی نے ان قوانین کو مزید مؤثر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے، خاص طور پر چوتھے قانون — "صارف کا وقت بچے" —

مصنوعی ذہانت کے ذریعے لائبریریاں صارف کی دلچسپی اور ضرورت کے مطابق معلومات چند سیکنڈ میں فراہم کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی صارف ہندوستان کے ماضی کی اچھائیوں اور برائیوں سے متعلق مواد چاہے، تو AI فوراً متعلقہ مواد پیش کر دیتا ہے۔

مشہور ماہرِ لائبریری سائنس جیسز ہاروک شیرا (Jesses Harvik Shera) کے مطابق: "لائبریری میں محفوظ ذخائر میں سماج کے بدلتے حالات اور نظریات سے متعلق کتب موجود ہیں، اس لیے لائبریری کو بھی سماج کی ضروریات کے مطابق خود کو جدید ٹیکنالوجی سے اپ گریڈ کرتے رہنا چاہیے۔"

AI ٹیکنالوجی نے اس مشورے کو عملی شکل دی ہے اور لائبریریوں کو وقت کے ساتھ ہم آہنگ رکھنے میں انقلاب برپا کیا ہے۔

AI کے موجودہ عملی استعمالات لائبریری میں

- ڈیجیٹل بکس، ای-جرنلز، آن لائن سرچ سروسز کی بدولت یوزر چند سیکنڈز میں اپنی دلچسپی کا مواد حاصل کر سکتا ہے۔
- Automated Cataloguing: روایتی کیٹلاگنگ کی انسانی غلطیوں کو کم کیا گیا۔ وقت اور محنت کی بچت ہوئی۔
- تحقیقی مواد کی بہتر تلاش AI: سرچ انجنز جیسے Google Search، لائبریری سرچ انجنز کلیدی الفاظ سے فوری نتائج دیتے ہیں۔
- چیٹ بوٹس: 24/7 معلومات کی فراہمی۔ مثال: ASKNYPL (نیویارک پبلک لائبریری) کا چیٹ بوٹ۔

فوائد اور چیلنجز

- یوزر کے وقت اور سرمایہ کی بچت۔
- عالمی سطح سے ڈیجیٹل یا ورچوئل رسائی۔
- تحقیقی معیار میں بہتری۔
- Michael Gorman کے مطابق، ٹیکنالوجی کے ساتھ انسانی اقدار کا تحفظ ضروری ہے، کیونکہ کچھ سوالات اور سیاق و سباق صرف انسان ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں۔
- ٹیکنالوجی سے انسانی عملے کی ضرورت ختم نہیں ہوتی، بلکہ اس کی نوعیت بدل جاتی ہے۔

یوزر کے لیے خدمات میں AI کا استعمال

لائبریری میں مصنوعی ذہانت (AI) کے استعمال سے قارئین کے مطالعہ کا ریکارڈ، دلچسپیوں اور حالیہ دنوں میں پڑھی گئی کتابوں کی بنیاد پر خودکار طور پر ایک سفارش شدہ فہرست (Recommended List) تیار کی جاتی ہے۔ اس فہرست میں شامل کتابیں قارئین کے ذوق اور تحقیقی ضرورت کے عین مطابق منتخب ہوتی ہیں۔ اس سہولت کو جدید لائبریری سائنس میں پرسنلائزڈ ڈیجیٹل شیلف کہا جاتا ہے۔

خصوصی افراد کے لیے سہولیات: ڈیجیٹل دور میں لائبریریاں خصوصی ضرورت کے حامل قارئین کو بھی غیر معمولی سہولتیں فراہم کر رہی ہیں۔ AI ٹیکنالوجی کی مدد سے کتابوں کو آڈیو یا ویڈیو فارمیٹ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے، یا پھر وائس کمانڈ کے ذریعے مواد تک رسائی فراہم کی جاتی ہے، جس سے جسمانی معذوری کے باوجود مطالعہ آسان اور مؤثر ہو جاتا ہے۔

زبانوں کا ترجمہ: اے آئی کے ذریعے مختلف زبانوں کی کتابیں اور مواد قارئین کی مادری زبان میں یا کسی دوسری مطلوبہ زبان میں ترجمہ کیے جا سکتے ہیں۔ اس سے معلومات تک رسائی کا دائرہ وسیع ہوتا ہے اور تحقیق یا مطالعہ کی راہ میں حائل لسانی رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں۔

لائبریری میں AI کے استعمال کے نمایاں فوائد

1 ریفرنس سروسز میں انقلابی تبدیلی: لائبریری کا ریفرنس سیکشن اس کا بنیادی ستون سمجھا جاتا ہے۔ AI کی بدولت قارئین کو تحقیقی موضوعات سے متعلق کتب، مضامین اور ویب لنکس کی فہرست چند سیکنڈ میں فراہم کی جا سکتی ہے۔ مثلاً ماضی کی تہذیب پر تحقیق کرنے والے طالب علم کو محض چند لمحوں میں مستند مواد دستیاب ہو جاتا ہے۔

2 کلاسیفکیشن اور کیٹلاگنگ کی خودکار سہولت: کتابوں کی درجہ بندی (Classification) اور ان کو یونیک نمبر فراہم کرنا ایک وقت طلب اور مشکل عمل تھا۔ AI کے استعمال سے یہ کام چند سیکنڈ میں مکمل ہو جاتا ہے، مثلاً Advance Physics کی کتاب کے لیے خودکار طور پر نمبر 530 مختص کرنا۔ اس عمل میں غلطی کا امکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ اسی طرح آن لائن کیٹلاگنگ سسٹم کے ذریعے کتابوں کی فہرست سازی (Cataloguing) بھی برق رفتاری سے انجام پاتی ہے۔

لائبریری میں AI کے ذریعے یوزر کی دلچسپی کا تجزیہ اور مواد کی فراہمی: ماضی میں لائبریری میں آنے والے یوزر کی دلچسپی کو جاننا اور طویل مدت تک اس کا ریکارڈ محفوظ رکھ کر متعلقہ مواد فراہم کرنا ایک مشکل کام تھا۔ لیکن AI کے استعمال نے یہ عمل انتہائی آسان بنا دیا ہے۔ اب لائبریری سسٹم یوزر کے مطالعہ کی عادات، معلوماتی رجحانات اور تاریخی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے خودکار طور پر نئی کتابوں، میگزینز اور مضامین کی سفارش کرتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے Netflix پر فلموں کی تجاویز دی جاتی ہیں۔

معلومات کی تلاش میں آسانی:

AI ٹیکنالوجی کی مدد سے لائبریری میں سرچ انجن کے ذریعے درست اور جامع معلومات حاصل کرنا نہایت تیز اور آسان ہو گیا ہے۔ یوزر کے سوالات یا تحقیقی موضوع کے مفہوم کی بنیاد پر متعلقہ کتب، مضامین اور آن لائن وسائل چند سیکنڈ میں دستیاب ہو جاتے ہیں۔

مثال کے طور پر، اگر کوئی شخص قدیم شاعری پر مواد تلاش کرنا چاہے تو AI نہ صرف قدیم شعرا بلکہ میر اور غالب سے متعلق مستند مواد فوری فراہم کر سکتا ہے۔

تحقیقی مقالوں کی جانچ اور سرقہ کی پہچان:

AI سسٹمز تحقیقی مقالوں کا تجزیہ کر کے یہ جانچ سکتے ہیں کہ آیا اس میں نقل شدہ مواد (Plagiarism) موجود ہے یا نہیں۔ یہ سہولت خاص طور پر یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات کے لیے بے حد فائدہ مند ہے۔ مثال کے طور پر Grammarly اور Turnitin جیسے AI ٹولز مقالے کو اسکین کر کے اصل اور ماخوذ مواد کی نشاندہی کرتے ہیں۔

لائبریری میں AI کے استعمال کے نقصانات

1۔ ملازمین کی ضرورت میں کمی جب کیٹلاگنگ، کلاسیفکیشن اور ریفرنس سروس جیسے کام خودکار ہو جائیں گے تو اسٹاف کی ضرورت کم ہو جائے گی، خاص طور پر ان ملازمین کے لیے مشکلات پیدا ہوں گی جو صرف روایتی طریقوں پر کام کرتے ہیں۔

2۔ ڈیٹا پرائیویسی کا خطرہ AI یوزر کے مطالعہ، تلاش اور رجحانات کا تجزیہ کرتا ہے۔ اگر یہ ڈیٹا محفوظ کیا جائے تو اس کے لیک ہونے کا خطرہ موجود رہتا ہے۔

3۔ غیر منصفانہ نتائج کا امکان اگر AI سسٹم میں تعصب یا یک طرفہ ڈیٹا شامل ہو تو وہ مخصوص زبان یا مصنف کو کم اہمیت دے سکتا ہے، جو علمی توازن کے خلاف ہے۔

4۔ اعلیٰ تربیت اور مالی وسائل کی ضرورت AI کے مؤثر استعمال کے لیے ماہر عملہ، جدید کمپیوٹر لیب اور خاطر خواہ مالی وسائل درکار ہوتے ہیں۔

5۔ سماجی رابطے میں کمی لائبریری ہمیشہ ایک علمی و سماجی ادارہ رہی ہے جہاں لوگ ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ AI کے بڑھتے استعمال سے لوگ اپنے مقام پر رہ کر مواد حاصل کرنے لگیں گے، جس سے باہمی روابط میں کمی آئے گی۔

6۔ مقامی زبانوں کی کمی زیادہ تر AI ماڈلز مغربی ڈیٹا پر تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اگر مقامی زبانیں شامل نہ کی جائیں تو وہ مواد AI میں دستیاب نہیں ہوگا، جو لائبریری کے بنیادی مقاصد کے حصول میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

مصنوعی ذہانت (AI) لائبریریوں کے لیے ایک انقلابی قدم ہے جو سروسز کو خودکار، تیز اور جدید بنانے میں بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔ اس سے وقت اور وسائل کی بچت ہوتی ہے اور یوزر کو ہر جگہ سے علمی مواد تک رسائی ملتی ہے۔ تاہم، اس کے ساتھ آنے والے چیلنجز جیسے ڈیٹا پرائیویسی، تکنیکی وسائل، اور سماجی روابط میں کمی پر توجہ دینا بھی اتنا ہی ضروری ہے تاکہ لائبریریاں جدیدیت اور انسانی قدروں کا توازن برقرار رکھ سکیں۔

حوالہ:

1.Turning A.M. Mind Jounal (1950). "Computing Machinary and Inteligence".
2.Norving P & Russel, S (2016). Artificial Inteligence A Modern Approach, Pearson.
3.Dr. Shakeel Anjum (2019) Emerging Trends in LIS, Delhi.
4.IFLA Report 2020, AI and LIbraries.
5. McCarthy, J. (1956) Darmouth AI Proposal.

ڈپٹی لائبریرین، ایرا یونیورسٹی سنٹرل لائبریری (لکھنؤ)

مثال کے طور پر، کووڈ-19 کے بعد ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے میدان میں غیر معمولی تیزی آئی، جس نے نہ صرف اس کے استعمال کو فروغ دیا بلکہ لوگوں کے سوچنے، سیکھنے، پڑھنے، لکھنے اور معلومات حاصل کرنے کے طریقوں کو بھی بدل دیا۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس عہد میں دنیا کے ہر کونے میں نئی سے نئی ٹیکنالوجی اپنائی جا رہی ہے، اور لوگ اس سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ تعلیم سے لے کر کھیل، طب سے لے کر پیتھالوجی، آن لائن ٹکٹ بکنگ سے لے کر خریداری، اور بینکنگ سے لے کر اے ٹی ایم کے ذریعے لین دین تک، ہر جگہ جدید ٹیکنالوجی نے اپنی جگہ بنالی ہے۔ کتابوں سے ای بکس تک، روایتی لائبریریوں سے آن لائن اور ورچوئل لائبریریوں تک، ٹیکنالوجی نے علم و مطالعہ کے طریقوں میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ موجودہ دور میں لائبریریوں میں بھی جدید ترین ٹیکنالوجی، خصوصاً مصنوعی ذہانت (AI)، تیزی سے رائج ہو رہی ہے۔

(افسانہ)

خالی مکانوں کے مکین

مسعود تنہا

فاروق نے دروازہ کھولا تو شبانہ کے چہرے پر ایک لمحے کو سکون کا ہلکا سا عکس ابھرا، جیسے وہ اس انتظار میں بیٹھی ہو کہ وہ لوٹے، لیکن اگلے ہی لمحے وہ چہرہ پھر سے ویسا ہی سپاٹ اور اجنبی ہو گیا جیسا کئی مہینوں سے تھا۔ فاروق نے جوتے اتارے، بیگ میز پر رکھا، اور بنا کچھ کہے سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

شبانہ نے کچن میں جا کر چائے کا پانی چولہے پر رکھا، اور کھڑکی سے باہر سست شام کی دھندلی روشنی کو دیکھتی رہی۔ زندگی جیسے ہر لمحہ پس منظر میں جا چکی تھی۔ روز کی یہی ترتیب تھی، ایک جیسی خاموش شامیں، ایک جیسے منتشر دن، اور درمیان میں ایک ایسا خلا، جو لفظوں، آنکھوں یا لمس سے پُر نہ ہو سکا۔

ایک زمانہ تھا جب ان کے درمیان الفاظ کی بھیڑ ہوتی تھی۔ صبح کی چائے پر باتیں، شام کے کھانے پر ہنسی، اور رات کو خوابوں کی سانجھ۔ شبانہ کا ہنسی سے لبریز جملہ آج بھی فاروق کے ذہن میں کبھی کبھی دستک دیتا تھا:

تم خاموش ہوتے ہو تو مجھے لگتا ہے جیسے ہم دو الگ دنیاؤں کے باشندے ہو گئے ہوں..."

مگر اب وہ دن بیت چکے تھے۔ اب وہ دونوں ایک ہی دنیا میں رہتے ہوئے بھی اجنبی تھے۔

فاروق بینک میں اسسٹنٹ منیجر تھا۔ ہر دن کی مشینی مصروفیات، فائلوں، میٹنگز اور رپورٹوں میں الجھ کر وہ اکثر خود کو زندہ لاش سا محسوس کرتا تھا۔ شبانہ نے تعلیم یافتہ اور سلجھی ہوئی عورت کی طرح اس گھر کو، اس رشتے کو سنبھالا تھا، لیکن فاروق کی سرد مہری کے سامنے رفتہ رفتہ اس کا جوش ماند پڑنے لگا۔

ان کے دو بچے تھے، علی اور فاریہ۔ علی اب کالج میں تھا، اور فاریہ اسکول کے آخری سال میں۔ وہ دونوں بھی اس خاموشی کے ماحول سے گھبرا گئے تھے۔ علی اکثر دوستوں کے گھر دیر تک رک جاتا، اور فاریہ نے اپنے آپ کو کتابوں میں گم کر لیا تھا۔ اُن کا گھر اب ایک ایسا مکان بن چکا تھا، جس میں افراد تو بستے تھے، لیکن کوئی مکالمہ، کوئی دھڑکن، کوئی زندگی نہیں تھی۔ صرف سانسیں تھیں، جو چلتی تھیں، اور در و دیوار، جو سنتے نہ تھے۔

ایک دن شبانہ نے امی کے گھر جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ فاروق نے رسمی لہجے میں پوچھا،

کب جاؤ گی؟" "کل۔ دو ہفتے رہوں گی۔"

ٹھیک ہے۔"

بس یہی تین جملے، جیسے دو سرکاری اہلکار کسی کاغذ پر دستخط کے لیے گفتگو کر رہے ہوں۔ شبانہ نے سوچا، شاید فاروق اسے روکے گا، شاید ایک سوال کرے گا، مگر ایسا کچھ نہ ہوا۔ جب وہ اگلے روز سامان کے ساتھ دروازے پر کھڑی تھی، تو فاروق نے محض اتنا کہا:

اپنا خیال رکھنا۔" اور شبانہ نے اس جملے میں بھی ایک رسمی مہربانی محسوس کی، محبت نہیں۔

شبانہ جب اپنے والدین کے گھر پہنچی تو کچھ لمحوں کے لیے زندگی دوبارہ رواں ہوئی۔ اماں نے سر پر ہاتھ پھیرا، اور ابا نے حسبِ معمول اخبارات کے ساتھ سیاسی گفتگو چھیڑ دی۔ چھوٹا بھائی، سعد، جو اب خود بھی شادی شدہ تھا، بہن کو دیکھ کر خوش ہوا، مگر آنکھوں میں تشویش تھی۔ ایک رات جب سب سو گئے، سعد کمرے میں آیا اور بولا،

آپ خوش نہیں ہو... نظر آ رہا ہے۔

شبانہ نے آنکھیں چُرا لیں۔

سب خیریت ہے۔ بس تھکن ہے۔"

سعد مسکرا دیا، مگر اُس کی مسکراہٹ میں خلوص کے ساتھ درد بھی شامل تھا۔

کسی دن دل کا بوجھ بھی ہلکا کر لیا کریں۔ ہم بہن بھائی صرف رسموں کے لیے نہیں ہوتے۔"

شبانہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ وہ بولی نہیں، مگر دل کی ایک پرت جیسے کھل گئی۔ اُسے اپنے اندر کچھ ہلتا محسوس ہوا۔ برسوں کی دبی ہوئی خواہشیں، باتیں، لمس، قربت... سب ایک لمحے میں ایک تصویر بن کر آنکھوں کے سامنے آ گئے۔

فاروق اُدھر گھر میں بالکل تنہا تھا۔ بچوں سے بھی کترانے لگا تھا۔ سناٹا اب محض دیواروں میں نہیں، اُس کے اندر بھی گھر کر چکا تھا۔ جب چائے بنانی پڑی، تو اُسے شبانہ کے ہاتھوں کی گرمی یاد آئی۔ جب الماری سے کپڑے نکالے، تو وہ ترتیب یاد آئی جو وہ دیتی تھی۔ ایک رات علی کمرے میں آیا، اور بولا: ابو... امی سے بات ہوئی؟"

فاروق نے نفی میں سر ہلا دیا۔ "کبھی لگتا ہے، ہم سب مل کے بھی اکیلے ہو گئے ہیں۔"

یہ کہہ کر علی باہر نکل گیا، اور فاروق اپنی جگہ جیسے جم کر رہ گیا۔ اُسے لگا، اس کے بیٹے نے وہ بات کہہ دی ہے جو اس نے برسوں سے اپنے آپ سے بھی نہیں کہی تھی۔

شبانہ واپس لوٹی تو اس کے انداز میں سکون کا ایک ہلکا سا رنگ تھا، جیسے تھوڑا سا خود کو سمجھ آئی ہو۔ فاروق نے دروازہ کھولا، اور کچھ لمحے شبانہ کو دیکھتا رہا۔

آ گئی ہو؟"

ہاں..."

ٹھیک ہو؟" شبانہ چونکی۔ فاروق نے مدتوں بعد کوئی فکر جتانے والی بات کی تھی۔

ہاں۔ اب بہتر ہوں۔

فاروق نے سر ہلایا۔

اچھا ہے۔"

وہ پلٹ گیا، مگر اس کے چہرے پر کچھ تھا... شاید نرمی، شاید پچھتاوا، یا شاید دیر سے جاگی ہوئی کوئی انسیت۔

اُسی رات جب شبانہ چائے بنا کر لائی تو فاروق نے ایک کپ اُس سے لیتے ہوئے کہا،

تم نے ٹھیک کہا تھا، کبھی...... کہ دیواریں بڑھنے لگی ہیں۔"

شبانہ نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا۔

ہاں...... میں نے کہا تھا۔"

مجھے احساس نہیں تھا...... کہ خاموشی بھی ایک جرم بن سکتی ہے۔

شبانہ کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔

خاموشی کبھی کبھار محبت کو دفنا دیتی ہے، فاروق۔"

کمرے میں سناٹا تھا...... لیکن آج کا سناٹا اجنبی نہیں تھا۔ یہ وہ سناٹا تھا جو کسی پرانی، بچھڑی ہوئی محبت کے قدموں کی چاپ سننے سے پہلے چھا جاتا ہے۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا...... اور ان کے درمیان جو خالی پن برسوں سے آباد تھا، آج پہلی بار تھوڑا سا پگھلا۔

(زیر طبع مجموعہ ٹھوکر نیاز بیگ سے)

☆☆☆☆☆☆

وزارت کھیل نے ہندوستانی ٹیبل ٹینس فیڈریشن کی منظوری منسوخ کی

وزارت کھیل نے ہندوستانی ٹیبل ٹینس فیڈریشن کو بڑا جھٹکا دیا ہے۔ انتظامی خامیوں کا حوالہ دیتے ہوئے فیڈریشن کی منظوری کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ فیڈریشن کی طرف سے بار بار انتظامی ناکامی دیکھنے کو مل رہی تھی۔ کھلاڑیوں کے معاملے میں شفافیت بھی ایک مسئلہ بنی ہوئی تھی۔ انہی تمام وجوہات کے پیش نظر یہ فیصلہ لیا گیا۔ بدھ (12 اگست) کو خبر رساں ایجنسی (پی ٹی آئی) کی رپورٹ میں ٹیبل ٹینس فیڈریشن کی منظوری ختم کرنے کی بات کی گئی۔ ہندوستانی وزارت کھیل نے انڈین اولمپک ایسوسی ایشن (آئی او اے) سے کہا کہ ایک ایڈ-ہاک کمیٹی بنائی جائے، جو ملک میں ٹیبل ٹینس کے معاملات کی نگرانی کرے جب تک کہ صحیح گورننس اسٹرکچر بحال نہ ہو جائے۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ "آئی او اے بین الاقوامی ادارے (آئی ٹی ٹی ایف) سے مشاورت کر کے ایک اندرونی ریگولیٹری نظام بنانے کے لیے ضروری اقدامات کرے گا۔ اس میں ایک ایڈ-ہاک کمیٹی بنانا بھی شامل ہے۔ یہ تب تک کیا جائے گا جب تک ٹی ٹی ایف آئی میں صحیح طریقے سے گورننس اسٹرکچر بحال نہیں ہو جاتا۔" وزارت کی جانب سے کہا گیا کہ وقت پر انتخاب نہ کرا پانا اور پہلے جاری کیے گئے وجہ بتاؤ نوٹس کا اطمینان بخش جواب نہ دینا بھی معطلی کی وجوہات میں سے ایک رہا۔ واضح رہے کہ یہ صاف نہیں کیا گیا ہے کہ منظوری کب تک کے لیے منسوخ کی گئی ہے اور اسے کب بحال کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کی ٹیبل ٹینس فیڈریشن میں کام کاج اور مینجمنٹ کو لے کر ہمیشہ سے خدشات رہے ہیں۔

نیٹ پیپر لیک معاملہ

راؤز ایونیو کورٹ نے سی بی آئی کی چارج شیٹ پر لیا نوٹس، سماعت آج

سماعت کے دوران عدالت نے میڈیا میں معاملے کے گواہوں کے نام شائع کیے جانے پر سخت اعتراض کیا

نئی دہلی: (ایجنسی) نیٹ یو جی پیپر لیک معاملے میں راؤز ایونیو کورٹ نے مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کی جانب سے داخل کی گئی چارج شیٹ کا نوٹس لے لیا ہے۔ خصوصی عدالت میں ملزمان پر الزامات طے کرنے کے معاملے پر 13 اگست سے سماعت شروع ہوگی۔ سماعت کے دوران عدالت نے میڈیا میں معاملے کے گواہوں کے نام شائع کیے جانے پر سخت اعتراض کیا۔ عدالت نے کہا کہ یہ انتہائی حیران کن ہے کہ جو بات ابھی عدالت کے سامنے کبھی نہیں گئی، وہ چارج شیٹ کا حصہ ہے اور میڈیا میں سامنے آ رہی ہے۔ عدالت نے کہا کہ میڈیا کی بھی ذمہ داری ہے اور ایسی معلومات کو اس طرح شائع نہیں کیا جانا چاہیے۔ سی بی آئی نے بھی عدالت کو بتایا کہ میڈیا میں بعض گواہوں کے نام شائع کیے جارہے ہیں اور ان میں نابالغ گواہ بھی ہو سکتے ہیں۔ تفتیشی ایجنسی نے کہا کہ چارج شیٹ کے حصوں کو مسلسل اخبارات میں شائع کیا جارہا ہے۔ دریں اثنا، سی بی آئی نے نیٹ یو جی پیپر لیک معاملے میں مزید تفتیش کی اجازت کے لیے عدالت میں درخواست دائر کی ہے۔ عدالت نے اس درخواست پر ملزمان سے جواب طلب کیا ہے اور اس معاملے پر بھی جمعرات کو سماعت ہوگی۔

سی بی آئی نے نیٹ یو جی پیپر لیک معاملے میں تقریباً 20 ہزار صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی ہے۔ چارج شیٹ میں لیش یادو، مانگی لال بیوال، دنیش بیوال، وکاس بیوال، شبھم کھیرنار، دھننجے لوکھنڈے، پرہلاد کلکرنی، تیجس ہرشد کمار، ڈاکٹر منوج شیرورے، شیوراج رگھوناتھ موٹے گاؤنکر، منیشا واگھمارے، منیشا مندھارے اور منیشا سنجے ہولدار کو ملزم بنایا گیا ہے۔ سی بی آئی کے مطابق 3 موضوعاتی ماہرین نے دہلی واقع این ٹی اے کے دفتر کے خفیہ شعبے سے نیٹ امتحان کے سوالات مختلف طریقوں سے باہر نکالے تھے۔ تفتیش میں سامنے آیا کہ خفیہ شعبے سے باہر نکلتے وقت ماہرین کی تلاشی نہیں لی جاتی تھی۔ چارج شیٹ میں کہا گیا ہے کہ این ٹی اے کے خفیہ شعبے میں ماہرین کے داخلے اور خروج کے وقت جانچ یا تلاشی کا کوئی باقاعدہ نظام نہیں تھا۔ اس کے علاوہ وقف شدہ سی سی ٹی وی لائیو فیڈ کی نگرانی کے لیے کنٹرول روم بھی موجود نہیں تھا، جس کی وجہ سے خفیہ ہال میں ماہرین کی سرگرمیوں پر موثر نگرانی نہیں ہوسکی۔ سی بی آئی نے الزام لگایا ہے کہ ایک ملزم نے سوالات کاغذ کی پرچیوں پر لکھ کر چھپا لیے، جبکہ دو دیگر ملزمان نے سوالات یاد کیے اور اپنے ہوٹل کے کمروں میں واپس جا کر انہیں تحریر کیا یا متعلقہ نصابی کتابوں میں متعلقہ مضامین کو نشان زد کیا۔ تفتیش کے مطابق ماہرین کو ترجمہ اور دوبارہ ترجمہ کے دوران عارضی کام کے لیے خفیہ شعبے میں سادہ کاغذ فراہم کیے گئے تھے۔ ملزم پی وی کلکرنی نے انہی کاغذات کا استعمال کرتے ہوئے کیمسٹری کے 135 سوالات اور ان کے جوابی اختیارات مختصراً نوٹ کیے تھے۔ سی بی آئی نے مزید کہا کہ بایولوجی، یعنی نباتیات اور حیوانیات، سے متعلق دستاویز تیجس دھابڑے نے 20 اور 21 اپریل 2026 کو سنیہا انجلی دیشمکھ اور دیا شندے کے نوٹس کی فوٹو کاپی سے ٹائپ کی تھی۔ یہ نوٹس منیشا سنجے واگھمارے نے دھننجے لوکھنڈے کے ذریعے ستیہ جیت سولنکی اور تیجس دھابڑے کو فراہم کیے تھے۔

وزیر اعظم مودی نے نوجوانوں کو ہندوستان کی موجودہ طاقت قرار دیا، خدمت کے جذبے کو اجاگر کیا

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کے روز ہندوستان کے نوجوانوں کو نہ صرف ملک کا مستقبل بلکہ موجودہ دور میں اس کی "سب سے بڑی طاقت" قرار دیتے ہوئے ان کی حساسیت، خدمت کے جذبے اور صلاحیتوں کو سراہا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا، ہمارے نوجوان ساتھی نہ صرف ملک کا مستقبل ہیں بلکہ موجودہ دور میں اس کی سب سے بڑی طاقت بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی حساسیت، خدمت کے جذبے اور صلاحیت کے ذریعے دنیا بھر میں ایک منفرد شناخت بنائی ہے۔ انہوں نے ایک سنسکرت شلوک بھی شیئر کیا: چکشوشا منسا وچا کرمنا چا چتوروِدھم، پرسادیاتی یو لوکام تام لوکونو پرسیداتی۔" اس شلوک کا پیغام یہ ہے کہ جو شخص نظر، ذہن، گفتار اور عمل کے چار ذرائع سے لوگوں کو خوش کرتا ہے یا ان کی خدمت کرتا ہے، معاشرہ بھی بدلے میں اسے محبت اور احترام دیتا ہے۔ وزیر اعظم کے اس پیغام نے نوجوانوں کو ہندوستان کے حال اور مستقبل کی ترقی کے مرکز میں رکھا، جبکہ ہمدردی، خدمت اور انفرادی صلاحیت کی اقدار کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے عالمی سطح پر ملک کا نام روشن کرنے میں ہندوستانی نوجوانوں کے کردار کو بھی اجاگر کیا۔ مسٹر مودی نے قومی تعمیر میں نوجوانوں کی شمولیت کی اہمیت پر بارہا زور دیا ہے، خاص طور پر جدت طرازی، کاروباری صلاحیت، مہارت کی ترقی، ٹیکنالوجی اور عوامی خدمت کے شعبوں میں۔ حکومت نے ملک کی نوجوان آبادی کو ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے اپنے وسیع تر وژن کو آگے بڑھانے میں ایک بنیادی طاقت کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ صلاحیت کے ساتھ ساتھ حساسیت اور خدمت کے جذبے کو اجاگر کرتے ہوئے، وزیر اعظم کے اس تازہ ترین پیغام کا مقصد یہ واضح کرنا تھا کہ ہندوستانی نوجوانوں کا تعاون صرف معاشی اور پیشہ ورانہ کامیابیوں تک محدود نہیں ہے۔ اس پیغام نے یہ بھی واضح کیا کہ معاشرے کے ساتھ ان کا لگاؤ، عوامی خدمت سے ان کی وابستگی اور وسیع تر برادری میں اپنا حصہ ڈالنے کا جذبہ، ملک کی پیشرفت کے لیے اتنا ہی اہم ہے۔

بہار: آسمانی بجلی کی زد میں آنے کے سبب بانکا لکھی سرائے، نوادہ اور جموئی میں 12 جاں بحق

جموئی (ایجنسی) بہار کے بانکا، لکھی سرائے اور جموئی اضلاع میں آسمانی بجلی کی زد میں آنے کے سبب 9 افراد کی دردناک موت ہوگئی جبکہ 9 افراد شدید طور پر جھلس گئے۔ مرنے والوں میں زیادہ تر خواتین شامل ہیں۔ اس حادثے پر وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے اور تمام مہلوکین کے لواحقین کو 4-4 لاکھ روپے کی امدادی رقم دینے کی ہدایت دی ہے۔ دوسری جانب نوادہ ضلع کے رجولی میں بھی اچانک بدلے موسم کے دوران دھان کی روپائی کررہے 3 مزدوروں کی آسمانی بجلی گرنے سے جان چلی گئی۔ بانکا ضلع میں آسمانی بجلی گرنے کے مختلف واقعات میں مجموعی طور پر 5 لوگوں کی موت ہوگئی اور کئی لوگ جھلس گئے۔ چاندن کے بوڑا-سوئیا گاؤں میں منگل کو دھان کی روپائی کے لیے گئیں کوشامی دیوی (45)، رینو دیوی (40) اور رنکو دیوی (45) کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ اہل خانہ کو کھانا پہنچانے آئے 2 بچے سوربھ کمار (10) اور رانی کماری (12) جھلس گئے۔ بارش سے بچنے کے لیے سبھی ایک اونچی جھاڑی کے نیچے کھڑے ہوئے تھے تبھی یہ حادثہ ہوا۔ اس کے علاوہ بونسی کے سرائے گاؤں میں کھیت جارہے سریش یادو (70) اور سفیانہ خاتون (50) کی جان چلی گئی جبکہ مادھوری دیوی (42)، نسیمہ خاتون (40) و ایک دیگر خاتون جھلس گئیں۔ اسی طرح بینا موہن پور میں ظہیرہ خاتون (50) اور مریم خاتون (40) جھلس گئیں۔ لکھی سرائے اور جموئی اضلاع میں بھی آسمانی بجلی نے بھاری تباہی مچائی ہے۔ لکھی سرائے کے چانن علاقے کے تحت بنو بگیچہ بہیار میں دھان کی روپائی کے دوران ماں، بیٹی اور دیورانی اس کی زد میں آ گئیں، جن میں سریندر یادو کی بیٹی کومل کماری (17) اور چچی روداد دیوی (50) کی موت ہوگئی جبکہ ماں دھنونتی دیوی جھلس گئیں۔

لال قلعہ، چاندنی چوک اور رنگ روڈ پر نو انٹری

15 اگست کے پیش نظر ٹریفک ایڈوائزری جاری

نئی دہلی: (ایجنسی) جشن یوم آزادی کی تیاریوں کے سلسلے میں دہلی ٹریفک پولیس نے 13 اگست کی فل ڈریس ریہرسل اور 15 اگست کی مرکزی تقریب کے لیے ٹریفک ایڈوائزری جاری کی ہے۔ دونوں دن لال قلعہ اور آس پاس کے علاقوں میں صبح 4 بجے سے 10 بجے تک کئی اہم سڑکیں عام گاڑیوں کے لیے بند رہیں گی۔ ان راستوں پر صرف پاس لگی ہوئی مجاز گاڑیوں کو آمدورفت کی اجازت ہوگی۔ نیتاجی سبھاش مارگ، لوتھین روڈ، ایس پی مکھرجی مارگ، چاندنی چوک روڈ، نشادراج مارگ، ایسپلینیڈ روڈ اور راج گھاٹ سے آئی ایس بی ٹی تک رنگ روڈ پر ٹریفک پابندیاں عائد رہیں گی۔ اس کے علاوہ انڈیا گیٹ سی-ہیکساگن، تلک مارگ، متھرا روڈ، بی ایس زیڈ مارگ، جے ایل این مارگ اور رنگ روڈ کے کچھ حصوں سے بھی عام لوگوں کو گریز کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

13 اگست کی ریہرسل کے لیے 12 اگست رات 12 بجے سے 13 اگست صبح 11 بجے تک نظام الدین کھٹہ سے وزیر آباد برج کے درمیان مال بردار گاڑیوں کی آمدورفت بند رہے گی۔ وہیں مہارانا پرتاپ آئی ایس بی ٹی اور سرائے کالے خان آئی ایس بی ٹی کے درمیان بین ریاستی بسیں بھی نہیں چلیں گی۔ اس کے بعد 14 اگست کی رات 12 بجے سے 15 اگست کی صبح 11 بجے تک یہی انتظام نافذ رہے گا۔ ڈی ٹی سی اور کلسٹر بسوں کے کئی روٹس تبدیل کیے جائیں گے۔ لال قلعہ، جامع مسجد اور پرانی دہلی ریلوے اسٹیشن کی جانب جانے والی بسوں کو کئی مقامات پر پہلے ہی روک کر متبادل راستوں پر بھیج دیا جائے گا۔ عام بس سروس صبح 11 بجے کے بعد بحال کردی جائے گی۔

جنوبی دہلی سے شمالی دہلی جانے والے لوگ اروبندو مارگ، صفدر جنگ روڈ، کمال عطاترک مارگ، کوٹلیہ مارگ، مدر ٹریسا کریسنٹ، پارک اسٹریٹ، مندر مارگ، پنچ کوئیاں روڈ اور رانی جھانسی روڈ کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کناٹ پلیس، منٹو روڈ، بھوبھوتی مارگ، اجمیری گیٹ اور نیا بازار کے راستے سے بھی سفر کیا جاسکتا ہے۔ مشرقی اور مغربی دہلی کے درمیان آنے جانے والی گاڑیاں این ایچ-24/این ایچ-9، نظام الدین کھٹہ، بارا پولا روڈ اور رنگ روڈ کا استعمال کرسکتی ہیں۔ ڈی این ڈی سے آنے والی گاڑیوں کو بھی بارا پولا روڈ کے ذریعے آگے جانے کا متبادل راستہ ملے گا۔ پرانی دہلی اور نئی دہلی ریلوے اسٹیشن، کشمیری گیٹ آئی ایس بی ٹی، ایل این جے پی اسپتال اور کستوربا اسپتال جانے والے مسافروں کے لیے بھی متبادل راستے مقرر کیے گئے ہیں۔ مسافروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ گھر سے نکلنے سے پہلے اپنے راستے کی ضرور جانچ کرلیں اور وقت سے پہلے روانہ ہوں۔ سکیورٹی کے پیش نظر کیمرہ، دوربین، چھتری، ہینڈ بیگ، بریف کیس، ٹرانزسٹر، لائٹر، ٹفن باکس اور پانی کی بوتل جیسی اشیا کو تقریب گاہ کی جانب نہ لے جانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ کسی مشتبہ شخص یا چیز کے نظر آنے پر فوری طور پر پولیس کو اطلاع دینے کی اپیل کی گئی ہے۔

مراٹھی کا علم نہ رکھنے والے آٹو رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لائسنس ہوں گے منسوخ، ریاستی حکومت کا اعلان

ایک ماہ کے نوٹس کے بعد بھی زبان نہ سیکھنے پر لائسنس 3 ماہ معطل اور مسلسل خلاف ورزی پر مستقل منسوخ کیا جاسکے گا

ممبئی: (ایجنسی) مہاراشٹر حکومت نے آٹو رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی زبان کا عملی علم لازمی قرار دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ زبان سے ناواقف ڈرائیوروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور قواعد پر عمل نہ کرنے کی صورت میں ان کے لائسنس منسوخ کیے جاسکتے ہیں۔ مہاراشٹر کے وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک نے بدھ کو اعلان کیا کہ ممبئی سمیت پورے مہاراشٹر میں آٹو رکشہ اور ٹیکسی چلانے والے ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی کا کام چلاؤ علم ضروری ہوگا۔ حکومت اس سلسلے میں بدھ کو ایک سرکاری حکم نامہ جاری کرنے والی ہے، جس کے تحت موٹر وہیکل ایکٹ، 1988 کے تحت مہاراشٹر موٹر وہیکل (ترمیمی) قواعد، 2026 نافذ ہوں گے۔ ترمیم شدہ قواعد کے مطابق، جن ڈرائیوروں میں مراٹھی بولنے کا عملی یا کام چلاؤ علم نہیں ہوگا، انہیں پہلے ایک ماہ کا نوٹس دیا جائے گا۔ اگر وہ اس مدت کے اندر زبان سیکھنے میں ناکام رہتے ہیں تو ان کے ڈرائیونگ لائسنس کے اجازت نامے کو زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے لیے معطل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد بھی قواعد کی خلاف ورزی جاری رہنے پر اجازت نامہ مستقل طور پر منسوخ کیا جاسکے گا۔ وزیر پرتاپ سرنائک نے کہا کہ یہ کوئی نیا قانون نہیں ہے بلکہ 1989 سے موجود ایک ضابطے کو سختی سے نافذ کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ڈرائیوروں کو مراٹھی سیکھنے کے لیے 15 اگست تک کا وقت دیا تھا۔ کئی ڈرائیوروں نے اس دوران زبان سیکھی، تاہم کچھ لوگ اب بھی مراٹھی سیکھنے سے انکار کر رہے ہیں۔

سرنائک نے کہا کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو، اس لیے ڈرائیوروں کو زبان سیکھنے کے لیے مناسب وقت دیا گیا، لیکن جو لوگ جان بوجھ کر قواعد کی خلاف ورزی کریں گے، ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ مہاراشٹر موٹر وہیکل قواعد، 1989 کے قاعدہ 4 کی ذیلی دفعہ (4) میں ترمیم کرکے مراٹھی زبان کے 'کام چلاؤ علم' کو ڈرائیور اتھارائزیشن کے لیے لازمی اہلیت میں شامل کیا گیا ہے۔ نئے ضابطے کے تحت ڈرائیوروں کو دیگر شرائط کے ساتھ مراٹھی زبان میں عملی مہارت بھی ثابت کرنا ہوگی۔ نئے شامل کیے گئے قاعدہ 22 (3اے) کے تحت الیکٹرانک میٹر والی ایپ پر مبنی موٹر کیب چلانے والے ڈرائیوروں کے لیے بھی مراٹھی کا کام چلاؤ علم لازمی ہوگا۔ لائسنسنگ حکام کو پہلی بار قواعد کی خلاف ورزی پر اجازت نامہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے لیے معطل کرنے اور بار بار خلاف ورزی کی صورت میں اسے مستقل طور پر منسوخ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اسی طرح قاعدہ 78 کی ذیلی دفعہ (2) میں نئی شق شامل کرکے پرمٹ ہولڈرز کے لیے بھی مراٹھی کا عملی علم ضروری کر دیا گیا ہے۔ ترمیم شدہ قاعدہ 85 (1) کے تحت کیب اور ٹیکسی پرمٹ کی تجدید کے لیے مقامی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی تسلی کے مطابق مراٹھی زبان میں عملی مہارت کا ثبوت دینا بھی ضروری ہوگا۔

کاویری آبی تنازع پر کرناٹک بند کے حوالے سے تنظیموں میں اختلافات

بنگلورو، (یو این آئی) تمل ناڈو کو کاویری دریا کا پانی چھوڑے جانے کی مخالفت میں جمعرات کے روز مجوزہ کرناٹک بند کے حوالے سے بدھ کے روز تذبذب اور غیر یقینی کی صورتحال برقرار رہی۔ مختلف کنڑ نواز تنظیموں کے درمیان بند کے حوالے سے باہمی اتفاق رائے قائم نہیں ہوسکا ہے۔ بند کے حامی تمل ناڈو کو پانی چھوڑے جانے کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں اور ساتھ ہی میکے داتو، مہادائی اور کلاسا-بندوری جیسے طویل مدتی آبپاشی منصوبوں کو جلد مکمل کرنے کا مطالبہ بھی کر رہے ہیں۔ اس احتجاج کی فوری وجہ کاویری واٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی وہ ہدایت ہے جس میں کرناٹک کو اگلے 15 دنوں کے لیے تمل ناڈو کو روزانہ 000,12 کیوسک پانی چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس ہدایت سے کسانوں اور کنڑ تنظیموں میں شدید غصہ پایا جاتا ہے۔ مظاہرین کا موقف ہے کہ تمل ناڈو کو پانی دینے سے قبل کرناٹک کو پینے کے پانی اور زراعت سے متعلق اپنی ضروریات پوری کرنی چاہئیں۔

چندر شیکھرن کے استعفیٰ کے باعث ٹاٹا گروپ کے بڑے اسٹاک 'کریش'، 50 ہزار کروڑ روپے سے زائد کا نقصان

ٹاٹا سنز کے چیئرمین کے عہدے سے این چندر شیکھرن نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کے استعفیٰ دینے کی خبر آتے ہی بدھ کو کاروبار کے دوران ٹاٹا گروپ کے تمام شیئرز میں بھاری گراوٹ دیکھنے کو ملی۔ خاص طور پر ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز (ٹی سی ایس)، تیجس نیٹورکس اور ٹاٹا موٹرس سب سے زیادہ گرے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق ٹاٹا گروپ کے تمام شیئرز میں بھاری گراوٹ کی وجہ سے ٹاٹا گروپ کے مارکیٹ کیپ میں بھاری گراوٹ آئی۔ مجموعی طور پر 50 ہزار کروڑ روپے سے زائد کا نقصان ہوا ہے۔ ٹاٹا سنز کا عہدہ چھوڑنے کے بعد این چندر شیکھرن دوبارہ چیئرمین کے عہدے کے لیے اپلائی نہیں کریں گے۔ انہوں نے یہ عہدہ 18 اگست کو ہونے والی ٹاٹا گروپ کی سالانہ جنرل میٹنگ (اے جی ایم) سے قبل چھوڑا ہے۔ حالانکہ اب بھی وہ بورڈ کے رکن برقرار رہیں گے۔ واضح رہے کہ این چندر شیکھرن کے استعفیٰ کی خبر آنے کے بعد ٹی سی ایس کے شیئرز میں 5.59 فیصد کی گراوٹ آئی، جس سے یہ ٹاٹا گروپ کے شیئرز میں سب سے زیادہ گراوٹ درج کرنے والا شیئر بن گیا۔ تیجس نیٹورکس میں 2.17 فیصد کی گراوٹ آئی، جبکہ ٹاٹا موٹرس پی وی شیئر میں 3 فیصد کی گراوٹ درج کی گئی۔ اس کے علاوہ ٹاٹا کمیونیکیشنز کے شیئرز میں 1.25 فیصد کی گراوٹ آئی، جبکہ ٹاٹا ایلکسی کے شیئرز میں 1.19 فیصد کی گراوٹ درج کی گئی۔ ٹاٹا پاور کے شیئرز میں 2 فیصد اور ٹاٹا اسٹیل کے شیئرز میں 0.99 فیصد کی گراوٹ آئی۔ انڈین ہوٹلز کمپنی کے شیئرز 0.83 فیصد گرے، ٹاٹا ٹیلی سروسز (مہاراشٹر) کے شیئرز 0.80 فیصد گرے اور وولٹاس کے شیئرز 0.56 فیصد نیچے آئے۔ ٹاٹا کیپیٹل میں 0.23 فیصد کی گراوٹ آئی جبکہ ٹرینٹ میں 0.13 فیصد کی گراوٹ درج کی گئی۔ اسی طرح ٹاٹا انویسٹمنٹ کے شیئرز میں 0.78 فیصد کی گراوٹ آئی ہے۔ نیلکو کے شیئرز میں 1.64 فیصد کی گراوٹ ہے۔ ٹاٹا کمرشل وہیکل کے شیئرز میں 2.34 فیصد کی گراوٹ ہے۔ ٹاٹا گروپ کی سرکردہ کمپنی ٹائٹن کے شیئرز میں بھی 2.30 فیصد کی گراوٹ دیکھنے کو ملی ہے۔ ٹاٹا گروپ کے ٹرینٹ شیئر میں بھی گراوٹ دیکھی جارہی ہے۔ ٹاٹا کنزیومر پروڈکٹس کے شیئرز میں بھی 1.67 فیصد کی گراوٹ آئی ہے۔

بارش سے بھرت پور کے بیانہ میں نظام زندگی درہم برہم

بھرت پور، (یو این آئی) راجستھان کے بھرت پور کے بیانہ علاقے میں منگل کی دیر شام ہوئی موسلا دھار بارش کے بعد کچھ دیر کے لیے معمولات زندگی درہم برہم ہوگئے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق قصبے میں سڑکوں پر پانی کے تیز بہاؤ کے ساتھ دو پہیہ گاڑیاں اور دیگر سامان بہہ گیا، جبکہ بارش کا پانی دکانوں میں داخل ہوگیا۔ اناج منڈی میں رکھی فصلیں بھیگ گئیں۔ اس دوران علاقے کے قدرتی آبشار بھی رواں ہوگئے۔ بارش کے بعد قصبے کے کئی علاقوں میں گھٹنوں تک پانی جمع ہوگیا۔ سڑکوں پر تیز بہاؤ اور جگہ جگہ گہرے گڑھے ہونے کی وجہ سے دو پہیہ گاڑی سواروں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

کبھی تکنیکی خامیاں، کبھی اے سی خراب تو کبھی نشے میں پائلٹ

فضا میں ہندوستانی ایوی ایشن کی سنگین لاپرواہی!

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ہندوستانی ہوا بازی کا شعبہ اس وقت انتہائی نازک دور سے گزر رہا ہے۔ گزشتہ کچھ ہفتوں میں یکے بعد دیگرے تکنیکی خامیاں، ایمرجنسی لینڈنگ، عملے کے اراکین کی لاپرواہی اور پروازوں میں ہو رہی تاخیر کی خبریں موصول ہو رہی ہیں، جس نے ایئر لائنز کے مینٹیننس پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ خواہ وہ پھوکیت سے دہلی آ رہی ایئر انڈیا کی فلائٹ میں آئی دقت ہو یا اسپائس جیٹ کے اے سی میں خرابی ہو۔ گزشتہ چند دنوں میں فلائٹس سے متعلق کتنے معاملات سامنے آئے ہیں، آئیے ذیل میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ منگل کو کولکاتہ سے چنئی آ رہی انڈیگو کی فلائٹ 6ای-723 کے بائیں انجن میں لینڈنگ سے عین قبل خرابی آ گئی تھی۔ اس فلائٹ میں 224 مسافر سوار تھے۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر ذرائع کے حوالے سے شائع خبر کے مطابق پائلٹ کی اطلاع کے بعد چنئی ایئرپورٹ پر گزشتہ کل دیر رات 29:11 بجے مکمل طور پر ایمرجنسی نافذ کی گئی۔ طیارہ نے 37:11 بجے رنوے 25 پر محفوظ لینڈنگ کی۔ تمام 224 مسافر اور عملے کے اراکین محفوظ ہیں۔ منگل کو ہی وارانسی ایئرپورٹ پر اچانک پروازوں کی آمدورفت کو روکنا پڑا تھا۔ رنوے پر آئی تکنیکی خرابی کی وجہ سے تقریباً 2 گھنٹے تک کوئی بھی فلائٹ اڑان نہیں بھر سکی اور نہ ہی کسی طیارہ کی لینڈنگ ہو پائی تھی۔ ایئرپورٹ اتھارٹی کے مطابق رنوے میں آئی تکنیکی خرابی کا بروقت پتہ لگا لیا گیا اور ضروری جانچ کے بعد اسے ٹھیک کر دیا گیا۔ اسی وجہ سے کسی بھی طرح کے حادثے سے بچا جاسکا۔

دہلی سے پونے جا رہی اسپائس جیٹ کی فلائٹ میں اڑان بھرنے سے قبل ہی اے سی خراب ہوگیا۔ اے سی خراب ہونے کی وجہ سے مسافر غصے میں آ گئے۔ فلائٹ میں مسافروں کے ہنگامہ کرنے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر خوب وائرل ہو رہی ہے۔ دوسری جانب پھوکیت سے دہلی آ رہی ایئر انڈیا کی پرواز اے آئی 2379 اچانک 300 فیٹ نیچے آ گئی تھی۔ اس دوران 24 افراد کو چوٹیں آئیں تھیں، طیارہ میں 137 مسافر سوار تھے۔ پہلے اسے ٹربلونس کہا گیا تھا لیکن اب صرف اتنا کہا گیا ہے کہ طیارہ کی اونچائی میں اچانک تبدیلی آئی تھی۔ ایئر کرافٹ ایکسیڈنٹ انویسٹی گیشن بیورو (اے اے آئی بی) نے اس کی تحقیقات اپنے ہاتھ میں لی ہے اور اب حیران کر دینے والا انکشاف ہوا ہے۔ رپورٹس کے مطابق فلائٹ کے پائلٹ ان کمانڈ کا 'سائیکو ایکٹو سبسٹنس ٹیسٹ' کرایا گیا تھا، جو شروعات میں پازیٹو آیا تھا۔ اس کے بعد سیمپل کو ایک اور لیب میں بھیجا گیا تھا۔ لیب سے آئی رپورٹ میں کنفرم ہوگیا ہے کہ پائلٹ نے گانجا کا استعمال کیا ہوا تھا۔ واقعے کے وقت پائلٹ کاک پٹ میں اپنی سیٹ پر تھے یا نہیں اس کو لے کر سوال اٹھ رہے ہیں۔ فلائٹ کے اچانک نیچے آنے پر کو-پائلٹ نے کمان سنبھالی تھی۔ انہوں نے طیارے کو مستحکم کیا اور اسے دہلی میں بحفاظت لینڈ کرایا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ ان دنوں ہو رہی بارش کا اثر نوئیڈا انٹرنیشنل پر صاف طور سے دیکھنے کو مل رہا ہے۔ ایئرپورٹ پر کئی فیٹ تک پانی بھر گیا۔ یہ پانی ایگزٹ گیٹ کے انڈر پاس پر جمع تھا، جس کی وجہ سے لوگوں کو باہر جانے میں دقت پیش آ رہی تھی۔

مساجد، مدارس اور دیگر مذہبی اداروں کے پولیس سروے پر اے پی سی آر کی وضاحت کا مطالبہ

نئی دہلی، (یو این آئی) ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (اے پی سی آر) کے مغربی بنگال چیپٹر نے ریاست کے مختلف علاقوں میں مساجد، مدارس، عیدگاہوں اور مزارات کی انتظامیہ کو مبینہ طور پر فراہم کیے جانے والے سروے فارمس پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مغربی بنگال حکومت اور پولیس سے ان کی قانونی حیثیت، مقصد اور اختیار کے بارے میں واضح اور عوامی وضاحت کا مطالبہ کیا ہے۔ اے پی سی آر کے مطابق، اس کے پاس دستیاب سروے فارمس میں متعلقہ مذہبی اداروں کے انتظامی ڈھانچے اور حیثیت سے متعلق متعدد معلومات طلب کی گئی ہیں۔ ان میں ادارے کی مذہبی وابستگی، زمین کی ملکیت، مالی وسائل اور فنڈنگ، غیر ملکی زائرین یا طلبہ کی آمد، ماضی کے مقدمات، ایف آئی آر اور چارج شیٹس کے علاوہ بعض سیاسی یا تنظیمی نوعیت کی معلومات بھی شامل ہیں۔ اے پی سی آر کا کہنا ہے کہ مذہبی اداروں سے اس نوعیت کی حساس معلومات کا حصول ایک سنجیدہ انتظامی اور قانونی معاملہ ہے۔ ایسی کوئی بھی کارروائی واضح، قابل شناخت اور باقاعدہ سرکاری حکم، مجاز اتھارٹی اور متعین قانونی دائرۂ کار کے تحت ہونی چاہیے، تاکہ متعلقہ اداروں کو یہ معلوم ہو کہ معلومات کس اختیار کے تحت، کس مقصد کے لیے اور کس قانونی بنیاد پر طلب کی جارہی ہیں۔ تنظیم کے مطابق، اس وقت اس کے پاس موجود فارمس میں کسی واضح حکومتی نوٹیفکیشن، میمو نمبر، تاریخ، جاری کرنے والی اتھارٹی یا مخصوص قانونی شق کا حوالہ نمایاں طور پر موجود نہیں ہے۔ اس صورتِ حال میں اے پی سی آر نے ایک بنیادی اور جائز سوال اٹھایا ہے کہ اگر یہ فارم کسی سرکاری یا پولیس حکم کے تحت جاری کیے گئے ہیں تو متعلقہ حکم نامہ متعلقہ مذہبی اداروں اور عوام کے سامنے کیوں نہیں رکھا گیا؟

اے پی سی آر نے خاص طور پر ان سوالات پر تشویش ظاہر کی ہے جن میں مساجد اور دیگر مذہبی اداروں کی مذہبی یا مسلکی وابستگی سے متعلق معلومات طلب کی گئی ہیں۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ حکام کو واضح کرنا چاہیے کہ ایسی معلومات حاصل کرنے کا مقصد کیا ہے، یہ معلومات سروے کے مبینہ انتظامی مقصد سے کس طرح متعلق ہیں اور ان کا استعمال کس قانونی و انتظامی ضرورت کے تحت کیا جائے گا۔ اے پی سی آر نے اس امر کی بھی وضاحت کی ہے کہ محکمہ اقلیتی امور و مدرسہ تعلیم، مغربی بنگال کی جانب سے شروع کیا گیا ریاست گیر مدرسہ سروے ایک الگ معاملہ ہے۔ کسی مجاز سرکاری محکمے کی جانب سے منظور شدہ مدرسہ سروے کا وجود، بذاتِ خود، پولیس یا کسی دوسرے ادارے کے ذریعے الگ نوعیت کے فارم جاری کرنے یا اضافی اور حساس معلومات جمع کرنے کے اختیار کا ثبوت نہیں بن سکتا۔ ہر الگ سروے یا معلومات جمع کرنے کی کارروائی کی اپنی واضح قانونی اور انتظامی بنیاد ہونی چاہیے۔ اے پی سی آر نے مغربی بنگال حکومت اور مغربی بنگال پولیس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عوامی طور پر واضح کریں کہ:

یہ سروے فارم کس سرکاری یا پولیس اتھارٹی کی جانب سے جاری کیے گئے ہیں؟

ان کے اجرا کی قانونی اور انتظامی بنیاد کیا ہے؟

مذہبی اداروں سے یہ معلومات کس مخصوص مقصد کے لیے طلب کی جارہی ہیں؟ اور

جمع کی جانے والی معلومات تک کن حکام یا اداروں کو رسائی حاصل ہوگی، انہیں کس طریقے سے محفوظ رکھا جائے گا اور مستقبل میں ان کا استعمال کس ضابطے کے تحت کیا جائے گا؟

سلطان پور میں بی جے پی کی ترنگا یاترا کے دوران ہنگامہ

ترنگا یاترا کے روٹ کی تبدیلی پر تنازع، حامی بے قابو، نپس صدر کا بی جے پی ضلعی جنرل سکریٹری پر من مانی کا الزام

سلطان پور۔ (ایجنسی) سلطان پور کے لمبھوا میں بدھ کو منعقدہ ترنگا یاترا کے روٹ میں تبدیلی کو لے کر تنازع کھڑا ہوگیا۔ نگر پنچایت صدر اویناش سنگھ 'انگد' نے بی جے پی کے ضلع جنرل سکریٹری وجے کمار ترپاٹھی پر من مانی طریقے سے روٹ تبدیل کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ روٹ میں تبدیلی کے باعث یاترا مقررہ مقام پر ختم نہیں ہوسکی اور ہزاروں لوگوں کے لیے تیار کیا گیا کھانا ضائع ہوگیا۔ یہ ترنگا یاترا لمبھوا کے سرووِدیہ انٹر کالج سے شروع ہوکر شہید ویر عبدالحمید پارک، چوکیہ موڑ پر ختم ہونی تھی۔ یاترا کے کنوینر اوم پرکاش ترپاٹھی کی قیادت میں انٹر کالج کے طلبہ وطالبات نے اس میں حصہ لیا۔ تاہم، یاترا سرووِدیہ انٹر کالج سے دیارا روڈ، پکھولی روڈ ہوتے ہوئے واپس انٹر کالج پر ہی ختم کردی گئی۔ یاترا کے اختتام کے بعد جب ضلع جنرل سکریٹری وجے کمار ترپاٹھی گھر جارہے تھے، اسی دوران نگر پنچایت صدر اویناش سنگھ 'انگد' نے اپنے حامیوں کے ساتھ انہیں چوکیہ موڑ چوراہے پر گھیر لیا۔ اس دوران حامیوں نے ضلع جنرل سکریٹری کے خلاف 'مردہ باد' کے نعرے بھی لگائے۔ نگر پنچایت صدر اویناش سنگھ 'انگد' نے بتایا کہ ترنگا یاترا کا پروگرام ایک ہفتہ قبل لمبھوا بلاک ہیڈکوارٹر پر منعقدہ تنظیمی میٹنگ میں طے کیا گیا تھا۔ اس میں مختلف ذمہ داریاں سونپی گئی تھیں۔ یاترا صبح 11 بجے سرووِدیہ انٹر کالج سے شروع ہوکر شہید ویر عبدالحمید پارک پر ختم ہونی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ یاترا میں شامل ہونے والے اسکاوٹ/گائیڈ بچوں، بی جے پی کارکنوں، عہدیداروں اور مقامی لوگوں کے لیے بڑے پیمانے پر ناشتے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی ایس ڈی ایم، سی او اور ایس او کو بھی یہی روٹ پروٹوکول دیا گیا تھا۔ انگد سنگھ کا الزام ہے کہ یاترا شروع ہونے کے وقت بی جے پی کے ضلع جنرل سکریٹری وجے ترپاٹھی نے اچانک پورے پروگرام اور یاترا کے روٹ میں تبدیلی کردی۔ ترنگا یاترا کو شہید ویر عبدالحمید پارک تک لے جانے کے بجائے لمبھوا بازار میں واقع دھوپاپ روڈ سے موڑ کر واپس سرووِدیہ انٹر کالج لے جاکر ختم کردیا گیا۔ اس کے باعث 4 سے 5 ہزار لوگوں کے لیے رات بھر میں تیار کرایا گیا کھانا مکمل طور پر ضائع ہوگیا۔ صدر نے کہا کہ لمبھوا میں شہید ویر عبدالحمید کا مجسمہ نصب ہے اور ایسے قومی پروگرام کا اختتام ان کے پارک پر نہ ہونا ان کے ساتھ ساتھ مقامی کارکنوں کی بھی بے حرمتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کچھ عہدیدار پرانی رنجش اور ذاتی مخالفت کی وجہ سے اس طرح کے من مانے فیصلے کرکے کارکنوں کو ہراساں کررہے ہیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ نپس انتخابات میں وجے پرتاپ ترپاٹھی بی جے پی امیدوار کی حیثیت سے صدر کے عہدے کے لیے امیدوار تھے، جنہیں آزاد امیدوار اویناش سنگھ نے شکست دی تھی۔ بعد میں اویناش سنگھ لکھنؤ دفتر میں پارٹی میں شامل ہوگئے تھے۔ نپس صدر اویناش سنگھ نے کہا کہ "میں نے تمام انتظامات کر رکھے تھے، لیکن ضلع جنرل سکریٹری نے یاترا کو دوسرے راستے سے موڑ دیا۔" دوسری جانب ضلع صدر سشیل ترپاٹھی نے کہا کہ انہیں پورے معاملے کی معلومات نہیں ہے۔ لمبھوا۔ مقامی ترنگا یاترا کے لیے جمکھوری کے رہنے والے اوم پرکاش ترپاٹھی کو کنوینر بنایا گیا تھا۔ یاترا کا راستہ طے کرنے کے سلسلے میں ایس ڈی ایم اور سی او کے ساتھ ان کی میٹنگ بھی ہوچکی تھی۔ راستہ تبدیل کیے جانے سے ناراض یاترا کے کنوینر اوم پرکاش آدھے راستے سے ہی واپس لوٹ گئے۔ لمبھوا۔ سماج وادی پارٹی کے سابق رکن اسمبلی سنتوش پانڈے نے سوشل سائٹ پر اس معاملے کو لے کر بی جے پی کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کے عہدیداروں کو نظم وضبط سے عاری قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "کارکنوں نے عہدیدار کی لنکا لگا دی ہے۔" سوشل سائٹ پر کارکنوں سے گھرے ضلع جنرل سکریٹری وجے پرتاپ ترپاٹھی کی ویڈیو بھی پوسٹ کی گئی ہے۔

۲۸ صفر: غمگین فضاء میں تابوت برآمد، عقیدت مندوں نے آہ وزاری کے ساتھ نوحہ اور سینہ زنی کی

امروہہ: حسبِ روایت امسال بھی ۲۸ صفر المظفر ۱۴۴۸ ہجری (۱۱ اگست ۲۰۲۶ء، بروز منگل) دیر رات محلہ سٹی، امروہہ میں واقع سید شجر عباس نقوی کے مسکن سے وفاتِ رسولِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مجلس کا اہتمام کیا گیا جسکے بعد تابوت برآمد کیا گیا۔ انجمن سجادیہ کے زیرِ اہتمام نکالے گئے اس ماتمی جلوس کا اختتام عزاخانہ سید الشہداء، محلہ حقانی میں ہوا۔ رقت انگیز ماحول میں برآمدگیِ تابوت سے قبل ایک مجلسِ عزاء منعقد ہوئی، جس میں عالی جناب مولانا رضا علی رضن صاحب کربلائی نے خطاب فرمایا، جبکہ سید محمد اصغر شنو اور ان کے ہم نوا نے سوز خوانی کے فرائض انجام دیے۔ مولانا نے سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ اور ان کی عالمگیر تعلیمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ مجلس کی نظامت کے فرائض سید باقر مجتبیٰ صاحب نے انجام دیے۔ اس موقع پر مقامی اور بیرونی ماتمی انجمنوں نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کے ذریعے نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ ان میں خصوصاً انجمن حیدری (نوگاؤں سادات)، انجمن اکبری (اہلِ امروہہ)، انجمن بنی ہاشم (محلہ گزری، امروہہ)، انجمن رضائے حسینی (محلہ گزری، امروہہ) اور انجمن ساداتِ امروہہ شامل تھیں۔ اس سوز ناک موقع پر شمر عباس نوابی، سید غفران مہدی نجمی، دلنواز نقوی، حکیم گلزار نقوی، محمد حیدر نقوی، مسرت مجتبیٰ نقوی، عروج مہدی نقوی، شباب حیدر نقوی اور ملی نقوی سمیت کثیر تعداد میں عزادارانِ حسینؑ موجود رہے۔ دوسری جانب، مولانا کاظم مہدی عروج جونپوری نے امام بارگاہ دوست علی ہاؤس (کٹکوئی) میں حضرت امام حسن علیہ السلام کی شہادت کے مصائب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "حضرت امام حسن علیہ السلام صبر، حلم اور حکمت کے آفتاب تھے۔ آپ نے بقائے اسلام اور سلامتیِ انسانیت کی خاطر عزیمت اور صبر کا بلاشبہ عظیم راستہ اختیار فرمایا۔" مولانا نے امامِ مظلوم کی سیرتِ مطہرہ، خصائصِ حمیدہ اور آپ کی عالمتاب تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ مجلس کے آخری حصے میں جب انہوں نے امامِ حسنؑ پر ڈھائے گئے مظالم اور آپ کی شہادت کے المناک مصائب بیان کیے تو تمام حاضرین فرطِ غم سے رو پڑے اور فضا نالہ وشیون سے گونج اٹھی۔ مجلس کے بعد انجمن اکبری امروہہ نے نوحہ خوانی اور ماتم داری کی۔ مزید برآں، امام بارگاہ میمونہ خاتون (مجاپوتہ) میں مولانا اظہر عباس نے سیرتِ آلِ محمدؐ پر مدلل تقریر کی۔ دریں اثناء، عزاخانہ حسینیہ (دربارِ شاہ ولایت) میں منعقدہ مجلس سے نائب امامِ جمعہ مولانا ڈاکٹر احسن اختر سروش نے حضرت محمد مصطفیٰؐ اور حضرت امام حسنؑ کی سوانحِ حیات پر معرکۃ الآراء خطاب فرمایا۔ علاوہ ازیں، شہر کی دیگر تمام امام بارگاہوں اور عزاخانوں میں بھی مجالسِ عزاء کا سلسلہ پوری عقیدت واحترام کے ساتھ جاری رہا۔

علم کے ساتھ عمل کا پیغام دیتی ہے مجدد الف ثانی کی حیات: حافظ رحمت

عرس پاک، حضرت مجدد الف ثانی کو شدت سے کیا یاد

گورکھپور، مسلمانوں کے عظیم محسن شیخ مجدد الف ثانی سرہندی کا عرس پاک بدھ کو مکتب اسلامیات ترکمان پور وسبز پوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار میں عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا، محافل، قل شریف اور فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ سبز پوش ہاؤس مسجد کے امام حافظ رحمت علی نظامی نے بتایا کہ حضرت مجدد الف ثانی کا نام احمد فاروقی ہے آپ سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم بزرگ اور مجدد اسلام ہیں، آپ کی ولادت ۱۴ شوال ۹۷۱ھ/ ۱۵۶۳ء جلال الدین اکبر بادشاہ کے دور میں سرہند میں ہوئی، آپ کا سلسلۂ نسب ۳۱/ واسطوں سے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے جاملتا ہے، عہد اکبری اور جہانگیری میں مسندِ اقتدار سے لے کر عوام کے انتہائی پسماندہ طبقے تک اور سری لنکا کے ساحل سے لے کر آسام تک، بحیرہ عرب کے جنوبی مسلم علاقوں سے لے کر چین کی سرحدوں تک، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے جو رشد وہدایت کی شمع فروزاں کی اس سے متذکرہ علاقوں کے علاوہ پورا عالمِ اسلام منور ہوا انہوں نے کہا کہ آپ کی بے باکی، بے خوفی اور بے غرضی کو دیکھ کر قرونِ اولیٰ وثانیہ کے مسلمان صحابہ وتابعین کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ طویل عرصہ زنداں میں اسیر (جیل میں نظر بند) رہنے کے باوجود آپ کے پائے ثبات متزلزل نہیں ہوئے، حضرت مجدد الف ثانی کی زندگی علم کے ساتھ عمل کا پیغام دیتی ہے۔ قاری محمد انس نقشبندی نے کہا کہ آپ کی زندگی بدعات ورخصت کی بجائے مکمل سنت وعزیمت سے عبارت ہے، آپ نے اپنے زمانے کی سپر پاورز کے روبرو ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مذہب اسلام کا پیغام بلند کیا، اعلاء کلمۃ الحق کی اس تحریک میں آپ کو طرح طرح کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں جن سے بے نیاز ہوکر آپ نے دین کی خدمت انجام دیں، کوئی مشکل آپ کے راہ کی دیوار اور پاؤں کی زنجیر نہ بن سکی۔ محفل میں محمد زید، روشان، علی شان، نہال احمد محمدی نقشبندی، قاضی مظفر حسنین رومی برکاتی، محمد مدثر، محمد شاد نقشبندی، عبدالصمد نقشبندی، شفا، خدیجہ، ثنا فاطمہ، مبشرہ، معظمہ، ام ایمن، ادیبہ، ثنا خان، شالیبہ خان وغیرہ موجود رہیں۔

A.O.I.M. کے وفد کا علی گڑھ دورہ اور اہم علمی وادبی ملاقاتیں

علی گڑھ، ۸ اگست ۲۰۲۶ء: A.O.I.M. (Association of Integrated Medicine) کا ایک مشترکہ وفد، جو لکھنؤ اور پریاگ راج (الٰہ آباد) سے علی گڑھ پہنچا، نے شہر کے معروف علمی وطبی مراکز کا دورہ کیا اور متعدد ممتاز اہلِ علم، محققین اور اطباء سے اہم ملاقاتیں کیں۔ اس دورے کا مقصد آیوش (AYUSH) طبی نظاموں، بالخصوص آیوروید اور یونانی طب کے فروغ، ان کے علمی وادبی ورثے کے تحفظ اور باہمی تعاون کے امکانات کو مزید مستحکم کرنا تھا۔ دورے کے دوران وفد نے ملک وبیرونِ ملک معروف علمی شخصیت، ممتاز یونانی محقق وطبیب اور متعدد اہم کتب کے مصنف حکیم سید ظل الرحمن صاحب سے خصوصی ملاقات کی۔ یہ ملاقات علمی، تحقیقی، ادبی اور ثقافتی اعتبار سے نہایت اہم، مفید اور یادگار رہی۔

حکیم سید ظل الرحمن صاحب نے A.O.I.M. کے قیام اور اس کی سرگرمیوں پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے تمام عہدیداران اور اراکین کو مبارکباد پیش کی اور ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ آیوش طبی نظاموں سے وابستہ معالجین کو چاہیے کہ وہ اپنے اپنے مروجہ اور مستند طبی نظام کے اصولوں کے مطابق علاج ومعالجہ انجام دینے کے ساتھ ساتھ اپنی طبی روایت کے ساتھ علمی دیانت، اخلاص، سنجیدگی اور مکمل وابستگی کو برقرار رکھیں۔

انہوں نے خاص طور پر A.O.I.M. کے اراکین سے اپیل کی کہ ایسوسی ایشن آیوش طبی نظاموں کے تحفظ، فروغ، ترویج اور علمی استحکام کے لیے ایک مؤثر اور مثالی پلیٹ فارم کا کردار ادا کرے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ A.O.I.M. مختلف آیوش طبی نظاموں سے وابستہ اطباء اور محققین کو ایک دوسرے کے قریب لانے، ان کے درمیان علمی روابط کو مضبوط کرنے اور قدیم طبی علمی وادبی سرمائے کو محفوظ کرنے میں نمایاں خدمات انجام دے گی۔ حکیم صاحب نے ایسوسی ایشن کی کامیابی، استحکام اور روشن مستقبل کے لیے اپنے دلی جذبات اور نیک تمناؤں کا بھی اظہار کیا۔

"تذکرہ علمائے نگرام" کی رسمِ اجرا

اسی ملاقات کے دوران ایک اہم علمی وادبی موقع بھی آیا، جب حکیم سید ظل الرحمن صاحب نے مرحوم احتشام الرحمن نگرامی کی مرتب ومدون کردہ اہم کتاب "تذکرہ علمائے نگرام" کی اپنے دستِ مبارک سے رسمِ اجرا انجام دی۔ اس موقع پر حکیم صاحب نے علمائے نگرام کے ساتھ اپنے دیرینہ، گہرے اور قلبی تعلقات کا خصوصی ذکر کیا اور ان شخصیات سے وابستہ اپنی پرانی یادوں اور قریبی روابط کو یاد کرتے ہوئے اس علمی وتاریخی کاوش کو سراہا۔ انہوں نے اس امر کی اہمیت پر بھی زور دیا کہ برصغیر کے علمی، دینی اور تہذیبی مراکز سے وابستہ علماء ومشاہیر کے حالات، خدمات اور علمی ورثے کو کتابی صورت میں محفوظ کیا جانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

آیورویدک اینڈ یونانی کالج، علی گڑھ کا دورہ

بعد ازاں A.O.I.M. کا وفد آیورویدک اینڈ یونانی کالج، علی گڑھ پہنچا، جہاں وفد کے ارکان نے طبی تعلیم وتحقیق سے وابستہ افراد سے ملاقات کی اور ادارے کی علمی وتحقیقی سرگرمیوں سے واقفیت حاصل کی۔

اسی موقع پر معروف یونانی محقق وطبیب ڈاکٹر اشفاق احمد کی مرتب کردہ اہم علمی کتاب "قوانین علم الادویہ" کی رسمِ اجرا بھی انجام دی گئی۔ اس موقع پر کتاب کے موضوع، اس کے علمی وتحقیقی مقاصد اور علم الادویہ (Pharmacology) کے مختلف اہم پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ کتاب کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا گیا کہ علم الادویہ یونانی طب کا ایک بنیادی اور نہایت اہم شعبہ ہے، جس کا تعلق ادویہ کی شناخت، خواص، افعال، استعمال، اثرات اور طبی افادیت سے ہے۔ اس نوعیت کی علمی کاوشیں نہ صرف طلبہ اور معالجین کے لیے مفید ہیں بلکہ یونانی طب کے قدیم علمی ذخیرے کو جدید علمی تقاضوں کے ساتھ مربوط کرنے میں بھی معاون ثابت ہوسکتی ہیں۔

گاڑی کی ٹکر سے موٹر سائیکل سوار زخمی

دیوبند، 12/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) بائک ریہڑے میں سامان بھر کر سہارنپور پہنچانے کے لئے نکلے میرٹھ کی کانشی رام کالونی کے رہنے والے 36 سالہ سنیل سڑک حادثہ میں زخمی ہو گئے۔ اطلاع کے مطابق سنیل بائک ریہڑا چلا کر اپنا اور اہل خانہ کا گزر بسر کرتا ہے، سنیل بائک ریہڑے میں سامان بھر کر سہارنپور جارہا تھا جیسے ہی وہ دیوبند میں واقع سائیں دھام مندر کے نزدیک پہنچا تو کسی نامعلوم گاڑی نے اس کی بائک میں ٹکر ماردی جس کے نتیجہ میں وہ شدید طور پر زخمی ہو گیا، راہگیروں سے حادثہ کی خبر ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے زخمی کو علاج کے لئے دیوبند کے سرکاری ہسپتال میں داخل کرایا۔ ریلوے روڑ پولیس چوکی انچارج روبلس کمار نے بتایا کہ زخمی شخص کے اہل خانہ کو واقعہ کی اطلاع دے دی گئی ہے، حادثہ سے متعلق تحریری شکایت موصول نہیں ہوئی ہے، تحریر ملنے پر کارروائی کی جائیگی۔

نامعلوم چوروں نے ریسٹورنٹ سے لاکھوں روپے کا سامان چوری کیا

دیوبند، 12/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کی خانقاہ پولیس چوکی کے سامنے ایک ریسٹورنٹ کو نشانہ بناتے ہوئے نامعلوم چوروں نے لاکھوں روپے کی قیمت کا سامان چوری کر لیا، حیرانی کی بات یہ رہی کہ پولیس کو چوری کا علم ہی نہیں ہوا۔ شکایت موصول ہونے کے بعد پولیس نے ریسٹورنٹ کے پیچھے بنے ایک مکان سے چوری کا کچھ سامان برآمد کیا ہے۔ ریسٹورنٹ کے مالک حشام صدیقی نے پولیس کو دی گئی شکایتی تحریر میں بتایا ہے کہ سی سی ٹی وی کیمرے میں قید چور پیچھے کے راستہ سے ریسٹورنٹ میں داخل ہوتے ہوئے نظر آرہا ہے۔ شکایت کے بعد خانقاہ چوکی پولیس نے موقع پر پہنچ کر جانچ کی۔ تلاشی کے دوران ریسٹورنٹ کے پیچھے بنے ایک مکان سے چوری کا سامان برآمد کیا، حشام کے مطابق مکان سے دو اے سی، ایک مکسی، لائٹیں اور ایک لیپ ٹاپ بیگ برآمد ہوا ہے، حالانکہ بیگ میں رکھے 50 ہزار روپے نہیں ملے ہیں۔ پولیس نے اب سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر معاملہ کی جانچ شروع کردی ہے۔

قومی پرچم کا احترام اور حب الوطنی کا جذبہ مضبوط کریں: وکاس چوہان

'ہر گھر ترنگا' مہم کے تحت بلندشہر کے نمائش میدان واقع نکنج ہال میں ترنگا میلہ ونمائش کا شاندار انعقاد

بلندشہر 12راگست (پریس ریلیز) آزادی کا امرت مہوتسو کے تحت ہر گھر ترنگا مہم کو عوام تک پہنچانے کے مقصد سے نمائش میدان واقع نکنج ہال میں ترنگا میلہ ونمائش کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر بی جے پی کے ضلع صدر وکاس چوہان، رکن اسمبلی سکندرآباد لکشمی راج سنگھ اور نگر پالیکا چیئرپرسن دیپتی متل نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز اسکولی بچوں کی جانب سے سرسوتی وندنا اور استقبالیہ نغمے سے کیا گیا۔ اس کے بعد ویشنوی گروپ کے فنکاروں نے شاندار ثقافتی پروگرام پیش کیا۔ فنکاروں نے رامائن، 'بھارت ایک انوکھا راگ' اور 'وندے ماترم' کی تھیم کے ذریعے ہندوستان کی شاندار تاریخ، ثقافت اور قومی جذبے کو اجاگر کیا۔ اٹل رہائشی اسکول کے طلبہ نے اجتماعی طور پر 'وندے ماترم' پیش کیا۔

اس موقع پر ملک کی خدمت میں اپنی جان قربان کرنے والے شہید فوجیوں کی بیواؤں منیش دیوی اہلیہ چندر پال سنگھ، جگویری دیوی اہلیہ سے سنگھ، سنجیو اہلیہ مانگے رام اور ہیم لتا اہلیہ سنجے کمار کو مہمان خصوصی نے شال اوڑھا کر اعزاز سے نوازا۔ اس کے علاوہ بہترین تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ میلے میں بنیادی تعلیم، اٹل رہائشی اسکول، محکمہ خواتین بہبود، محکمہ سماجی بہبود اور ڈی سی این آر ایل ایم سمیت مختلف محکموں کی جانب سے اسٹال لگائے گئے۔ مہمانوں نے اسٹالوں کا معائنہ کیا اور طلبہ کی جانب سے تیار کردہ مختلف اقسام کی پینٹنگ، راکھیوں اور سیلف ہیلپ گروپس کی تیار کردہ مصنوعات کو سراہا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی وکاس چوہان نے قومی پرچم کی اہمیت، ملک کو آزادی دلانے کے لیے عظیم شخصیات کی قربانیوں اور آزادی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے تمام شہریوں سے اپیل کی کہ ہر گھر ترنگا مہم کے تحت قومی پرچم کے تئیں احترام اور حب الوطنی کے جذبے کو مزید مضبوط کریں اور اپنے گھروں واداروں پر ترنگا ضرور لہرائیں۔ پروگرام کا اختتام اجتماعی طور پر قومی ترانے کے ساتھ ہوا۔ اس موقع پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نشا گریوال، پروجیکٹ ڈائریکٹر، ڈی سی این آر ایل ایم، اسسٹنٹ لیبر کمشنر، ضلع اسکول انسپکٹر، ضلع بنیادی تعلیم افسر، ڈائٹ پرنسپل سمیت دیگر افسران اور معززین موجود رہے۔

آئی ایم کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی میٹنگ

ربیع الاول میں سالانہ انتخابات کی تیاریوں پر غور

امروہہ (سید شیبان قادری) آئی ایم کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی ایک اہم میٹنگ صدر دفتر عابدی ہاؤس میں منعقد ہوئی جس کی صدارت نوازش نقوی نے اور نظامت سید شیبان قادری نے کی۔ میٹنگ میں ربیع الاول کے بابرکت مہینے میں سوسائٹی کے سالانہ انتخابات کرائے جانے کی تجویز پر سنجیدگی سے تبادلۂ خیال کیا گیا اور انتخابی عمل کو منظم وشفاف انداز میں مکمل کرنے کے لیے ابتدائی ترتیب بھی طے کی گئی۔ شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ انتخابات باہمی مشاورت، اتحاد، خوش اسلوبی اور جمہوری روایات کے مطابق منعقد کیے جائیں تاکہ ایسوسی ایشن کے تمام اراکین کو بھرپور نمائندگی کا موقع مل سکے۔ امداد عابدی نے بتایا کہ ربیع الاول کے بابرکت مہینے میں ایسوسی ایشن کے سالانہ انتخابات کرانے کے لیے ضروری انتظامات اور انتخابی عمل کی ترتیب کو حتمی شکل دی جارہی ہے۔ سید شیبان قادری نے کہا کہ آئی ایم کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن شہر کی ان فعال تنظیموں میں شمار ہوتی ہے جو عرصۂ دراز سے باہمی اتحاد، بھائی چارے، محبت، اخوت اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے نمایاں کردار ادا کرتی آرہی ہے۔ یونس زیدی نے کہا کہ ایسوسی ایشن سے وابستہ سبھی ساتھی مختلف مواقع پر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہونے کے علاوہ شہر میں محبت ویگانگت کی فضا قائم رکھنے کے لیے بھی اپنی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ آفتاب عالم نے کہا کہ ایسوسی ایشن کا مقصد محض ایک تنظیمی ڈھانچہ قائم کرنا نہیں بلکہ آئی ایم کالج سے وابستہ سابق طلبہ کو ایک مضبوط پلیٹ فارم پر جمع کرکے باہمی روابط کو مستحکم کرنا اور شہر میں اتحاد وبھائی چارے کی روایت کو مزید آگے بڑھانا ہے۔ منتظم منصوری نے کہا کہ ہر سال انتخابات اس لئے کرائے جاتے ہیں تاکہ باصلاحیت، فعال اور خدمت کے جذبے سے سرشار افراد کو ایسوسی ایشن کی ذمہ داریاں سونپی جاسکیں۔ سلیم الدین نے کہا کہ آئی ایم کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن نے ہمیشہ شہر میں محبت، بھائی چارے اور اتحاد کو فروغ دینے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ انتخابات کا مقصد بھی ایسی قیادت کا انتخاب کرنا ہے جو اس مشن کو مزید مضبوطی کے ساتھ آگے لے کر چل سکے۔ ڈاکٹر تابش نے کہا کہ ایسوسی ایشن کے تمام اراکین ایک خاندان کی مانند ہیں اور انتخابات کو بھی اسی جذبۂ محبت واخوت کے ساتھ مکمل کیا جائے گا۔ نوازش نقوی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ربیع الاول کے بابرکت مہینے میں انتخابات کا انعقاد ایک خوش آئند امر ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ نئی ٹیم ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں کو مزید وسعت دے۔ اس موقع پر سلیم الدین، شجاعت شمیم، ضیاالرحمان، گلریز عباس، شہاب الدین، پرویز عالم، نوازش نقوی، امداد عابدی، سید شیبان قادری، یونس زیدی، منتظم منصوری، آفتاب عالم، علی عابدی، انعام الرحمان، مسرت مجتبیٰ، نوازش خان وغیرہ موجود رہے۔

آج ربیع الاول کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں

قاضی شہر حافظ عبدالقدوس ہادی صدر قومی رویت ہلال کمیٹی کانپور نے کہا کہ آج ۱۳/اگست ۲۰۲۶ء بروز جمعرات صفر المظفر ۱۴۴۸ھ کی ۲۹/تاریخ ہے لہٰذا مسلمانوں سے اپیل ہے کہ ماہ ربیع الاول ۱۴۴۸ھ کا چاند دیکھنے کا ضرور اہتمام کریں، آج بعد نماز مغرب جامعہ عربیہ اشاعت العلوم، قلی بازار میں قومی رویت ہلال کمیٹی کے اراکین کی چاند کے سلسلہ میں میٹنگ بھی منعقد ہوگی۔ مسلمانوں سے اپیل ہے کہ چاند کے سلسلہ میں اگر کوئی اطلاع دینی ہے یا معلومات کرنی ہے تو مندرجہ ذیل نمبرات پر رابطہ کریں۔

جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جمعیۃ علماء کی کلکٹریٹ ہال میں افسران کے ساتھ میٹنگ

مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کی جانب سے سروے رپورٹ پیش؛ افسران کو خامیوں کے فوری ازالے کی ہدایت

کانپور: جمعیۃ علماء شہر کانپور کے زیر اہتمام وزیر قیادت نکلنے والے 114 ویں روایتی وتاریخی جلوس محمدی ﷺ (25 یا 26 اگست 2026ء) کی تیاریوں کے سلسلے میں آج کچہری واقع کلکٹریٹ ہال میں اے ڈی ایم سٹی آلوک کمار گپتا کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں جمعیۃ علماء اتر پردیش کے جنرل سکریٹری مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کی قیادت میں ایک موقر وفد نے شرکت کی۔ دورانِ میٹنگ مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے وفد کی ترجمانی کرتے ہوئے جمعیۃ علماء کی جانب سے تیار کردہ روٹ کی تفصیلی سروے رپورٹ انتظامیہ کے روبرو پیش کی۔ انہوں نے متعلقہ محکموں کے ذمہ داران کو جلوس کے راستوں میں موجود دشواریوں سے آگاہ کرتے ہوئے سڑکوں کی خستہ حالی و پیچ ورک، صفائی ستھرائی، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، بلاتعطل برقی سپلائی، لٹکتے تاروں کے خطرات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اے ڈی ایم سٹی نے مطالبات کا بغور جائزہ لیتے ہوئے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی اور واضح کیا کہ راستے کی تمام رکاوٹیں بروقت دور کردی جائیں گی۔ انہوں نے اجلاس میں موجود اے سی ایم، نگر نگم، جل کل، محکمہ بجلی، ایل آئی یو اور فائر بریگیڈ کے افسران کو سختی کے ساتھ ہدایت دی کہ وہ میٹنگ کے فوراً بعد جلوس کے روٹ کا معائنہ کریں اور اپنے محکمے سے متعلقہ خامیوں کو ترجیحی بنیادوں پر دور کریں۔ مزید برآں، اے ڈی ایم سٹی نے خود بھی محکمے کے اعلیٰ عملے کے ہمراہ جلد روٹ کا تفصیلی سروے کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ میٹنگ میں جمعیۃ علماء کے وفد میں مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کے ہمراہ شہری صدر ڈاکٹر حلیم اللہ خاں، ریاستی سکریٹری قاری عبدالمعید چودھری، شہری سکریٹری مولانا انصار احمد جامعی، مفتی اظہار مکرم قاسمی اور شارق نواب شریک تھے۔ جبکہ انتظامیہ کی جانب سے اے سی ایم 4 پشپیندر سنگھ، ایگزیکٹو انجینئر واٹر ورکس راجکمار سنگھ، اسسٹنٹ انجینئر مانک چندر، نگر نگم کے ایگزیکٹو انجینئر آلوک شریواستو، زونل ہیلتھ افسر امت کمار، زونل افسر نگر نگم ودیا ساگر یادو، محکمہ بجلی کے جے ای اکھلیش کمار اور راکیش کمار، ایل آئی یو سب انسپکٹر انیرودھ کمار شرما اور سگریو سنگھ سمیت دیگر افسران موجود تھے۔

28 صفر کا سالانہ ماتمی جلوس بدھ کے روز برآمد ہوا

جلال پور۔ انجمن حسینیہ رجسٹر کے زیر اہتمام 28 صفر کا سالانہ ماتمی جلوس بدھ کے روز جعفرآباد میں حاجی شہادت حسین مرحوم کے عزاخانے سے برآمد ہوا۔ انجمن حسینیہ کے نوحہ خواں محمد جعفر اور علی حیدر نے تاریخی نوحہ "آئی علی کی صدا اے حسن مجتبیٰؑ" کا ورد کیا تو عزاداروں میں کہرام مچ گیا۔ جلوس کا آغاز مولانا مہندی حسن واعظ کی مجلس سے ہوا۔ مجلس کے بعد حضرت رسول خدا، حضرت امام حسن، علم، ذوالجناح اور تابوت کی زیارت کرائی گئی۔ رات بھر جاری رہنے والے پروگرام میں جب مولانا رہبر سلطانی اور میثم رضا زاہدی نے حضرت امام حسنؑ کی شہادت کا ذکر کیا تو عزاداروں کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ جلوس میں انجمن گلشن اسلام متوپور، انجمن جعفریہ متوپور، نگپور گرام پنچایت کی انجمن جعفریہ رجسٹر مصطفی آباد، انجمن حسینیہ عثمان پور، زینت اسلام، انجمن ذوالفقاریہ، انجمن عزاداری، مرثیہ نامہ، انجمن عزائے حسین، کے علاوہ دو درجن انجمنوں نے شرکت کی۔ نوحہ خوانی پیش کرتے ہوئے۔ میزبان انجمن حسینیہ نے زنجیر وقمع کا ماتم کرتے ہوئے جلوس کو بڑا امام باڑہ پر پہنچایا۔ جہاں دوپہر کو مولانا جعفر رضا جوہری کے خطاب کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اسی دوران عثمان پور میں واقع انجمن العالیہ کے زیر اہتمام بارگاہ امام علی مرتضیٰ سے ماتمی جلوس نکالا گیا۔ مولانا رئیس حیدر کی مجلس کے بعد شروع ہونے والے جلوس میں درجنوں انجمنوں نے نوحہ خوانی پیش کی۔ جعفرآباد کے باڑے امام باڑہ میں ناصر علی، علمدار حسین اور انصار کے ساتھیوں کی طویل مرثیہ خوانی کے بعد جعفرآباد کا مرکزی جلوس شام 4 بجے شروع ہوا جو عثمان پور سے ہوتا ہوا چلونیا میں واقع کربلا بادی درگاہ پہنچ کر شام کو اختتام پذیر ہوا۔

خواتین کی زیر قیادت ڈیری کمپنیوں نے دیہی معیشت کو دی نئی رفتار

3.25 لاکھ خواتین دودھ پیداوار سے وابستہ روزانہ 12.5 لاکھ لیٹر دودھ کی خریداری؛ ہزاروں خواتین بنیں ’لکھ پتی دیدی‘

لکھنؤ: 12اگست۔نائب وزیر اعلی جناب کیشو پرساد موریہ کی پہل اور قابل رہنمائی کے تحت، اتر پردیش میں خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے اور قومی دیہی معیشت کو مضبوط بنانے کے لیے مسلسل اور موثر کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے ذریعے سیلف ہیلپ گروپوں سے وابستہ خواتین کو روزی روٹی کی مختلف سرگرمیوں سے جوڑ کر اور انہیں لکھپتی دی دی کے طور پر قائم کرکے ان کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے اہم کام کیا جا رہا ہے۔اس تناظر میں، ریاست میں خواتین کی قیادت میں دودھ تیار کرنے والی کمپنیاں دیہی ڈیری معیشت میں تبدیلی کے لیے ایک مضبوط محور کے طور پر ابھری ہیں۔فی الحال، تقریباً 3.25 لاکھ خواتین دودھ پروڈیوسرز ان کمپنیوں کے ساتھ منظم ہیں، اور ان کے ذریعے روزانہ تقریباً 12.5 لاکھ لیٹر دودھ اکٹھا کیا جا رہا ہے۔یہ اقدام خواتین کو نہ صرف دودھ کی پیداوار کرنے والوں کے طور پر بلکہ منظم معاشی سرگرمیوں میں فعال حصہ لینے والی اور کاروباری شخصیت کے طور پر بھی قائم کر رہا ہے۔پانچ خواتین کی دودھ تیار کرنے والی کمپنیاں - بالینی دودھ پروڈیوسر کمپنی لمیٹڈ، کاشی دودھ پروڈیوسر کمپنی لمیٹڈ، سمرتھیا دودھ پروڈیوسر کمپنی لمیٹڈ، شری بابا گورکھناتھ کرپا دودھ پروڈیوسر کمپنی لمیٹڈ، اور سریجانی دودھ پروڈیوسر کمپنی لمیٹڈ - جو اتر پردیش ریاست کے تحت بنائی گئی ہیں، جو کہ ریاست میں مختلف خواتین کو دودھ کی پیداوار فراہم کرنے کے لیے مارکیٹ، شفاف قیمتوں کا تعین، اور ایک مستحکم آمدنی سمیت ایک بہتر کام کرتی ہیں۔بالینی ملک پروڈیوسر کمپنی لمیٹڈ بندیل کھنڈ خطے کے سات اضلاع کے 1217 گاؤں میں کام کرتی ہے اور 98010 خواتین کسانوں سے وابستہ ہے۔ کمپنی روزانہ اوسطاً 3.20 لاکھ لیٹر دودھ خریدتی ہے۔اپنے قیام کے بعد سے، کمپنی نے تقریبا 2447 کروڑ کا کاروبار اور تقریباً 53.43 کروڑ کا منافع حاصل کیا ہے۔کمپنی سے وابستہ تقریباً 49571 خواتین لکھ پتی دی دی بن چکی ہیں۔کاشی دودھ پروڈیوسر کمپنی لمیٹڈ پوروانچل خطے کے سات اضلاع کے 1014 گاؤں میں کام کرتی ہے۔کمپنی کے ساتھ 49317 خواتین کسان وابستہ ہیں، اور تقریباً 2لاکھ لیٹر دودھ روزانہ خریدا جاتا ہے۔ آج تک، کمپنی نے تقریباً 749.80 کروڑ کا کاروبار اور تقریباً 21.77 کروڑ کا منافع حاصل کیا ہے۔کمپنی سے وابستہ تقریباً 11715 خواتین لکھ پتی دی دی" بن چکی ہیں۔سمرتھیا دودھ پروڈیوسر کمپنی لمیٹڈ وسطی علاقے کے سات اضلاع کے 1555 گاؤں میں کام کرتی ہے۔اس میں 112508 خواتین کسان ہیں اور روزانہ تقریباً 3.75 لاکھ لیٹر دودھ خریدتی ہیں۔ کمپنی نے تقریباً 783.80 ، کروڑ کا کاروبار اور تقریباً 43۔ 60 کروڑ کے منافع کی اطلاع دی ہے۔کمپنی سے وابستہ تقریباً 32848 خواتین لکھ پتی دیدی" بن چکی ہیں۔شری بابا گورکھ ناتھ کرپا دودھ پروڈیوسر کمپنی لمیٹڈ گورکھپور خطے کے چار اضلاع کے 1087 گاؤں میں کام کرتی ہے۔کمپنی کے ساتھ 66057 خواتین کسان وابستہ ہیں، اور تقریباً 1.55 لاکھ لیٹر دودھ روزانہ خریدا جاتا ہے۔ اپنے قیام کے بعد سے، کمپنی نے تقریباً 320.24 کروڑ کا کاروبار اور تقریباً 5.18 کروڑ کا منافع حاصل کیا ہے۔کمپنی سے وابستہ تقریباً 10.546 خواتین لکھ پتی دیدی" بن چکی ہیں۔سریجانی دودھ پروڈیوسرز کمپنی لمیٹڈ ترائی کے چھ اضلاع کے 1685 گاؤں میں کام کرتی ہے۔ یہ 60122 خواتین کسانوں کو ملازمت دیتی ہے اور روزانہ تقریباً 200000 لیٹر دودھ خریدتی ہے۔کمپنی نے تقریباً 415.42 کروڑ کا کاروبار اور تقریباً 8.97 کروڑ کا منافع کمایا ہے۔کمپنی سے وابستہ تقریباً 7932 خواتین لکھ پتی دیدی" بن چکی ہیں۔ان خواتین کی دودھ کی پیداواری کمپنیوں کے ذریعے دیہی علاقوں میں خواتین دودھ تیار کرنے والوں کو ایک منظم مارکیٹ فراہم کی جا رہی ہے۔فیٹ اور ایس این ایف سمیت دودھ کے معیار پر مبنی قیمتوں کا شفاف نظام اپنایا گیا ہے۔خواتین کو ان کے دودھ کے لیے براہ راست ان کے بینک اکاؤنٹس میں ادائیگی کی جاتی ہے، اور کمپنیوں نے ہر مہینے کی 3، 13اور 23 تاریخ کو ادائیگی کرنے کا نظام قائم کیا ہے۔یہ خواتین کو ان کی محنت کی شفاف قیمت کے ساتھ ساتھ باقاعدہ اور یقینی آمدنی کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔بالینی اور سمرتھیا دودھ تیار کرنے والی کمپنیاں نہ صرف دودھ خریدتی ہیں بلکہ دودھ کی مصنوعات جیسے گھی اور پنیر کو بھی پروسیس کرتی ہیں۔کاشی، شری بابا گورکھ ناتھ کرپا، اور سریجانی دودھ بنانے والی کمپنیاں دودھ اکٹھا کرتی ہیں اور اسے ایک مقررہ عمل کے ذریعے مدر ڈیری کو فراہم کرتی ہیں۔ اس سے دودھ کی پیداوار، جمع کرنے، پروسیسنگ اور مارکیٹنگ میں خواتین کی شرکت میں اضافہ ہو رہا ہے اور دیہی علاقوں میں مقامی اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ خواتین کی زیر قیادت دودھ کی قیمت کا یہ ماڈل نہ صرف دیہی علاقوں میں روزگار اور آمدنی کے مواقع بڑھا رہا ہے بلکہ مقامی معیشت کو بھی مضبوط کر رہا ہے۔سیلف ہیلپ گروپس سے وابستہ خواتین اب پیداوار سے لے کر جمع کرنے، پروسیسنگ اور مارکیٹنگ تک کی منظم معاشی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔خواتین کی بڑھتی ہوئی شرکت، باقاعدہ بینک ادائیگی، شفاف قیمتوں کا تعین، اور دودھ کی ایک منظم منڈی نے اس ماڈل کو دیہی خواتین کے لیے معاشی بااختیار بنانے کا ایک مؤثر ذریعہ بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کی زیر قیادت یہ ماڈل ریاست کی دیہی معیشت کو مضبوط بنانے، خواتین کو خود انحصاری کے ساتھ بااختیار بنانے اور اتر پردیش کو ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت کے ہدف کی طرف لے جانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

گورنر کی صدارت میں اودھ یونیورسٹی کے تعمیراتی و ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ

تمام منصوبوں کو مقررہ مدت میں معیاری انداز میں مکمل کرنے کی ہدایت، تعمیراتی کاموں کی باقاعدہ نگرانی پر زور

لکھنؤ، 12 اگست ۔اتر پردیش کی گورنر اور ریاستی یونیورسٹیوں کی چانسلر محترمہ آنندی بین پٹیل کی صدارت میں آج ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اودھ یونیورسٹی، ایودھیا میں جاری مختلف تعمیراتی و ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔میٹنگ میں یونیورسٹی کے تعلیمی، انتظامی، کھیل، رہائشی اور بنیادی ڈھانچے سے متعلق مختلف منصوبوں کی تازہ صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ نئے کیمپس میں ماحولیاتی تحفظ، بارش کے پانی کو جمع کرنے اور زیر زمین پانی کی سطح کو دوبارہ بحال کرنے کے لیے تعمیر کیے گئے تالاب، ای ڈی پی عمارت کے تہہ خانے میں پانی کے رساؤ کے مستقل حل اور پانی کی نکاسی کے نظام کو مضبوط بنانے کے کاموں کا جائزہ لیا گیا۔گورنر نے یونیورسٹی میں 400 میٹر ٹریک، انڈور/ آؤٹ ڈور اسٹیڈیم، پی ایم-اوشا کے تحت امتحان و لائبریری عمارت اور 8 کورٹ ملٹی پرپز اسپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کی پیش رفت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔اس کے علاوہ اسمارٹ کلاس روم، سوامی وویکانند آڈیٹوریم، مرد و خواتین کے ہاسٹلوں کی مرمت وتزئین و آرائش، گریجویٹ کلاس روم کی مرمت اور آئی کیو اے سی عمارت کی توسیع کی صورتحال کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی گئیں۔گورنر نے طلبہ کے لیے بہتر تعلیمی ماحول، جدید کھیلوں کی سہولیات، مضبوط بنیادی ڈھانچہ اور ضروری رہائشی سہولیات یقینی بنانے کے لیے تمام منصوبوں کو مقررہ مدت میں معیاری انداز میں مکمل کرنے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے تعمیراتی کاموں کی باقاعدگی سے نگرانی کرنے اور معیار و مقررہ معیارات پر خصوصی توجہ دینے پر زور دیا۔میٹنگ میں گورنر نے مختلف شعبوں کے ضروری آلات اور سافٹ کمپونٹ کی خریداری کی صورتحال کا بھی جائزہ لیا۔انہوں نے یونیورسٹی انتظامیہ کو تمام تعمیراتی و

بریلی کلکٹریٹ گیٹ پر چار خواتین کی خودسوزی کی کوشش، سکیورٹی اہلکاروں نے روکا

بریلی، 12اگست (یواین آئی) اتر پردیش کے بریلی میں پلاٹ پر مبینہ قبضے اور بار بار شکایت کے باوجود کارروائی نہ ہونے سے ناراض ایک ہی خاندان کی چار خواتین نے بدھ کی صبح کلکٹریٹ گیٹ پر خودسوزی کی کوشش کی۔خواتین نے اپنے اوپر پٹرول چھڑک لیا، تاہم موقع پر موجود سکیورٹی اہلکاروں نے فوری طور پر پٹرول کی بوتل چھین کر انہیں آگ لگانے سے روک لیا۔ واقعے کے بعد کلکٹریٹ احاطے میں افراتفری مچ گئی۔ واقعے کے بعد ضلعی انتظامیہ کے افسران نے خواتین کو ان کی شکایت پر کارروائی کا یقین دلایا اور چاروں کو علاج کے لیے ضلعی اسپتال بھیج دیا۔ پلاٹ پر قبضے، مارپیٹ اور پولیس کے کردار سے متعلق الزامات کی جانچ کی جا رہی ہے۔ مان پور چکٹیا کے رہنے والے گورو نے الزام عائد کیا کہ ان کے خاندان کے 200 گز کے پلاٹ پر پڑوسی راج ویر نے تقریباً دو ماہ سے قبضہ کر رکھا ہے اور وہاں تعمیرات بھی کرائی جا رہی ہیں۔ان کے مطابق منگل کی صبح خاندان کی چار خواتین تعمیراتی کام رکوانے کے لیے موقع پر پہنچی تھیں۔

پارلیمنٹ میں چندے کی بوری لے کر پہنچی سماجوادی پارٹی

اب تک جمع ہوئے ایک لاکھ 57 ہزار، ہنومان مندر میں جمع کرانے کا منصوبہ

لکھنؤ: 12اگست (پی این ایس) پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے 18ویں دن آج ایک بار پھر سماجوادی پارٹی سمیت اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین پارلیمنٹ نے رام مندر کے چندے میں مبینہ بے ضابطگی اور طلبا پر لاٹھی چارج کے خلاف انوکھے انداز میں احتجاج کیا۔ سماجوادی پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ آج چندے کی بوری لے کر پارلیمنٹ کے احاطے میں پہنچے اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ اس موقع پر سماجوادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے کہا کہ اس حکومت کی گزشتہ 10 برسوں میں ایک خاص بات رہی ہے کہ بدعنوانی ہر شعبے میں بری طرح داخل ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے لوگ سناتن دھرم کی بات کرتے تھے، لیکن انہوں نے عقیدت اور آستھا کے معاملے میں بھی چوری کرنے کا کام کیا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ نے بتایا کہ رام مندر کے معاملے پر اب تک پارلیمنٹ میں ایک لاکھ 57 ہزار روپے چندہ جمع کیا جا چکا ہے۔ اس رقم کو مانسون اجلاس ختم ہونے کے بعد کل کناٹ پلیس واقع ہنومان مندر میں جمع کرایا جائے گا۔ احتجاج کے دوران سماجوادی پارٹی کے لیڈر اور اراکین پارلیمنٹ چندے کی بوری، بینر اور پوسٹر لے کر حکومت کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے نظر آئے۔ مظاہرین نے ’چندہ چور، دودھ کا دودھ، پانی کا پانی‘ جیسے نعرے بھی لگائے۔ اپوزیشن پارٹیاں اس معاملے پر پارلیمنٹ کے اندر تفصیلی بحث کرانے اور رام مندر کے چندے کے حساب کتاب میں مکمل شفافیت کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اس سے ایک روز قبل منگل کو بھی سماجوادی پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ دان پیٹی لے کر پارلیمنٹ پہنچے تھے اور چندہ جمع کیا تھا۔ اس سے قبل 31 جولائی کو پورنیہ کے رکن پارلیمنٹ پپو یادو نے بھی پارلیمنٹ کے باہر انوکھے انداز میں احتجاج کیا تھا۔ وہ سادھو کا بھیس اختیار کر کے دان پیٹی لے کر پارلیمنٹ پہنچے تھے۔ انہوں نے علامتی طور پر سادھو سنتوں کا لباس پہن کر رام مندر میں مبینہ گھوٹالے کے خلاف علامتی احتجاج کیا اور لوگوں سے چندہ جمع کیا۔ اس احتجاج میں اپوزیشن کے کئی دیگر اراکین پارلیمنٹ بھی موجود تھے۔ پپو یادو کی جانب سے کیے گئے اس مظاہرے کے دوران کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے بھی دان پیٹی میں چندہ ڈال کر احتجاج میں حصہ لیا تھا، جبکہ اپوزیشن کے دیگر لیڈران پس منظر میں حکومت کے خلاف نعرے لگاتے نظر آئے تھے۔

نوئیڈا ایئرپورٹ میں پانی جمع ہونے سے بی جے پی حکومت کے وکاس ماڈل کی کھلی پول: ایس پی

دیوریا، 12اگست (یواین آئی) سماجوادی پارٹی (ایس پی) نے بدھ کو الزام لگایا کہ مانسون کی بارش میں زیور میں واقع زیر تعمیر نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے احاطے اور اس کے آس پاس پانی بھر جانے سے یوگی حکومت کے ’ڈبل انجن وکاس ماڈل‘ کے دعووں کی پول کھل گئی ہے۔ ایس پی کے قومی ترجمان منیش سنگھ نے بدھ کو یہاں جاری بیان میں کہا کہ اربوں روپے کے اس اہم پروجیکٹ میں بنیادی پانی کی نکاسی اور ڈرینیج کا نظام تک نہیں کیا گیا۔ جس پروجیکٹ کو اتر پردیش کی صنعتی ترقی کا بڑا چہرہ بتایا جا رہا ہے، وہ تیز بارش میں پانی جمع ہونے کے معاملے کا سامنا کرتی دکھائی دے رہی ہے۔ انہوں نے بی جے پی حکومت پر تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا کہ انفراسٹرکچر کے نام پر عالمی سطح کی سہولیات کے بجائے پسندیدہ ٹھیکیداروں کو فائدہ پہنچانے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ انہوں نے بندیل کھنڈ ایکسپریس وے، اسمارٹ سٹی پروجیکٹوں نیز نئے پلوں اور سڑکوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تعمیراتی کاموں کی کوالٹی پر مسلسل سوال اٹھ رہے ہیں۔ مسٹر سنگھ نے الزام لگایا کہ بغیر مناسب منصوبہ بندی، نقطہ نظر اور کوالٹی کی جانچ کے صرف ٹینڈر بانٹنے پر زور دیے جانے کا نتیجہ ایسی مشکلات کی شکل میں سامنے آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے ٹیکس سے جمع کیے گئے پیسے کا استعمال کوالٹی والے اور محفوظ بنیادی ڈھانچے کی تیاری میں ہونا چاہیے۔

خودکشی سے فضائی آلودگی تک، سماجی برائیوں کے خلاف وحدتِ اسلامی کی ملک گیر مہم

وحدتِ اسلامی ہند 16 اگست تا 26 اگست 2026 ”پیغام رحمت عالم مہم“ منائے گی

لکھنؤ: 12اگست (پی این ایس) وحدت اسلامی ہند ملک گیر سطح پر 16اگست تا 26اگست 2026 کے دوران ”پیغام رحمت عالم مہم“ ولا تقتلوا انفسکم۔”انسان کو اپنے ہاتھوں مرنے نہ دو“ موضوع کے تحت منا رہی ہے جس میں اس کے ذیلی موضوعات میں خودکشی، دختر کشی، نشہ آوری اور فضائی آلودگی ہے۔ آج قومی اور بین الاقوامی سطح پر پوری انسانیت ان مسائل سے نبرد آزما ہے بالخصوص ہمارا ملک بھارت ان سماجی اور معاشرتی بیماریوں کے سبب کمزور ہوتا جا رہا ہے اور ان تمام مسائل کا حل اللہ کے رسول محمد مصطفیؐ کی تعلیمات اور آپؐ کے اسوہ حسنہ پر عمل درآمد ہی ہے اور زندگی کے تمام شعبوں اخلاق، عبادات، معاملات یا خاندانی و سماجی زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے نبی کریمؐ کی سنت اور آپ کا طریقہ ہی ہمارے لیے سب سے بہترین اور کامل رول ماڈل ہے لیکن آج خودکشی Suicide دنیا کے سنگین ترین عوامی صحت اور سماجی بحرانوں میں سے ایک ہے، عالمی ادارہ صحت WHO کے مطابق ہر سال سات لاکھ سے زائد افراد خودکشی کا شکار ہیں جبکہ خودکشی کی کوشش کرنے والوں کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔ دستیاب عالمی اعداد و شمار کے مطابق متعدد مسلم اکثریتی ممالک میں خودکشی کی شرح نسبتاً کم ہے مثال کے طور پر سعودی عرب، اردن، مصر، بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں یہ شرح عموماً فی لاکھ دو تا پانچ کے درمیان ہے جبکہ امریکہ میں 15-14، بھارت میں 13-12 اور جنوبی کوریا میں 20 / سے زائد درج کی گئی ہے۔ اسلام خودکشی کو محض ایک اخلاقی برائی نہیں بلکہ انسانی جان کے تقدس کے خلاف سنگین جرم قرار دیتا ہے۔ بلاشبہ خودکشی ایک کثیر الجہتی مسئلہ ہے لیکن دستیاب بین الاقوامی شواہد اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات انسان کو مایوسی سے امید، اضطراب سے اطمینان، اور خودکشی سے بامقصد و باوقار زندگی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور یہی اسلام کا آفاقی رحمت بھرا اور انسانیت نواز پیغام ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کی مادر رحم میں جنین کشی Female feticide دور حاضر کا نہایت سنگین سماجی، اخلاقی اور انسانی جرم ہے جس نے خاندانی نظام، معاشرتی توازن اور انسانی اقدار کو شدید نقصان پہنچایا ہے اور رحم مادر میں معصوم جان کا خاتمہ ظلم، قتل اور اللہ کی امانت میں خیانت ہے۔ اعداد و شمار اور یو این ایف پی اے کے مطابق ہمارے ملک میں مسنگ گرلز کا مسئلہ انتہائی تشویش ناک ہے اور دنیا میں قتل کی جانے والی ہر تیسری بیٹی ہندوستانی ہے۔ بیٹی کی حفاظت دراصل انسانیت، عدل اور انسانی تہذیب کی حفاظت ہے۔ اسی طرح نشہ آج محض ایک فرد کی کمزوری نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے تباہ کن عالمی بحران ہے۔ عالمی ادارے صحت ڈبلیو ایچ او کے مطابق ہر سال تقریبا 32 لاکھ افراد شراب اور منشیات کے باعث جان کی بازی ہار جاتے ہیں جبکہ اقوام متحدہ کے دفتر برائے منشیات و جرائم یو این او ڈی سی کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ ایک دہائی میں منشیات کے استعمال میں 30 فیصد اضافہ ہوا ہے اور اس عالمی صورتحال کا علاج صرف قانون کا خوف نہیں بلکہ ایمان، اللہ کے روبرو جواب دہی کا احساس اور مضبوط کردار ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ آئی پی سی سی کی سکستھ اسیسمنٹ رپورٹ کے مطابق انسانی سرگرمیوں نے صنعتی دور کے بعد زمین کے اوسط درجہ حرارت میں تقریباً 1C.1° اضافہ کر دیا ہے جبکہ ڈبلیو ایچ او (عالمی ادارے صحت) کے مطابق فضائی آلودگی ہر سال تقریبا 70 لاکھ قبل از وقت اموات کا سبب بنتی ہے۔ یہ حقائق اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ماحولیاتی بحران دراصل انسانی بے اعتدالی اور فساد فی الارض کی جدید صورت ہے۔ رحمت عالم حضرت محمد مصطفیؐ نے 14 صدیاں قبل وہ آفاقی اصول عطا فرمائے جنہیں آج دنیا انوائر مینٹل ایتھکس کے نام سے تسلیم کر رہی ہے۔ اسلام انسان کو زمین کا مالک نہیں بلکہ اس کا امین اور جوابدہ نگہبان قرار دیتا ہے، زمین کی حفاظت دراصل اللہ تعالیٰ کی امانت کی حفاظت، سنت نبویؐ کی پیروی اور آنے والی نسلوں کے حق کی ادائیگی ہے اور دنیا اور آخرت کی حقیقی کامیابی اور انسانی سماج کے مسائل کے حل حضور اقدس محمد مصطفیؐ کی سچی پیروی اور محبت میں ہی پوشیدہ ہے۔ قرآن مجید رسول اللہ محمد مصطفیؐ کو صرف مسلمانوں کا رہنما نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے رحمت اور نمونہ عمل قرار دیتا ہے۔ اس مہم کے دوران پورے ملک میں 1000 مقامات پر 17 ریاستوں میں جہاں وحدت اسلامی ہند منظم ہے عوامی رابطوں کے ذریعے اس پیغام کو پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ اس سلسلے میں مختلف زبانوں میں کتابچے، فولڈرس، اسٹیکرز، پوسٹرز وغیرہ کی اشاعت کی گئی ہے جسے عوام تک پہنچایا جائے گا۔

صرف ڈگری نہیں، عملی مہارت اور جدید ٹیکنالوجی سے واقفیت ضروری: ڈاکٹر نیرج شکلا

لینگویج شعبۂ کامرس میں نو وارد طلبہ کے لئے اورینٹیشن پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 12 اگست 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ کامرس کی جانب سے نو وارد طلبہ کے استقبال، انہیں یونیورسٹی اور شعبے کے تعلیمی ماحول سے روشناس کرانے اور ان کے روشن مستقبل کی بنیاد رکھنے کے مقصد سے ابوالکلام آزاد اکیڈمک عمارت کے اٹل ہال میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں ایک خصوصی اورینٹیشن پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے شعبۂ کامرس کے صدر ڈاکٹر نیرج شکلا نے نو وارد طلبہ کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ یونیورسٹی میں داخلہ طلبہ کی زندگی کا ایک اہم مرحلہ ہے۔ انہوں نے طلبہ کو تلقین کی کہ وہ اپنی تعلیمی زندگی کا آغاز مثبت سوچ، نظم و ضبط اور محنت کے ساتھ کریں۔ انہوں نے کہا کہ شعبۂ کامرس طلبہ کو محض نصابی تعلیم فراہم کرنے تک محدود نہیں ہے بلکہ انہیں عملی زندگی کے تقاضوں، پیشہ ورانہ مہارتوں اور بدلتی ہوئی کاروباری دنیا کے چیلنجز کے لیے بھی تیار کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ ڈاکٹر نیرج شکلا نے طلبہ کو شعبے کے تعلیمی ماحول، نصاب، تدریسی سرگرمیوں، حاضری، امتحانی نظام اور مختلف تعلیمی مواقع سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ کو اپنی صلاحیتوں کی شناخت کرتے ہوئے تعلیم کے ساتھ ساتھ کمیونیکیشن اسکلز، ٹیکنالوجی، تحقیق، ٹیم ورک اور قائدانہ صلاحیتوں کو بھی فروغ دینا چاہیے۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں صرف ڈگری حاصل کرنا کافی نہیں، بلکہ عملی مہارت اور جدید ٹیکنالوجی سے واقفیت ہی طلبہ کو مسابقتی میدان میں آگے لے جا سکتی ہے۔ انہوں نے نو وارد طلبہ سے کہا کہ وہ یونیورسٹی میں دستیاب مختلف سہولیات اور مواقع سے بھرپور استفادہ کریں اور اساتذہ سے مسلسل رابطے میں رہیں۔ انہوں نے طلبہ کو تعلیمی نظم و ضبط، وقت کی پابندی اور باقاعدگی کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنانے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ کامیابی کے لیے مستقل مزاجی اور محنت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے اس اورینٹیشن پروگرام کے دوران طلبہ کو شعبۂ کامرس کے مختلف شعبہ جاتی کلبوں، تعلیمی وغیر نصابی سرگرمیوں اور طلبہ کی رہنمائی و معاونت کے لیے دستیاب سہولیات کے بارے میں بھی تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ اساتذہ نے طلبہ کو یونیورسٹی میں موجود تعلیمی مواقع سے فائدہ اٹھانے اور اپنی ہمہ جہت شخصیت کی تعمیر پر توجہ دینے کی ترغیب دی۔ ڈاکٹر سنیل کمار سنگھ نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں کاروباری دنیا تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے اور مصنوعی ذہانت و جدید ٹیکنالوجی اس تبدیلی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی تعلیمی قابلیت کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، کمیونیکیشن، مسئلہ حل کرنے اور دیگر پیشہ ورانہ مہارتوں کو بھی فروغ دیں۔ انہوں نے کہا کہ بدلتے ہوئے روزگار کے تقاضوں کے مطابق خود کو مسلسل اپ ڈیٹ کرنا ہی کامیابی کی کلید ہے۔ اس موقع پر فیکلٹی آف کامرس کے ڈین پروفیسر سید حیدر علی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی کامیابی کے لیے مسلسل سیکھنے کی عادت، نظم وضبط اور محنت کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنانا ضروری ہے۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ نصابی تعلیم کے ساتھ اپنی شخصیت، اخلاقی اقدار اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی ہمہ جہت ترقی پر بھی توجہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ مستقل محنت، مثبت سوچ اور سیکھنے کا جذبہ طلبہ کو مستقبل کے چیلنجز کا کامیابی سے سامنا کرنے کے قابل بنائے گا۔ اکٹر انوبھو تیواری نے پراکٹریل بورڈ، اینٹی ریگنگ، انسدادِ منشیات اور شکایات کے ازالے سمیت طلبہ کے لیے دستیاب مختلف معاونتی نظام سے روشناس کرایا۔ ڈاکٹر ارپت شلیش نے طلبہ کو علم کے ساتھ ساتھ مہارت، جدت طرازی، ٹیکنالوجی اور نئے مواقع سے وابستہ ہونے کی ترغیب دی۔ ڈاکٹر رضا حیدری نے طلبہ کو اپار آئی ڈی بنانے کے سلسلے میں ضروری رہنمائی فراہم کی۔ اس پروگرام کی نظامت ڈاکٹر زیب النساء اور شکریے کے کلمات ڈاکٹر آفرین نے ادا کیا۔

درگاہ حضرت شاہ میناشاہؒ میں بارہ روزہ جشن عید میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں میٹنگ

درگاہ حضرت مخدوم شاہ میناؒ میں سجادہ نشین و متولی شیخ راشد علی مینائی کی صدارت میں بارہ روزہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کے تیاریوں کے سلسلہ میں میٹنگ ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہر سال کی طرح امسال بھی مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کی جانب سے یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک بعد نماز مغرب تا عشاء بوقت سات بجے سے لیکر ساڑھے آٹھ بجے تک جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں مشہور و معروف علمائے کرام کا خطاب ہوگا اور شعرائے عظام نعت و منقبت کے اشعار پیش کریں گے۔ پہلے جلسے کو مولانا آفتاب عالم برکاتی، دوسرے جلسے کو مولانا مبارک حسین مسعودی، تیسرے جلسے کو مولانا قاری محمد فیروز خاں نوری مسعودی کے بعد دیگرے روزانہ علمائے کرام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت با سعادت، آپ کی ذات مبارکہ اور سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔ میٹنگ میں زاہد علی مینائی، ریحان مینائی، مظہر مینائی، جمیل احمد بشیری، شمشیر علی، محمد شفیق، محمد کفیل عرف کلو، محمد معین وغیرہ موجود تھے۔

آر ڈی ایس او میں 80ویں یومِ آزادی کے موقع پر کوئز مقابلے کا انعقاد

90 فیصد سے زائد نمبر حاصل کرنے والے 15 ہونہار بچوں کو اعزاز سے نوازا گیا

لکھنؤ۔80ویں یوم آزادی کے شاندار موقع پر آر ڈی ایس او کے کارمک محکمہ اور تفریحی کلب کے مشترکہ تعاون سے 2026.08.12 کو ایک کوئز مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلے کا مقصد شرکاء میں معلومات میں اضافے کے ساتھ ساتھ منطقی سوچ، تخلیقی صلاحیت، خود اعتمادی، صحت مند مسابقت اور ٹیم کے جذبے کو فروغ دینا تھا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی، ڈائریکٹر جنرل/آر ڈی ایس او، شری پربھاس دنستانا نے کہا کہ ایسے مقابلے صرف علم کی جانچ کا ذریعہ نہیں ہیں، بلکہ ملک کی شاندار تاریخ، جنگِ آزادی کے لازوال مجاہدین، بھارتی آئین، جمہوری اقدار اور بھارتی ریلوے جیسے قومی اداروں کی خدمات کو نئی نسل تک پہنچانے کا مؤثر ذریعہ بھی ہیں۔ کوئز مقابلے کا انعقاد پرنسپل چیف پرسنل آفیسر شری امر ناتھ دوبے نے کیا۔ مقابلے میں کل 18 شرکاء نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیتے ہوئے اپنی علمی صلاحیت، فوری فیصلہ کرنے کی صلاحیت اور ٹیم کے جذبے کا مظاہرہ کیا۔ اسی موقع پر ہونہار بچوں کی اعزازی تقریب بھی منعقد کی گئی۔ دسویں اور بارہویں جماعت میں 90 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے تفریحی کلب کے اراکین کے 15 ہونہار بچوں کو ڈائریکٹر جنرل، آر ڈی ایس او کی جانب سے تعریفی اسناد پیش کی گئیں۔ پروگرام میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل، آر ڈی ایس او، دیگر سینئر افسران، ملازمین اور ان کے اہل خانہ بھی موجود تھے۔ سبھی نے شرکاء اور بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔ یہ پروگرام علم، حب الوطنی، ہنر کی پذیرائی اور نئی نسل کی حوصلہ افزائی کا ایک بامقصد اور متاثر کن انعقاد ثابت ہوا۔

سڑک حادثے میں ای رکشا ڈرائیور سمیت چار افراد شدید زخمی، پولیس نے اسپتال میں کرایا داخل

پارا لکھنؤ۔ بدھ کے روز لکھنؤ کے پارا تھانہ علاقے میں ای لائٹ ہوٹل کے قریب تیز رفتار پک اَپ گاڑی اور ای رکشا کے درمیان زوردار ٹکر ہوگئی۔ اس حادثے میں ای رکشا ڈرائیور سمیت کل چار افراد زخمی ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس موقع پر پہنچی اور راحت و بچاؤ کا کام شروع کیا۔ پولیس سے موصولہ اطلاع کے مطابق چلتی ہوئی پک اَپ گاڑی میں ای رکشا ڈرائیور نے پیچھے سے ٹکر ماردی۔ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ ای رکشا میں سوار تین مسافر اور ڈرائیور شدید زخمی ہو گئے۔ حادثے کے بعد موقع پر افراتفری مچ گئی اور مقامی لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس ٹیم فوری طور پر موقع پر پہنچی۔ پولیس نے زخمیوں کی شناخت تہذیب ولد حیدر علی، ساکن ٹکورا، تھانہ کاکوری، لکھنؤ، دھرم پال ولد گوردیال، عمر تقریباً 26 سال، ساکن مئو، سندیلا، ہردوئی، رانی زوجہ رمیش، عمر تقریباً 40 سال، ساکن گوپار، بگھولی، ہردوئی اور ایک نامعلوم لڑکی، عمر تقریباً 22 سال کے طور پر کی ہے۔